﴿بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ﴾ ﴿......اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ﴾(آل عمران:74) ﴿......عَسٰی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا﴾ (بنی اِسرائیل:80)

الفضل

ہفت روزہ

انٹرنیشنل

مدیر اعلیٰ :— نصیر احمد قمر

جلد 19

جمعۃ المبارک 27/جولائی 2012ء

6/رمضان 1433 ہجری قمری 27/وفا 1391 ہجری شمسی

شمارہ 30

روزہ دار کو ملنے والی برکات

حضرت عبداللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:۔

”روزہ دار کی نیند عبادت ہے۔اس کی خاموشی تسبیح ہے۔اس کے عمل کا اجر بڑھایا جاتا ہے۔اس کی دعا قبول کی جاتی ہے۔اور اس کے گناہ معاف کئے جاتے ہیں“۔

(کنزالعمال کتاب الصوم جلد8 صفحہ 443۔حدیث نمبر23562)

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا دورہ امریکہ 2012ء

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کی شکاگو، ڈیٹن، کولمبس، پٹس برگ اور مسجد بیت الرحمٰن (واشنگٹن) میں آمد پر احباب جماعت کی طرف سے والہانہ استقبال اور خلافت سے محبت وفدائیت کے روح پرور مناظر۔سینکڑوں افراد نے اپنے پیارے آقا کی زیارت اور ذاتی ملاقات کا شرف حاصل کیا۔

مسجد فضل عمر (ڈیٹن) کی نئی عمارت اور مسجد بیت الناصر (کولمبس) کا افتتاح۔

جماعت احمدیہ امریکہ کے اخلاص وقربانی اورترقیات اور کامیابیوں کی ایمان افروز تفصیلات

(امریکہ میں حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ کی مصروفیات کی مختصر رپورٹ)

(رپورٹ مرتبہ :عبدالماجد طاھر ۔ایڈیشنل وکیل التبشیر ۔لندن)

18/جون 2012ء بروز سوموار:

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے صبح سوا چار بجے تشریف لاکر نماز فجر پڑھائی۔نماز کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے گئے۔

صبح حضور انور نے دفتری ڈاک ملاحظہ فرمائی اور ہدایات سے نوازا۔

آج پروگرام کے مطابق مسجد بیت الجامع میں فیملی ملاقاتوں اور نماز ظہر وعصر کی ادائیگی کے بعد Dayton اور پھر وہاں سے Columbus کے لئے روانگی تھی۔

فیملی ملاقاتیں

صبح دس بجکر پانچ منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائشگاہ سے باہر تشریف لائے اور اجتماعی دعا کروائی اور شکاگو جماعت کے سینٹر ”مسجد بیت الجامع“ کے لئے روانگی ہوئی۔دس بجکر چالیس منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ مسجد پہنچے اور اپنے دفتر تشریف لے گئے جہاں پروگرام کے مطابق فیملی ملاقاتیں شروع ہوئیں۔آج 27 فیملیز کے 154 افراد اور پندرہ سنگل افراد نے ملاقات کی سعادت پائی اس طرح مجموعی طور پر 169 افراد نے شرف ملاقات پایا اور حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ تصویر بنوانے کی سعادت پائی۔

آج ملاقات کرنے والی فیملیز شکاگو (Chicago) کے علاوہ جماعت Milwaukee، Oshkosh اور St. Louis سے آئی تھیں۔ایک بڑی تعداد افریقن امریکن خاندانوں سے تعلق رکھتی تھی۔ان میں سے اکثر کی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ سے پہلی ملاقات تھی۔ان کے چہروں پر ایک غیر معمولی خوشی تھی۔ ہر ایک کے اپنے اپنے جذبات تھے۔ملاقات کرکے باہر نکلتے تو ایک دوسرے کو خوشی کے آنسوؤں کے ساتھ گلے ملتے اور مبارکباد دیتے۔اللہ یہ خوشیاں ان جماعتوں کے لئے دائمی بنادے اور یہ ان انتہائی مبارک لمحات کی ہمیشہ کے لئے حفاظت کرنے والی ہوں۔

ملاقاتوں کا یہ پروگرام دوپہر ایک بجے اپنے اختتام کو پہنچا۔اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مسجد تشریف لاکر نماز ظہر وعصر جمع کرکے پڑھائیں۔

ڈیٹن کے لئے روانگی

دوپہر کے کھانے کے بعد قریباً دو بجے یہاں سے ڈیٹن (Dayton) شہر کے لئے روانگی تھی۔روانگی سے قبل نیشنل مجلس عاملہ کے ممبران نے شرف مصافحہ حاصل کیا۔

مسجد کے بیرونی احاطہ میں احباب جماعت مرد وخواتین کی ایک بڑی تعداد اپنے آقا کو الوداع کہنے کے لئے موجود تھی۔احباب جماعت مسلسل نعرے لگا رہے تھے۔ خواتین شرف زیارت پارہی تھیں اور بچیاں ایک گروپ کی صورت میں دعائیہ نظم ”جاتے ہومری جاں خدا حافظ وناصر“ پڑھ رہی تھیں۔بڑے رقت آمیز مناظر تھے۔سبھی کی آنکھیں آنسوؤں سے بھر آئی تھیں۔حضور انور دعا سے قبل احباب کے درمیان کچھ دیر کے لئے کھڑے رہے اور ہر طرف اپنا ہاتھ بلند کرکے السلام علیکم کہا اور اجتماعی دعا کروائی۔دعا کے دوران بعض لوگ زیادہ روئے۔دعا کے بعد ایک دفعہ پھر حضور انور نے اپنا ہاتھ بلند کرکے السلام علیکم کہا اور قافلہ مسجد کی حدود سے آہستہ آہستہ باہر نکلتا ہوا Dayton کے لئے روانہ ہوا۔شکاگو سے ڈیٹن کا فاصلہ 306 میل ہے۔

سٹیٹ آف Illinois کے گورنر کا حضور انور کے نام خیرسگالی کا خط

یہاں سے روانگی سے قبل حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں گورنر سٹیٹ آف Illinois کا وہ خط پیش کیا گیا جو گورنر نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے نام شکاگو آمد پر اپنے خیرسگالی کے جذبات کا اظہار کرتے ہوئے لکھا ہے۔اس خط کا متن درج ذیل ہے۔

Pat Quinn

گورنر

”حضرت مرزا مسرور احمد صاحب خلیفۃ المسیح الخامس امام جماعت احمدیہ عالمگیر“۔

عزت مآب حضور!

مَیں بحیثیت گورنر ریاست Illinois آپ کے شکاگو کے دورہ کے موقع پر آپ کو خوش آمدید کہتا ہوں۔

سالہا سال سے آپ جماعت احمدیہ مسلمہ کے لئے ایک مضبوطی کا ستون بنے رہے ہیں جو کہ اب یہاں Illinois سٹیٹ میں تیزی سے کامیابی کی منازل طے کر رہی ہے۔ایک روحانی اور دنیاوی راہنما کی حیثیت سے آپ نے ہمیشہ جماعت کو مفید ہدایات اور راہنمائی سے نوازا ہے۔آپ کے قیام امن، وفاداری اور باہمی عزت کے فروغ کی کوششوں نے بہت سی زندگیوں میں انقلاب پیدا کیا ہے اور نہ صرف لنکن (Lincon) کی سرزمین بلکہ تمام دنیا میں انسانیت کو متاثر کیا ہے۔

شکاگو اور Illinois کے لئے ایک میزبان کی حیثیت سے آپ جیسی عظیم روحانی ہستی کا استقبال ایک بہت بڑا اعزاز ہے۔مجھے آپ سے ملنے کی بہت خواہش تھی لیکن پہلے سے طے شدہ مصروفیات نے اس موقع سے مجھے محروم رکھا۔میری خواہش ہے کہ آپ اپنے دورہ شکاگو کے موقع پر یہاں کے تمام قابل دید مقامات سے لطف اندوز ہوں۔

ریاست Illinois کے عوام کی جانب سے مَیں ایک بار پھر آپ کو خوش آمدید کہتا ہوں اور آپ کے اس دورہ کی کامیابی کے لئے اپنی نیک تمناؤں کا اظہار کرتا ہوں“۔

مخلص

پیٹ کیون (Pat Quinn)

گورنر

ڈیٹن میں آمد اور پُرجوش استقبال

شکاگو سے روانگی اور قریباً سوا پانچ گھنٹے کے سفر کے بعد ڈیٹن (Dayton) کے مقامی وقت کے مطابق سوا آٹھ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا مسجد فضل عمر ڈیٹن میں ورود مسعود ہوا۔(ڈیٹن کا وقت شکاگو سے ایک گھنٹہ آگے ہے)

”مسجد فضل عمر“ کے بیرونی احاطہ میں احباب جماعت مرد وخواتین، جوان بوڑھے بچے بچیاں اپنے آقا کی آمد کے منتظر تھے۔ جونہی حضور انور کی تشریف آوری ہوئی احباب جماعت نے بڑے ولولہ اور جوش کے ساتھ نعرے بلند کئے۔ اس جماعت کا بڑا حصہ بھی افریقن امریکن احباب اور فیملیز پر مشتمل ہے۔پُرجوش نعروں کے ساتھ ساتھ بچیاں خیر مقدمی گیت پیش کررہی تھیں۔ اھلاً وسھلاً و مرحبا اور السلام علیکم حضور! کی آوازیں ہر طرف سے آرہی تھیں۔حضور انور نے اپنا ہاتھ بلند کرکے سب کو السلام علیکم کہا۔اس موقع پر چوہدری ارشد صاحب صدر جماعت ڈیٹن اور ارشاد احمد ملہی صاحب مربی سلسلہ ڈیٹن نے حضور انور سے شرف مصافحہ حاصل کیا اور حضور انور کو خوش آمدید کہا۔

”مسجد فضل عمر“ (ڈیٹن) کا افتتاح

آج پروگرام کے مطابق مسجد فضل عمر ڈیٹن کا افتتاح بھی تھا۔مسجد فضل عمر میں توسیع ہوئی ہے اور اس توسیع کی شکل

میں مسجد کا سارا حصہ نیا تعمیر ہوا ہے اور پرانے حصہ کو مختلف پروگراموں کے لئے ہال کی شکل میں تبدیل کر دیا گیا ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مسجد کی بیرونی دیوار میں نصب تختی کی نقاب کشائی فرمائی اور اجتماعی دعا کروائی۔ بعدازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مسجد اور اس سے منسلکہ ہالوں اور دفاتر کا معائنہ فرمایا۔ معائنہ کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مبلغ سلسلہ ڈیٹن مکرم ارشاد احمد ملہی صاحب کے گھر تشریف لے گئے جو مسجد سے چند قدم کے فاصلہ پر تھا۔

جماعت ڈیٹن کی تاریخ

ڈیٹن (Dayton) جماعت امریکہ کی پرانی جماعتوں میں شمار ہوتی ہے۔ اس جماعت کی ابتدا ایک نو احمدی عبداللطیف صاحب کی دعوت الی اللہ کی کوششوں سے ہوئی اور ان کے ذریعہ ابتدا میں تین افریقن امریکن فیملیز کو قبول احمدیت کی توفیق ملی۔

ڈیٹن جماعت کو یہ سعادت بھی حاصل ہے کہ 1948ء میں جماعت احمدیہ امریکہ کا پہلا جلسہ سالانہ یہاں منعقد ہوا۔

1949ء میں ایک نو احمدی ولی کریم صاحب اور ان کی اہلیہ نے ایک قطعہ زمین مسجد اور مشن ہاؤس بنانے کے لئے جماعت کو وقف کر دیا۔ اس قطعہ زمین کا رقبہ 40x100 فٹ تھا۔ مسجد کا سنگ بنیاد مارچ 1953ء میں امیر و مبلغ انچارج چوہدری خلیل احمد ناصر صاحب نے رکھا۔

مسجد کی تعمیر پر دس ہزار ڈالر خرچ ہوا جو مقامی احمدی احباب نے اکٹھا کیا۔ رقم کی قلت کی وجہ سے صرف مسجد کی بیسمنٹ ہی تعمیر ہو سکی۔ اس مسجد کا نام مسجد فضل عمر رکھا گیا۔ مسجد کی یہ تعمیر جماعتی وقار عمل کے ذریعہ ہوئی۔ اس وقت کے احمدی اس وقار عمل کو بڑے فخر سے یاد کرتے ہیں کہ انہوں نے یہ مسجد اپنے ہاتھوں سے بنائی۔

17 رمئی 1963ء کو میجر عبدالحمید صاحب بطور مبلغ امریکہ آئے تو آپ نے اشد ضرورت کے تحت مرکز کو مسجد کی مرمت و مزید تعمیر کے لئے تحریر کیا۔ مگر مرکز شکاگو مشن ہاؤس کی مرمت پر اٹھنے والے اخراجات کی وجہ سے ڈیٹن مسجد کی مرمت و تعمیر کے لئے کوئی اعانت نہ کر سکا۔ اس وقت تعمیر شدہ بیسمنٹ کی چھت بھی ٹپکتی تھی اور غیر معمولی مرمت کے علاوہ مسجد کی بقایا تعمیر بھی رہتی تھی۔ اس پراجیکٹ کا تخمینہ 25 سے 35 ہزار ڈالرز لگایا گیا تھا۔ مرکز سے فوراً مدد نہ مل سکنے کی وجہ سے مقامی احمدی افراد نے غیر معمولی قربانی کا جذبہ دکھایا اور حسب توفیق رقوم اکٹھی کیں۔ بعد میں مرکز کی طرف سے بھی پانچ ہزار ڈالر وصول ہوئے اور اس طرح مسجد کی بیسمنٹ کی مرمت اور مسجد کی نئی تعمیر 1965ء میں مکمل ہوئی۔ اس مسجد میں ایک گنبد اور دو مینار بھی تعمیر ہوئے۔ اس طرح یہ جماعت احمدیہ امریکہ کی پہلی مکمل تعمیر شدہ مسجد متصور کی جاتی ہے۔ ستمبر 1965ء میں بھی امریکہ کا جلسہ سالانہ اسی مسجد میں ہوا۔

اب گزشتہ سالوں میں مسجد کی توسیع کے لئے مسجد کے ساتھ ملحقہ دو پلاٹ خریدے گئے اور مسجد کے سامنے ایک بڑا پلاٹ پارکنگ کے لئے خریدا گیا۔ مسجد کی توسیع 2011ء میں شروع ہوئی اور مارچ 2012ء میں مکمل ہوئی۔ اس توسیعی پلان کے تحت دو منزلہ مسجد نئے حاصل کردہ پلاٹس پر تعمیر ہوئی ہے اور مسجد کے سابقہ حصہ کو اس طرح مسجد کے ساتھ ملایا گیا ہے کہ وہاں بوقت ضرورت نماز بھی پڑھی جا سکتی ہے اور یہ حصہ دیگر مختلف پروگراموں کے لئے بھی استعمال کیا جا سکتا ہے۔

ایک وہ وقت تھا کہ اس مسجد کی مرمت اور بقیہ تعمیر کے لئے جماعت کو 25 سے 35 ہزار ڈالر کی ضرورت تھی لیکن یہ رقم مہیا کرنا جماعت کے لئے مشکل تھا اور آج اسی مسجد کی توسیع کے لئے مزید قطعات زمین کی خرید اور تعمیر پر 1.25 ملین ڈالرز خرچ ہوئے ہیں جو یو ایس اے کی جماعت نے بآسانی مہیا کر دیئے ہیں۔ اس سے جماعت احمدیہ یو ایس اے کی غیر معمولی ترقی کا اندازہ لگایا جا سکتا ہے۔ صرف یہی نہیں بلکہ جماعت امریکہ ہر شہر اور ہر جماعت میں بڑے بڑے قطعات زمین خرید کر اور ملینز ڈالرز خرچ کر کے مساجد تعمیر کرتی چلی جا رہی ہے۔

مبلغ سلسلہ کے گھر میں کچھ دیر قیام کے بعد پونے نو بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مسجد میں تشریف لے آئے۔ ایک ہال میں مقامی جماعت نے چائے اور ریفریشمنٹ کا انتظام کیا ہوا تھا۔ جس میں جماعت کے تمام احباب شامل ہوئے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ازراہ شفقت رونق افروز ہوئے۔

ایک زیر تبلیغ وائٹ امریکن دوست بھی آئے ہوئے تھے۔ حضور انور نے ان سے گفتگو فرمائی۔ موصوف نے بتایا کہ پانچ سال قبل میرے کام پر ایک احمدی کے ذریعہ مجھے جماعت احمدیہ کا تعارف ہوا۔ اب مَیں احمدیت کے بہت قریب آچکا ہوں اور انشاء اللہ مَیں بیعت کروں گا۔ حضور انور نے ازراہ شفقت مختلف احباب سے گفتگو فرمائی۔ اس دوران خصوصاً نوجوان اور دوسرے احباب باری باری حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے پیچھے آکر کھڑے ہو جاتے اور تصاویر بنواتے رہے۔ قریباً اکثر نے اس موقع سے فائدہ اٹھایا اور اپنے پیارے آقا کے ساتھ تصاویر بنوائیں۔

بعدازاں سوا نو بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مسجد فضل عمر میں نماز مغرب و عشاء جمع کر کے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کچھ دیر کے لئے لجنہ ہال میں تشریف لے گئے۔ جہاں خواتین نے شرف زیارت حاصل کیا۔

اس کے بعد لوکل مجلس عاملہ اور مقامی احباب جماعت نے گروپس کی صورت میں حضور انور کے ساتھ تصاویر بنوانے کی سعادت پائی۔

کولمبس کے لئے روانگی

بعدازاں نو بجکر پچاس منٹ پر یہاں سے پروگرام کے مطابق Columbus کے لئے روانگی ہوئی۔ ڈیٹن سے کولمبس کا فاصلہ 96 میل ہے۔

روانگی سے قبل احباب جماعت نے ایک دفعہ پھر بڑے بھرپور انداز میں نعرے بلند کئے۔ ان کی آواز میں جو قوت اور طاقت تھی وہ ان کے دلی جذبات کی عکاسی کر رہی تھی۔ ہر ایک اپنے آقا پر فدا ہو رہا تھا۔ حضور انور جب گاڑی میں بیٹھنے لگے تو ایک افریقن امریکن دوست حضور انور کے قریب آئے اور شرف مصافحہ حاصل کر کے کہا کہ حضور! مَیں آپ سے محبت کرتا ہوں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دعا کروائی اور قافلہ احباب جماعت کے نعروں کے جلو میں عازم سفر ہوا۔

کولمبس میں آمد

قریباً ایک گھنٹہ پچاس منٹ کے سفر کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی مکرم ڈاکٹر ملک عبدالسلام صاحب کی رہائشگاہ پر تشریف آوری ہوئی۔ مکرم ڈاکٹر ملک عبدالسلام صاحب کولمبس (Columbus) جماعت کے صدر ہیں اور یہاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا قیام ڈاکٹر صاحب کے گھر پر ہی ہے۔ مکرم ڈاکٹر نسیم رحمت اللہ صاحب نائب امیر یو ایس اے اور ڈاکٹر ملک عبدالسلام صاحب صدر جماعت کولمبس نے حضور انور کو خوش آمدید کہا۔ دیگر فیملی ممبران بھی اس موقع پر موجود تھے سبھی نے حضور انور سے مصافحہ کی سعادت پائی اور خواتین نے سلام عرض کیا اور شرف زیارت پایا۔ بعدازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے رہائشی حصہ میں تشریف لے گئے۔

19 رجون 2012ء بروز منگل:

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے صبح پانچ بجے تشریف لا کر نماز فجر پڑھائی۔ نماز کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے رہائشی حصہ میں تشریف لے گئے۔ صبح حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے دفتری ڈاک اور خطوط ملاحظہ فرمائے اور ہدایات سے نوازا۔

''مسجد بیت الناصر'' کولمبس میں ورود مسعود اور استقبال

آج پروگرام کے مطابق ''مسجد بیت الناصر'' کولمبس (Columbus) کے لئے روانگی تھی جہاں احباب جماعت کولمبس مرد و خواتین، جوان بوڑھے اور بچے بچیاں اپنے پیارے آقا کے استقبال کے لئے جمع تھے۔ دوسرے شہروں Cleveland، Indiana، Toledo، Dayton، Alabama، Kentucky اور Detroit سے بھی احباب جماعت اور فیملیز اپنے پیارے آقا کے استقبال کے لئے پہنچی ہوئی تھیں۔

دس بجکر پانچ منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ اپنی رہائشگاہ سے باہر تشریف لائے اور ''مسجد بیت الناصر'' کے لئے روانگی ہوئی۔

دس بجکر پینتیس منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی ''مسجد بیت الناصر'' تشریف آوری ہوئی۔ جونہی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی گاڑی بیرونی گیٹ سے اندر داخل ہوئی احباب جماعت نے نعرہ ہائے تکبیر بلند کرتے ہوئے حضور انور کو خوش آمدید کہا۔ بچوں اور بچیوں کے علیحدہ علیحدہ گروپس نے دعائیہ نظمیں اور خیر مقدمی ترانے پیش کئے۔ خوشی و مسرت کا ایک ایسا ماحول تھا جس میں ہر ایک محبت و فدائیت کے جذبات میں بہہ رہا تھا۔ یہاں بھی سینکڑوں ایسے خاندان تھے جنہوں نے اپنی زندگی میں پہلی بار حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کو اپنے اتنا قریب دیکھا تھا۔ حضور انور کے چہرہ مبارک کو دیکھ کر ہر ایک تسکین قلب پا رہا تھا۔

صدر جماعت کولمبس ملک عبدالسلام صاحب، مبلغ سلسلہ ارشاد احمد ملہی صاحب، کلیم خان صاحب اور جنرل سیکرٹری بشیر اسد صاحب نے حضور انور سے شرف مصافحہ حاصل کیا اور خوش آمدید کہا۔

''مسجد بیت الناصر'' کا افتتاح

بعدازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ''مسجد بیت الناصر'' کی بیرونی دیوار پر نصب تختی کی نقاب کشائی فرمائی اور اجتماعی دعا کروائی جس کے ساتھ اس مسجد کا باقاعدہ افتتاح عمل میں آیا۔ اس کے بعد حضور انور نے مسجد کے بیرونی احاطہ میں ایک پودا لگایا۔

جماعت احمدیہ کولمبس کا قیام 1987ء میں ہوا۔ اس وقت ایک چھوٹا مکان کرایہ پر لے کر بطور مسجد اور مشن ہاؤس استعمال کیا جاتا رہا۔ موجودہ قطعہ زمین 2001ء میں دو لاکھ 95 ہزار ڈالر کے عوض خریدا گیا۔ اس میں چار ہزار مربع فٹ کے رقبہ پر ایک عمارت تعمیر شدہ ہے جو اس وقت بطور مشن ہاؤس استعمال ہو رہی ہے۔ اس کے علاوہ چھ ایکڑ خالی زمین ہے۔ تعمیر شدہ عمارت سے کچھ فاصلہ پر ''مسجد بیت الناصر'' کی تعمیر ہوئی ہے۔ اس مسجد کی تعمیر 2008ء میں مکمل ہوئی اور اس پر چھ لاکھ تیس ہزار ڈالرز کی لاگت آئی۔ مردوں اور خواتین کے ہال کو ملا کر اس مسجد میں چھ صد افراد نماز ادا کر سکتے ہیں۔

فیملی ملاقاتیں

مسجد کے افتتاح اور پودا لگانے کے بعد پروگرام کے مطابق فیملی ملاقاتیں شروع ہوئیں۔ آج 49 فیملیز کے 220 افراد نے اپنے پیارے آقا سے ملاقات کی سعادت پائی۔ ملاقات کرنے والوں میں ایک عرب خاتون Miss Leila Alkhalil بھی شامل تھیں۔ موصوفہ نے 2009ء میں بیعت کی تھی۔ یہ MTA پر آنے والے پروگراموں کا پھل ہیں۔ یہ MTA دیکھتی رہیں۔ پھر 2009ء کے جلسہ سالانہ یوکے کے موقع پر جب عالمی بیعت کی تقریب ہوئی تو انہوں نے بیعت کی اور اس طرح عالمی بیعت کی تقریب میں شامل ہوئیں۔ بہت مخلص احمدی ہیں۔

ملاقاتوں کا یہ پروگرام ایک بجکر پینتالیس منٹ تک جاری رہا۔ بعدازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ''مسجد ناصر'' میں تشریف لا کر نماز ظہر و عصر جمع کر کے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز قریباً پچیس منٹ کے سفر کے بعد اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے آئے۔

فیملی ملاقاتیں

پروگرام کے مطابق آج شام کو اس علاقہ اور ریجن کی بعض دوسری جماعتوں سے آنے والے احباب اور فیملیز کی ملاقاتیں تھیں۔ چھ بجکر دس منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائشگاہ سے باہر تشریف لائے اور قریباً پچیس منٹ کے سفر کے بعد مسجد بیت الناصر تشریف آوری ہوئی۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے دفتر تشریف لے گئے۔

سب سے قبل مکرم ڈاکٹر نسیم رحمت اللہ صاحب نائب امیر جماعت یو ایس اے نے دفتری ملاقات کی اور ہدایات حاصل کیں۔

بعدازاں شیڈول کے مطابق فیملی ملاقاتیں شروع ہوئیں۔ آج شام کے سیشن میں 45 فیملیز کے 230 افراد نے اپنے پیارے آقا سے ملاقات کا شرف پایا۔ ہر ایک نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ تصویر بنوائی اور بعضوں نے اپنے مسائل پیش کر کے راہنمائی حاصل کی۔ بیماروں نے اپنی صحتیابی کے لئے اور طلباء و طالبات نے امتحانات میں کامیابی کے لئے اپنے آقا سے دعائیں حاصل کیں۔ ہر ایک اپنی مراد پا کر واپس لوٹا اور ہر ایک کو سکون قلب حاصل ہوا۔

آج ملاقات کرنے والی فیملیز Dayton، Cleveland، Toledo، Indiana، Kentucky، Alabama اور Detroit سے لمبے فاصلے طے کر کے آئی تھیں۔ ملاقاتوں کا یہ پروگرام ساڑھے نو بجے ختم ہوا۔ Cleveland سے آنے والی پانچ مزید فیملیز نے اس طرح ملاقات کی سعادت حاصل کی کہ جب حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے دفتر سے باہر تشریف لائے تو یہ مشن ہاؤس کی Entrance میں کھڑی تھیں۔ ایک طرف مرد احباب تھے اور دوسری طرف خواتین تھیں۔ حضور انور نے ازراہ شفقت مرد احباب کو شرف مصافحہ سے نوازا۔ خواتین نے باری باری سلام عرض کیا حضور انور نے بچوں کو چاکلیٹ عطا فرمائیں۔

بعدازاں نو بجکر پچاس منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے مسجد بیت الناصر تشریف لا کر نماز مغرب و عشاء

باقی صفحہ نمبر 12 پر ملاحظہ فرمائیں

مَصَالِحُ الْعَرَب

(عربوں میں تبلیغ احمدیت کے لئے
حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام اور خلفائے مسیح موعودؑ کی بشارات،
گرانقدر مساعی اوران کے شیریں ثمرات کا ایمان افروز تذکرہ)

(محمد طاہر ندیم۔عربک ڈیسک یوکے)

قسط نمبر206

مکرمہ لیلیٰ الخلیل صاحبہ (3)

گزشتہ دو اقساط میں ہم نے مکرمہ لیلیٰ الخلیل صاحبہ کے احمدیت سے تعارف تک کے سفر کا کچھ حال پیش کیا تھا۔ احمدیت کی صداقت پر اطلاع پاتے ہی انہوں نے اپنے رشتہ داروں کو تبلیغ شروع کر دی لیکن اس کے جواب میں انہیں شدید مخالفت کا سامنا کرنا پڑا۔ اس قسط میں ان کے اس سفر کے کچھ مزید حالات بیان کئے جائیں گے۔

بیعت سے قبل ہی مخالفت

مکرمہ لیلیٰ الخلیل صاحبہ بیان کرتی ہیں کہ:

جب مَیں نے اپنے رشتہ داروں کو جماعت اور ایم ٹی اے کے بارہ میں بتایا تو جہاں بعض نے بے اعتنائی کا مظاہرہ کیا وہاں میرا بھائی سخت مخالف ہوگیا۔ اس نے مختلف مولویوں سے جماعت کے بارہ میں پوچھا تو انہوں نے فتویٰ دیا کہ یہ جماعت کافر ہے۔ چنانچہ اس نے نہایت مخالفانہ رویہ روا رکھنا شروع کر دیا۔ میرے بھائی نے والدہ صاحبہ کو دھمکی دی تھی کہ اگر وہ جماعت کی طرف مائل ہوئی اور اسی حالت میں فوت ہوگئی تو نہ ہی وہ اور نہ کوئی اور ان کا جنازہ پڑھے گا۔ یہ سب کچھ میری والدہ کے لئے ناقابلِ برداشت تھا۔ پھر میرے بھائی اور دیگر رشتہ داروں کی مخالفت کا رخ میری طرف ہو گیا کیونکہ ان کے نزدیک میرے اپنی والدہ کے گھر شفٹ ہونے کے بعد ہی تمام مشکلات نے جنم لیا ہے لہٰذا ان کا کہنا تھا کہ خاندان میں اس تقسیم کی ذمہ دار مَیں ہوں۔ انہوں نے میرے بچوں کو بھی کہنا شروع کر دیا کہ تمہاری ماں کو جنون ہو گیا ہے لیکن میرے بیٹے مجھے اچھی طرح جانتے ہیں انہوں نے خود مجھے کہا کہ: ماما! آپ ہمارے نزدیک پورے خاندان کی سب سے عقلمند خاتون ہیں۔ بہرصورت مجھے کسی کی دشمنی کی کچھ پرواہ نہ تھی۔ یہ درست ہے کہ مجھے اپنی فیملی اور اپنے بچوں سے بہت محبت ہے لیکن اس سے کہیں زیادہ مجھے اللہ تعالیٰ سے محبت ہے۔ لہٰذا جس راستے کو مَیں حق سمجھ کر اس پر چلنا چاہتی تھی اس سے روکنے کے لئے کوئی بھی میرے راستے کی دیوار نہیں بن سکتا تھا۔

ایم ٹی اے غائب ہوگیا!

ایم ٹی اے دیکھتے ہوئے ابھی تھوڑا عرصہ ہی گزرا تھا کہ ایک دن اچانک یہ چینل غائب ہو گیا۔ مجھے سخت پریشانی اور فکر لاحق ہوئی کہ اب نہ جانے کس طرح میرا اس جماعت سے رابطہ ہوگا؟ مَیں اسی پریشانی اور شش و پنج کی کیفیت سے گزر رہی تھی کہ اچانک میرا بھائی آ گیا۔ اس کے چہرہ پر معنی خیز مسکراہٹ تھی جسے دیکھ کر مَیں مزید غصے میں آ گئی کیونکہ مجھے شک ہونے لگا کہ شاید میرے بھائی نے کچھ حرکت کی ہے جس کی وجہ سے ایم ٹی اے گم ہو گیا ہے۔ حقیقت یہی تھی کہ اس نے مجھے جماعت سے دور رکھنے کے لئے یہ حرکت کی تھی۔

افراد جماعت سے رابطہ

مَیں نے ہمت نہ ہاری اور جماعت سے رابطہ کی ایک اور راہ نکال لی۔ مَیں نے اپنے بیٹے سے کہا کہ مجھے کمپیوٹر اور انٹرنیٹ کا استعمال سکھاؤ۔ اس کے کسی قدر بتانے سے مَیں نے کوشش کی تو مجھے جماعت احمدیہ کا پتہ تو مل گیا لیکن یہ جان کر مایوسی ہوئی کہ یہ لوگ مجھ سے بہت دُور مَیری لینڈ میں تھے۔ میری خواہش تھی کہ مجھے Detroit میں کسی احمدی کا پتہ مل جائے تو مَیں اس کے ذریعہ جماعت سے رابطہ کر سکوں۔ حسن اتفاق سے میرے دوسرے نسبتاً معتدل مزاج بھائی نے مجھے بتایا کہ ہمارے شہر سے قریبی ایک شہر میں احمدیوں کی ایک پرانی مسجد ہے۔ مَیں اس مسجد کی تلاش میں وہاں گئی اور بالآخر اس جگہ تک بھی پہنچ گئی جو میرے بھائی نے بتائی تھی۔ لیکن وہاں مجھے مسجد کی طرح کی کوئی عمارت تو نظر نہ آئی تاہم ایک دو منزلہ پرانی عمارت پر احمدیہ مسلم موومنٹ اِن اِسلام لکھا ہوا دیکھا لیکن ایسے لگتا تھا کہ عمارت بند ہے اور استعمال نہیں ہوتی۔ مَیں واپس آ گئی اور کچھ عرصہ کے لئے جماعت کے بارہ میں بات کرنے یا اسے تلاش کرنے کی کوشش ترک کر دی۔ میری اس حالت کے پیش نظر میرے اہل خانہ اور رشتہ دار سمجھے کہ شاید مجھے وقتی طور پر احمدیت کا بخار چڑھا تھا جو اب اتر گیا ہے اور اب حالات واپس اپنی پرانی ڈگر پر آ گئے ہیں۔

کچھ دنوں کے بعد 2009ء میں مَیں نے میری لینڈ میں انٹرنیٹ سے ملنے والے ایڈریس پر احمدی احباب سے بات کی تو انہوں نے مجھے Detroit میں رہنے والے احمدی ڈاکٹر منصور قریشی صاحب کا نمبر دیا۔ مَیں بہت جذباتی ہو رہی تھی کیونکہ اب میرا رابطہ اس پاکیزہ جماعت کے ساتھ ہونے والا تھا۔ کچھ دن میری اسی کیفیت کی نذر ہو گئے۔ بالآخر ایک دن ڈرتے ڈرتے مَیں نے فون ملایا۔ ڈاکٹر قریشی صاحب اس وقت شاید ہسپتال میں ڈیوٹی پر تھے انہوں نے مختصر بات کرنے کے بعد کہا کہ وہ مجھے بعد میں فون کریں گے۔ مَیں بے چینی کے ساتھ ڈاکٹر قریشی صاحب کی فون کال کا انتظار کرنے لگی۔ اسی اثناء میں مَیں اپنے رشتہ داروں کے بارہ میں سوچتے سوچتے اس نتیجہ پر پہنچی کہ مجھ پر اب بہت بھاری ذمہ داری عائد ہوتی ہے کہ مَیں اس نعمت کے بارہ میں انہیں بتاؤں اور اس سے مستفیض ہونے کیلئے انہیں قائل کروں۔ اس سوچ نے میرے سر پر ایک بہت ہی بھاری بوجھ ڈال دیا۔ اور مجھے خیال آیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تو تمام دنیا کی ہدایت کے لئے آئے تھے پھر آپؐ اس عظیم ذمہ داری کا بوجھ کس قدر زیادہ محسوس کرتے ہوں گے۔

بہرحال ڈاکٹر قریشی صاحب کا فون آیا تو انہوں نے مجھ سے احمدیت کے ساتھ تعارف کے بارہ میں دریافت کیا۔ پھر مجھے بتایا کہ بعض احمدی خواتین مجھ سے رابطہ کریں گی۔ انہوں نے یہ بھی بتایا کہ جماعت نے اس علاقے میں نئی مسجد بنائی ہے جبکہ پرانی مسجد کو (جسے دیکھنے کے لئے مَیں گئی تھی) اب یونیورسٹی میں پڑھنے والے بعض احمدی سٹوڈنٹس نماز جمعہ کی ادائیگی کے لئے استعمال کرتے ہیں۔ انہوں نے یہ بھی بتایا کہ نئی مسجد میرے گھر سے بذریعہ کار ایک گھنٹہ کی مسافت پر ہے۔

بیعت اور خوابوں کی دنیا

انہی دنوں میں مجھے ظفر سرور صاحب مربی سلسلہ نے بیعت فارم ارسال کیا جسے پُر کر کے مَیں نے اگست 2009ء میں ارسال کر دیا اور اس کے ساتھ ہی میرے موبائل پر مجھے افراد جماعت کی طرف سے مبارکباد کے پیغامات آنے شروع ہو گئے۔ اگلے دنوں میں مجھے کتب رسالے اور جماعت کا لٹریچر بھی ملنا شروع ہو گیا اور مختلف امور کے بارہ میں معلوماتی ای میل بھی آنے لگ گئے۔ اس کے ساتھ ساتھ پورے امریکہ کے کونے کونے سے افراد جماعت کی طرف سے فون کالز بھی آنی شروع ہو گئیں۔ سب مجھے جماعت میں خوش آمدید کہہ رہے تھے اور بیعت کرنے پر مبارکبادیں دے رہے تھے۔ یہی وہ لوگ تھے جن کی مجھے تلاش تھی۔ یہی میرے خوابوں کی دنیا اور میرے تصورات میں سمائی ہوئی وہ جماعت تھی جسے حقیقی اسلام کا نام دینا چاہئے۔ عصرِ اول میں بھی اسلام ایسے ہی محبت واخوت سے عبارت تھا۔ مجھے ایسے لگا جیسے مَیں خوابوں کی دنیا میں سفر کرتی ہوئی تاریخ اسلام کے اُس زرّیں دور میں چلی گئی ہوں۔ مجھے آج تک یہی احساس ہوتا ہے کہ شاید مَیں کسی خوابوں کی دنیا میں رہ رہی ہوں۔

پھر وہ وقت بھی آ گیا جب میری ملاقات سسٹر ڈاکٹر کشور صاحبہ اور سسٹر حمیرا احمد صاحبہ سے ہوئی۔ مجھے ان سے ملتے ہی عجیب انشراحِ صدر نصیب ہوا اور مَیں نے بھی ان کے لئے اپنا قلب ونظر بچھا دیا۔ بالآخر دو ہفتوں کے بعد مَیں جماعت کی نئی مسجد دیکھنے کے لئے گئی۔ جب مَیں مسجد میں داخل ہوئی تو تمام احمدی خواتین باری باری میرے پاس آئیں اور مجھے گلے لگا لگا کر مبارکبادیں دینے لگیں۔ میری جذباتی کیفیت کا بیان ممکن نہیں ہے۔ میں ایک عجیب روحانی نشے کی پرلطف کیفیات سے گزر رہی تھی۔

تبصرہ

[یہ خوابوں کی دنیا اس باہمی محبت واخوت اور دلوں کی الفت سے عبارت ہے جسے احادیث میں اَلْحُبُّ فِي اللّٰه یعنی خدا تعالیٰ کی خاطر آپس میں محبت ومودت کا نام دیا گیا ہے۔ ایسی محبت والفت کو آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث مبارکہ میں کبھی أَفْضَلُ الْاَعْمَال کا نام دیا گیا ہے تو کبھی اس کا ذکر أَحَبُّ الْاَعْمَالِ إِلَی اللّٰه کے الفاظ سے کیا گیا ہے۔ اور بعض احادیث میں اسے عروہ وثقیٰ اور أَوْثَقُ عُرَی الْإِسْلَام یا أَوْثَقُ عُرَی الْإِيْمَان (یعنی اسلام یا ایمان کا سب سے مضبوط کڑا) قرار دیا گیا ہے۔ ایسی محبت کا پیدا کرنا اللہ تعالیٰ اپنی طرف منسوب فرماتا ہے اور اپنے سب سے پیارے اور حبیب رسول کو بھی یہ فرماتا ہے کہ: لَوْ أَنْفَقْتَ مَا فِي الْاَرْضِ جَمِيْعًا مَا أَلَّفْتَ بَيْنَ قُلُوبِهِمْ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ أَلَّفَ بَيْنَهُمْ۔ (الانفال:64) یعنی اگر تو وہ سب کچھ بھی خرچ کر دیتا جو اس زمین میں ہے تب بھی ان کے دلوں کے مابین محبت نہ پیدا کر سکتا، لیکن یہ اللہ تعالیٰ ہی ہے جس نے ان کے درمیان الفت پیدا فرما دی ہے۔

افرادِ جماعت کے مابین ایسی بے لوث اور خدا کی خاطر محبت حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت کی ایک روشن دلیل ہے۔ کیونکہ ایسی محبت روپے پیسے اور دنیا کی دولتیں خرچ کرنے سے ہرگز پیدا نہیں کی جا سکتی بلکہ ایسی الفت اور مودت صرف اور صرف خدا پیدا کر سکتا ہے جس کا دلوں پر تصرف ہے۔ آج کے زمانے میں جہاں قومیں آپس میں برسرِ پیکار ہیں، ایک ملک دوسرے کی دولت وثروت پر قبضہ جمانے کے لئے سوچ رہا ہے اور پوری دنیا ایک عالمی جنگ کی طرف بڑھ رہی ہے، اور تو اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے منسوب ہونے والے بھی آپس میں ایک دوسرے کا کشت وخون کر رہے ہیں، ایسی صورتحال میں مسیح موعود علیہ السلام کی جماعت کے افراد میں باہمی محبت واخوت اور مودت ورحمت اور الفت کا پیدا ہونا کسی معجزہ سے کم نہیں ہے۔ یہ اس بات کا کھلا کھلا ثبوت ہے کہ خدا تعالیٰ کا ہاتھ اور اس کی فعلی شہادت اس جماعت کے ساتھ ہے اور آج یہ نشان اسی نے اپنے مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت کے لئے دکھایا ہے۔ (ندیم)]

رسول کریمؐ کے نقش قدم پر

مکرمہ لیلیٰ الخلیل صاحبہ بیان کرتی ہیں کہ:

افراد جماعت احمدیہ کے ساتھ ابتدائی تعارفی ملاقات کے بعد چند دن کے لئے مجھے والدہ، بچوں اور رشتہ داروں کی طرف سے مخالفانہ باتیں اور تبصرے سننے پڑے جس کے بعد میرے اندر کسی قدر کمزوری آنے لگی۔ ایسے میں اللہ تعالیٰ نے خود میری راہنمائی فرمائی اور تمام شکوک کو یکبار ختم کر دیا۔ وہ یوں کہ اللہ تعالیٰ نے انہی دنوں میں مجھے ایک رؤیا دکھایا جس سے میرا دل صاف ہو گیا اور حق دل کی گہرائیوں میں جاگزیں ہو گیا۔

مَیں نے خواب میں دیکھا کہ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سفید رنگ کی تقریباً دس بڑی گاڑیوں کے ایک قافلے میں ہائی وے پر سفر کر رہے ہیں۔ آپ ایک بڑی گاڑی میں تشریف فرما ہیں۔ ہائی وے کے دوسری جانب ایک بہت بڑی پُرسکون جھیل ہے اور جھیل کے اُس پار بلند وبالا چٹیل پہاڑ نظر آتے ہیں۔ ایسے میں کوئی حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے بارہ میں باآواز بلند کہتا ہے کہ **یہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے نقش قدم پر چل رہے ہیں**۔ اس خواب کے بعد جب مَیں جاگی تو ہر طرح سے اطمینان اور انشراح صدر عطا ہو چکا تھا۔

مکرمہ سسٹر ڈاکٹر کشور صاحبہ اور سسٹر حمیرا احمد صاحبہ نے ہمیں بتایا کہ جب ان کی مکرمہ لیلیٰ الخلیل صاحبہ سے پہلی ملاقات ہوئی تو ان کی کیفیت دیدنی تھی۔ اخلاص ووفا کی تصویر بنی ہوئی تھیں۔ بات بات پر ان کی آنکھوں سے آنسو چھلک چھلک جاتے تھے۔ بفضلہٖ تعالیٰ نہایت مخلص دعاگو اور نیک خاتون ہیں۔ اپنے بھائی اور رشتہ داروں کی مخالفت کے باوجود ثابت قدمی کے ساتھ جماعت کے ساتھ منسلک رہی ہیں۔ جب بھی جماعتی تقریبات اور کاموں کے بارہ میں انہیں بتایا یا بلایا جاتا ہے تو یہ بڑی خوش دلی اور جوش وجذبہ کے ساتھ آتی ہیں اور تمام جماعتی سرگرمیوں میں حصہ لینے کی کوشش کرتی ہیں۔

مکرمہ لیلیٰ الخلیل صاحبہ کے قبول احمدیت کے بعد کے بعض رؤیا اور ایمان افروز واقعات کا تذکرہ اگلی قسط میں کیا جائے گا۔ **(باقی آئندہ)**

ہفت روزہ **الفضل انٹرنیشنل کا**

سالانہ چندہ خریداری

برطانیہ: تیس (30) پاؤنڈز سٹرلنگ

یورپ: پینتالیس (45) پاؤنڈز سٹرلنگ

دیگر ممالک: پینسٹھ (65) پاؤنڈز سٹرلنگ

(مینیجر)

متی کی انجیل پر ایک نظر

(سید میر محمود احمد ناصر۔ ربوہ)

قسط نمبر15

متی باب 17 آیت 14 تا 21 میں لکھا ہے:۔

’’اور جب وہ بھیڑ کے پاس پہنچے تو ایک آدمی اس کے پاس آیا اور اس کے آگے گھٹنے ٹیک کر کہنے لگا۔ اے خداوند میرے بیٹے پر رحم کر کیونکہ اس کو مرگی آتی ہے اور وہ بہت دکھ اٹھاتا ہے۔ اس لئے کہ اکثر آگ اور پانی میں گر پڑتا ہے۔ اور میں اس کو تیرے شاگردوں کے پاس لایا تھا مگر وہ اسے اچھا نہ کر سکے۔ یسوع نے جواب میں اس سے کہا اے بے اعتقاد اور کجرو نسل میں کب تک تمہارے ساتھ رہوں گا؟ کب تک تمہاری برداشت کروں گا؟ اسے یہاں میرے پاس لاو۔ یسوع نے اسے جھڑکا اور بدروح اس سے نکل گئی اور وہ لڑکا اسی گھڑی اچھا ہوگیا۔ تب شاگردوں نے یسوع کے پاس آکر خلوت میں کہا ہم اس کو کیوں نہ نکال سکے؟ اس نے ان سے کہا اپنے ایمان کی کمی کے سبب اور کیونکہ میں تم سے سچ کہتا ہوں کہ اگر تم میں رائی کے دانے کے برابر بھی ایمان ہوگا تو اس پہاڑ سے کہہ سکو گے کہ یہاں سے سرک کر وہاں چلا جا اور وہ چلا جائے گا اور کوئی بات تمہارے لئے ناممکن نہ ہوگی۔ لیکن یہ قسم دعا کے سوا اور کسی طرح نہیں نکل سکتی‘‘۔

اور یہ مضمون صرف متی کی انجیل میں محدود نہیں کہ بعض مسیحی منادیہ کہہ دیتے ہیں کہ متی کی انجیل یہودی انجیل ہے بلکہ یہ مضمون مرقس میں بھی ہے اور لوقا میں بھی۔ مرقس باب 9 آیت14 تا 30 میں لکھا ہے:۔

’’اور جب وہ شاگردوں کے پاس آئے تو دیکھا کہ ان کی چاروں طرف بڑی بھیڑ ہے فقیہہ ان سے بحث کر رہے ہیں۔ اور فی الفور ساری بھیڑ اسے دیکھ کر نہایت حیران ہوئی اور اس کی طرف دوڑ کر اسے سلام کرنے لگی۔ اس نے ان سے پوچھا تم ان سے کیا بحث کرتے ہو؟۔ اور بھیڑ میں سے ایک نے اسے جواب دیا کہ اے استاد میں اپنے بیٹے کو جس میں گونگی روح ہے تیرے پاس لایا تھا۔ وہ جہاں اسے پکڑتی ہے پٹک دیتی ہے اور کف بھر لاتا اور دانت پِیستا اور سوکھتا جاتا ہے اور میں نے تیرے شاگردوں سے کہا تھا کہ وہ اسے نکال دیں مگر وہ نہ نکال سکے۔ اس نے جواب میں ان سے کہا اے بے اعتقاد قوم میں کب تک تمہارے ساتھ رہوں گا؟ کب تک تمہاری برداشت کروں گا؟ اسے میرے پاس لاؤ۔ پس وہ اسے اس کے پاس لائے اور جب اس نے اسے دیکھا تو فی الفور روح نے اسے مروڑا اور وہ زمین پر گرا اور کف بھر لا کر لوٹنے لگا۔ اس نے اس کے باپ سے پوچھا یہ اس کو کتنی مدّت سے ہے؟ اس نے کہا بچپن سے۔ اور اس نے اکثر اسے آگ میں اور اکثر پانی میں ڈالا تا کہ اسے ہلاک کرے لیکن اگر تُو کچھ کر سکتا ہے تو ہم پر ترس کھا کر ہماری مدد کر۔ یسوع نے اس سے کہا کیا اگر تو کر سکتا ہے ! جو اعتقاد رکھتا ہے اس کے لئے سب کچھ ہو سکتا ہے۔ اس لڑکے کے باپ نے فی الفور چلّا کر کہا میں اعتقاد رکھتا ہوں۔ تو میری بے اعتقادی کا علاج کر۔ جب یسوع نے دیکھا کہ لوگ دوڑ دوڑ کر جمع ہو رہے ہیں تو اس ناپاک روح کو جھڑک کر اس سے کہا اے گونگی بہری روح ! میں تجھے حکم کرتا ہوں اس میں سے نکل آ اور اس میں پھر کبھی داخل نہ ہو۔ وہ چلّا کر اور اسے بہت مروڑ کر نِکل آئی اور وہ مردہ سا ہوگیا ایسا کہ اکثروں نے کہا کہ وہ مرگیا۔ مگر یسوع نے اس کا ہاتھ پکڑ کر اسے اٹھایا اور وہ اٹھ کھڑا ہوا۔ جب وہ گھر میں آیا تو اس کے شاگردوں نے تنہائی میں اس سے پوچھا کہ ہم اسے کیوں نہ نکال سکے؟ اس نے ان سے کہا کہ یہ قسم دعا کے سوا کسی اور طرح نہیں نکل سکتی‘‘۔

(مرقس باب 9 آیت 14 تا30)

اور لوقا کی انجیل جو اینٹی یہودی انجیل ہے اس میں بھی باب 9 میں لکھا ہے کہ:

’’اور مَیں نے تیرے شاگردوں کی منّت کی کہ اسے نکال دیں مگر وہ اسے نہ نکال سکے‘‘۔

(لوقا باب 9 آیت40)

اب دیکھئے حضرت مسیح کہتے ہیں کہ اگر رائی کے دانے کے برابر بھی تم میں ایمان ہوگا تو تم اس پہاڑ سے کہہ سکو گے کہ یہاں سے سرک کر وہاں چلا جا اور وہ چلا جائے گا اور حضرت مسیح یہ بھی فرماتے ہیں کہ اچھا درخت اچھے پھل لاتا ہے پس ان کے پھلوں سے تم ان کو پہچان لو گے۔ تو فرمائیے اے مسیحی صاحبان کہ آپ کی کتاب میں جو سچے ایمان داروں کی علامات لکھی ہیں کیا وہ آپ میں پائی جاتی ہیں؟ یا کیا آپ لوگ خود اپنے مرشد کی اس بات کا مصداق ہیں کہ: ’’جو مجھ سے اے خداوند اے خداوند کہتے ہیں ان میں سے ہر ایک آسمان کی بادشاہی میں داخل نہ ہوگا مگر وہی جو میرے آسمانی باپ کی مرضی پر چلتا ہے۔ اس دن بہتیرے مجھ سے کہیں گے اے خداوند اے خداوند کیا ہم نے تیرے نام پر نبوت نہیں کی اور تیرے نام سے بدروحوں کو نہیں نکالا اور تیرے نام سے بہت سے معجزے نہیں دکھائے اس وقت میں ان سے صاف کہہ دوں گا کہ میری کبھی تم سے واقفیت نہ تھی اے بدکارو میرے پاس سے چلے جاؤ‘‘۔

(متی باب7 آیت 21 تا23)

اب اگر معجزے دکھانے والے بدروحوں کو نکالنے والے نبوت کرنے والوں کا یہ حال ہے تو آپ کس شمار، قطار میں ہیں جو ان باتوں سے بھی محروم ہیں۔ اگر آپ میں رائی کے دانہ کے برابر بھی ایمان ہے تو اپنا ایمان اور یسوع کی صداقت کا نشان کیوں نہیں دکھاتے؟

لیکن اس کا فیصلہ تو بڑی شان کے ساتھ آپ مسیحیوں کے ساتھ اس مناظرہ میں ہوگیا تھا جب آپ کے نمائندگان نے تین معذور حضرت بانی سلسلہ احمدیہ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خدمت میں امرتسر میں پیش کئے تھے جو جنگ مقدس کے نام سے شہرت پاچکا ہے۔ آپ کے نمائندہ نے اس میں حضور علیہ السلام کی خدمت میں ازراہ تمسخر یہ کہا:۔

’’ہم یہ تین شخص پیش کرتے ہیں جن میں ایک اندھا۔ ایک ٹانگ کٹا اور ایک گونگا ہے۔ ان میں سے جس کسی کو صحیح سالم کر سکو کر دو اور جو اس معجزہ سے ہم پر فرض و واجب ہوگا ہم ادا کریں گے۔ آپ بقول خود ایسے خدا کے قائل ہیں جو گفتہ قادر نہیں لیکن درحقیقت قادر ہے تو وہ ان کو تندرست بھی کر سکے گا پھر اس میں تامّل کی کیا ضرورت ہے اور ضرور بقول آپ کے راستباز کے ساتھ ہوگا ضرور ہوگا۔ آپ خلق اللہ پر رحم فرمائیے۔ جلد فرمائیے اور آپ کو خبر ہوگی کہ آج یہ معاملہ پڑنا ہے۔ جس خدا نے الہام سے آپ کو خبر دے دی کہ اس جنگ و میدان میں تجھے فتح ہے اس نے ساتھ ہی یہ بھی بتا دیا ہوگا کہ اندھے و دیگر مصیبت زدوں نے بھی پیش ہونا ہے۔ سو سب عیسائی صاحبان و محمدی صاحبان کے روبرو اسی وقت اپنا چیلنج پورا کیجئے‘‘۔

(جنگ مقدس روحانی خزائن جلد6 صفحہ 151-150
بیان ڈپٹی عبداللہ آتھم صاحب 26 مئی 893ء)

اس تمسخر کے جواب میں حضرت بانی سلسلہ احمدیہ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جو دندان شکن جواب دیا اس پر آپ کے نمائندے ان تینوں معذوروں کو چپکے سے کھینچ کر چھپانے پر مجبور ہوگئے۔ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ علیہ السلام نے فرمایا:۔

’’مَیں نے ڈپٹی عبداللہ آتھم صاحب کی خدمت میں یہ تحریر کیا تھا کہ جیسے کہ آپ دعویٰ کرتے ہیں کہ نجات صرف مسیحی مذہب میں ہے ایسا ہی قرآن میں لکھا ہے کہ نجات صرف اسلام میں ہے اور آپ کا تو صرف اپنے لفظوں کے ساتھ دعویٰ اور مَیں نے وہ آیات بھی پیش کردی ہیں۔ لیکن ظاہر ہے کہ دعویٰ بغیر ثبوت کے کچھ عزّت اور وقعت نہیں رکھتا۔ سو اس بنا پر دریافت کیا گیا تھا کہ قرآن کریم میں تو نجات یابندہ کی نشانیاں لکھی ہیں جن نشانوں کے مطابق ہم دیکھتے ہیں کہ اس مقدس کتاب کی پَیروی کرنے والے نجات کو اسی زندگی میں پا لیتے ہیں۔ مگر آپ کے مذہب میں حضرت عیسٰی نے جو نشانیاں نجات یابندوں یعنی حقیقی ایمانداروں کی لکھی ہیں وہ آپ میں کہاں موجود ہیں۔ مثلاً جیسے کہ مرقس 17-16 میں لکھا ہے۔ ’اور وے جو ایمان لائیں گے اُن کے ساتھ یہ علامتیں ہوں گی کہ وہ میرے نام سے دیووں کو نکالیں گے اور نئی زبانیں بولیں گے۔ سانپوں کو اُٹھالیں گے اور اگر کوئی ہلاک کرنے والی چیز پئیں گے اُنہیں کچھ نقصان نہ ہوگا۔ وے بیماروں پر ہاتھ رکھیں گے تو چنگے ہو جائیں گے‘۔ تو اَب مَیں بادب التماس کرتا ہوں اور اگر ان الفاظ میں کچھ درشتی یا مرارت ہو تو اُس کی معافی چاہتا ہوں کہ یہ تین بیمار جو آپ نے پیش کئے ہیں یہ علامت تو بالخصوصیّت مسیحیوں کیلئے حضرت عیسٰیؑ قرار دے چکے ہیں اور فرماتے ہیں کہ اگر تم سچے ایماندار ہو تو تمہاری یہی علامت ہے کہ بیمار پر ہاتھ رکھو گے تو وہ چنگا ہو جائے گا۔ اب گستاخی معاف اگر آپ سچّے ایماندار ہونے کا دعویٰ کرتے ہیں تو اِس وقت تین بیمار آپ ہی کے پیش کردہ موجود ہیں آپ اُن پر ہاتھ رکھ دیں اگر وہ چنگے ہوگئے تو ہم قبول کرلیں گے کہ بیشک آپ سچّے ایماندار اور نجات یافتہ ہیں ورنہ کوئی قبول کرنے کی راہ نہیں۔ کیونکہ حضرت مسیح تو یہ بھی فرماتے ہیں کہ اگر تم میں رائی کے دانہ برابر بھی ایمان ہوتا تو اگر تم پہاڑ کو کہتے کہ یہاں سے چلا جا تو وہ چلا جاتا۔ مگر خیر مَیں اس وقت پہاڑ کی نقل مکانی تو آپ سے نہیں چاہتا کیونکہ وہ ہماری اِس جگہ سے دُور ہیں لیکن یہ تو بہت اچھی تقریب ہوگئی کہ بیمار تو آپ نے ہی پیش کر دیئے اب آپ ان پر ہاتھ رکھو اور چنگا کر کے دکھلاؤ ورنہ ایک رائی کے دانہ کے برابر بھی ایمان ہاتھ سے جاتا رہے گا۔

(جنگ مقدس روحانی خزائن جلد6 صفحہ 154-153
بیان حضرت مرزا صاحب 26 مئی 1893)

مگر کوئی مسیحی صاحب ان بیماروں پر ہاتھ رکھ کر اچھا کر کے اپنے اندر ایک رائی کے برابر ایمان بھی ثابت نہ کر سکے !!! شاید اس لئے حضرت مسیح نے متی باب 7 آیت 21 تا 23 میں ایسے ایمانداروں کو مخاطب کر کے کہا:۔

’’جو مجھ سے اے خداوند اے خداوند کہتے ہیں ان میں سے ہر ایک آسمان کی بادشاہی میں داخل نہ ہوگا مگر وہی جو میرے آسمانی باپ کی مرضی پر چلتا ہے۔ اس دن بہتیرے مجھ سے کہیں گے اے خداوند اے خداوند کیا ہم نے تیرے نام پر نبوت نہیں کی اور تیرے نام سے بدروحوں کو نہیں نکالا اور تیرے نام سے بہت سے معجزے نہیں دکھائے اس وقت میں ان سے صاف کہہ دوں گا کہ میری کبھی تم سے واقفیت نہ تھی اے بدکارو میرے پاس سے چلے جاؤ۔

(متی باب 7 آیت 21 تا23)

حضرات عیسائی صاحبان کی خدمت میں ہماری بادب درخواست ہے کہ وہ حضرت مسیح کے آسمانی باپ کی مرضی پر چلیں۔ آسمانی باپ کے کہنے کے مطابق حضرت مسیح نے کہا تھا:۔

’’مجھے تم سے اور بھی بہت سی باتیں کہنا ہیں مگر اب تم ان کی برداشت نہیں کر سکتے لیکن جب وہ یعنی روح حق آئے گا تو تم کو تمام سچائی کی راہ دکھائے گا‘‘۔

(یوحنا باب 16 آیت12)

وہ روح حق جس نے تمام سچائی کی راہ دکھائی وہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی شکل میں آ گیا۔ اب آپ کا فرض ہے کہ آپ حضرت مسیح کے آسمانی باپ کی مرضی پر چلتے ہوئے اس کتاب پر ایمان لائیں جو تمام سچائی کی راہ دکھاتی ہے یعنی قرآن۔

(باقی آئندہ)

صَلِّ عَلٰی نَبِیِّنَا صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ

کیا کہیں ہم کہ کیا دیا تُو نے
ہر بلا سے چھڑا دیا تُو نے

آدمی میں نہ آدمیت تھی
اس کو انسان بنا دیا تُو نے

لے کے آبِ حیات تو آیا
مر رہے تھے جلا دیا تُو نے

سخت گرداب گمرہی میں تھے
پار ہم کو لگا دیا تُو نے

ہو کے اندھے پڑے بھٹکتے تھے
ہم کو بینا بنا دیا تُو نے

تا بہ مقصود جو کہ پہنچائے
وہی رستہ بتا دیا تُو نے

روح جس کے لئے تڑپتی تھی
اس کا جلوہ دکھا دیا تُو نے

تیرا پایہ تو بس یہی پایا
تیرے پانے سے ہی خدا پایا

مصحف دید عکس یزدانی
منتہائے کمال انسانی

صَلِّ عَلٰی نَبِیِّنَا
صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ

(دُرّعدن)

خطبہ جمعہ

جلسے کی برکات سے بھرپور فائدہ اُٹھانے اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خواہشات اور دعاؤں کا وارث بننے کے لئے ہر احمدی کو ایک نئے عزم کے ساتھ یہ عہد کرنا چاہئے اور اس کے لئے بھرپور کوشش کرنی چاہئے کہ ہم اپنے معیارِ تقویٰ کو بڑھاتے چلے جانے کی کوشش کرتے چلے جائیں گے۔

ضروری نہیں ہے کہ انتہائی برائیوں میں ہی انسان مبتلا ہو، چھوٹی چھوٹی برائیوں کو بھی دور کرنے کی کوشش کرنی چاہئے کیونکہ یہ چھوٹی برائیاں ہی بعض دفعہ تقویٰ سے دور لے جاتی ہیں اور برائیوں میں مبتلا کرتی چلی جاتی ہیں۔ اس ملک میں آ کر اللہ تعالیٰ کے فضلوں کے دنیاوی لحاظ سے جو دروازے کھلے ہیں اُنہیں اللہ تعالیٰ کے انعامات کے حصول کا ذریعہ بنائیں نہ کہ خدا تعالیٰ کی ناراضگی کا۔

غلبۂ احمدیت اور غلبۂ اسلام تو ہونا ہی ہے لیکن اگر ہم تقویٰ پر ترقی کرنے والے ہوئے تو ہم اپنی زندگیوں میں انشاء اللہ تعالیٰ ان ترقیات اور غلبہ کو دیکھنے والے ہوں گے۔

خطبہ جمعہ سیدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ مورخہ 06/جولائی 2012ء بمطابق 06/وفا 1391 ہجری شمسی بمقام انٹرنیشنل سینٹر۔ مسس ساگا (Mississauga) کینیڈا

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے)

أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيكَ لَهٗ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ

أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ- بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْحَمْدُلِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ-اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ-مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ اِيَّاکَ نَعْبُدُ وَ اِيَّاکَ نَسْتَعِيْنُ-

اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ-صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِالْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَاالضَّآلِّيْنَ۔

الحمدللہ! آج جماعت احمدیہ کینیڈا کا جلسہ سالانہ شروع ہو رہا ہے۔ یہ جلسے ایک احمدی کے لئے برکات کا موجب بنتے ہیں اور بننے چاہئیں کیونکہ ایک خاص ماحول میں اور صرف دینی اغراض کے لئے جمع ہونا، اللہ تعالیٰ کے ذکر کے لئے جمع ہونا، اُس کی رضا کے حصول کے لئے جمع ہونا یقیناً اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو کھینچتا ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی بڑا کھول کر بیان فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کی رضا کے حصول کے لئے منعقدہ مجالس اللہ تعالیٰ کے فضلوں کا وارث بناتی ہیں، اُس کی جنتوں کی طرف لے جاتی ہیں۔ آپؐ نے فرمایا کہ اے لوگو! جنت کے باغوں میں چرنے کی کوشش کرو۔ جب صحابہ نے اس بارے میں وضاحت چاہی کہ جنت کے باغ کیا ہیں؟ تو آپؐ نے فرمایا: ذکر کی مجالس جنت کے باغ ہیں۔

(سنن الترمذی کتاب الدعوات باب 86 حدیث 3510)

پس جن مجلسوں سے جنت کے باغوں کے راستے ملیں وہ یقیناً برکتوں والی مجالس ہوتی ہیں۔ اور ہمارے جلسوں کا تو مقصد ہی یہ ہے کہ خدا تعالیٰ کی رضا کے حصول کے لئے اللہ تعالیٰ کی محبت میں بڑھنے کی باتیں سنیں، دعاؤں اور عبادات کی طرف توجہ ہو اور اس کے حصول کے طریقے بھی سیکھیں۔ اور اسی طرح اللہ تعالیٰ کی رضا کے حصول کے لئے اللہ تعالیٰ کے بندوں کے حقوق ادا کرنے کی طرف بھی توجہ پیدا کریں۔ اور پھر یہ نیکیوں کی طرف توجہ، حقوق کی ادائیگی کی طرف توجہ خدا تعالیٰ کا شکرگزار بناتے ہوئے ہماری زبانوں کو اُس کے ذکر سے تَر کرتے ہوئے جنت کے باغوں کی طرف رہنمائی کرتی ہے بلکہ بندوں کے حقوق کی ادائیگی کی وجہ سے جس کا حق ادا کیا جا رہا ہو، وہ جب دیکھتا ہے کہ ادائیگی حقوق کی توجہ اس مجلس کی وجہ سے ہو رہی ہے تو جس کا حق ادا کیا جا رہا ہو، وہ بھی اللہ تعالیٰ کی حمد اور شکر کرتا ہے اور یہی مومنین کی مجالس اور آپس کے تعلقات اور خدا تعالیٰ کی شکر کی ادائیگی کا حال ہونا چاہئے۔

پس خوش قسمت ہیں ہم میں سے وہ جو اس روح کے ساتھ یہاں آتے ہیں، اس کے مطابق عمل کرتے ہیں اور نتیجتاً نہ صرف اپنے لئے جنت کے باغوں کے دروازے کھولتے ہیں بلکہ حقوق العباد کی ادائیگی کی وجہ سے دوسروں کے لئے بھی جنت کے باغوں میں چَرنے کا ذریعہ بنتے ہیں اور پھر مزید برکتوں کے سامان ہوتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو جذب کرنے والا ایک مومن بنتا ہے کیونکہ دوسروں کو نیکی کا راستہ دکھانے والا یا کسی پر نیکی کر کے اُسے اللہ تعالیٰ کی شکرگزاری کی طرف توجہ دلانے والا بھی اُسی قدر نیکی کے ثواب کا مستحق بن جاتا ہے جتنا نیکی کرنے والا۔ گویا ایک نیکی نیک نتائج کی وجہ سے کئی گنا نیکیوں کا ثواب دلوا کر پھر اللہ تعالیٰ کے فضلوں اور رحمتوں کا وارث بناتی چلی جاتی ہے۔

پس یہ ہے ہمارا پیارا خدا جو نیکیوں کو سینکڑوں گنا، ہزاروں گنا پھل لگاتا ہے اور اپنے بندے کی معمولی کوشش کو بھی اس قدر بڑھا دیتا ہے کہ جو انسانی تصور سے بھی باہر ہے۔ پس اس پیارے خدا کے پیار کی تلاش ہر ایک کو کرنی چاہئے۔ اور جیسا کہ مَیں اکثر کہتا رہتا ہوں کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جلسوں کا انعقاد کر کے ہمارے لئے برکات کے راستے کھولے ہیں، جنت کے باغوں کی سیر کے لئے ایک وسیع اور بہترین انتظام فرما دیا ہے۔ پس خوش قسمت ہوں گے ہم میں سے وہ جو اس مجلس اور اس ماحول سے فائدہ اُٹھا کر اللہ تعالیٰ کی رضا کے حاصل کرنے والے بن جائیں۔ پس اس رضا کے حصول کے لئے جلسے میں شامل ہونے والے ہر مرد، عورت، جوان، بوڑھے اور بچے کو کوشش کرنی چاہئے۔ افرادِ جماعت کو یہ مقام حاصل کرنے والا بنانے کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے دل میں کتنا درد تھا اور آپ کس تڑپ کے ساتھ اس کے لئے دعا کرتے تھے، اس کا اندازہ آپؑ کے ان الفاظ سے ہوتا ہے۔ فرمایا:

''دعا کرتا ہوں اور جب تک مجھ میں دم زندگی ہے کئے جاؤں گا اور دعا یہی ہے کہ خدا تعالیٰ میری اس جماعت کے دلوں کو پاک کرے اور اپنی رحمت کا ہاتھ لمبا کر کے اُن کے دل اپنی طرف پھیر دے اور تمام شرارتیں اور کینے اُن کے دلوں سے اٹھا دے اور باہمی سچی محبت عطا کر دے اور مَیں یقین رکھتا ہوں کہ یہ دعا کسی وقت قبول ہو گی اور خدا میری دعاؤں کو ضائع نہیں کرے گا۔ ہاں مَیں یہ بھی دعا کرتا ہوں کہ اگر کوئی شخص میری جماعت میں خدا تعالیٰ کے علم اور ارادہ میں بدبخت ازلی ہے جس کے لئے یہ مقدر ہی نہیں کہ سچی پاکیزگی اور خداترسی اس کو حاصل ہو تو اس کو اے قادر خدا میری طرف سے بھی منحرف کر دے جیسا کہ وہ تیری طرف سے منحرف ہے اور اس کی جگہ کوئی اور لا جس کا دل نرم اور جس کی جان میں تیری طلب ہو''۔

(شہادۃ القرآن روحانی خزائن جلد 6 صفحہ 398)

پس یہ الفاظ آپ کے دلی درد کا ایسا اظہار ہے جو دل کو ہلا دیتا ہے۔ رونگٹے کھڑے کرنے والا ہے، توبہ اور استغفار کی طرف مائل کرنے والا ہے۔ اور حقیقی رنگ میں خدا تعالیٰ کے حضور جھکتے ہوئے اللہ تعالیٰ سے مغفرت اور بخشش کا طلبگار بنانے والا ہے۔ حقوق العباد کی ادائیگی کی طرف توجہ دلانے والا ہے۔ پس ان دنوں میں ہم میں سے ہر ایک کو توبہ اور استغفار، دُرود اور ذکرِ الٰہی کی طرف توجہ دینے کی ضرورت ہے۔ اللہ تعالیٰ نہ صرف ہمارے ایمانوں کو سلامت رکھے بلکہ ایمان و ایقان اور تقویٰ میں ترقی کرنے والا بناتا چلا جائے۔ ہمارے استغفار خالص استغفار بن جائیں۔ ہماری نمازیں اور عبادتیں حقیقی نمازیں اور عبادتیں بن جائیں۔ ہماری حقوق العباد کی ادائیگی خالصۃً اللہ تعالیٰ کی رضا کے حصول کے لئے ہو جائے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اس ارشاد کو بھی ہمیشہ اپنے سامنے رکھنا چاہئے۔ آپؑ فرماتے ہیں:

''جب تک دل فروتنی کا سجدہ نہ کرے صرف ظاہری سجدوں پر امید رکھنا طمع خام ہے''۔ یونہی جھوٹی خواہش ہے کہ ہم بڑے سجدے کر رہے ہیں اور ہماری دعائیں اللہ تعالیٰ قبول کر لے۔ فرمایا: ''جیسا کہ قربانیوں کا خون اور گوشت خدا تک نہیں پہنچتا صرف تقویٰ پہنچتی ہے، ایسا ہی جسمانی رکوع و سجود بھی ہیچ ہے جب تک دل کا رکوع و سجود و قیام نہ ہو''۔ فرمایا ''دل کا قیام یہ ہے کہ اس کے حکموں پر قائم ہو اور رکوع یہ کہ اس کی طرف جھکے اور سجود یہ کہ اس کیلئے اپنے وجود سے دست بردار ہو''۔ (شہادۃ القرآن روحانی خزائن جلد 6 صفحہ 398)

پس حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ہم سے، اپنے ماننے والوں سے، اپنی جماعت سے یہ

خواہش ہے کہ تقویٰ کا مقام حاصل ہو اور اس کے لئے بڑے درد سے آپ نے یہ دعا فرمائی۔ اللہ کرے ہم اس مقام کو حاصل کرنے والے بنیں۔ ہمارے دنیا کے دھندوں میں بہت زیادہ پڑ جانے اور تقویٰ سے دور ہونے کی وجہ سے ہم حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے انقلابی مشن میں روک پیدا کرنے والے نہ بن جائیں۔ ہم حقوق اللہ اور حقوق العباد کی پامالی کرنے والے نہ بن جائیں۔ ہم آپ کی روح کے لئے تکلیف کا باعث نہ بن جائیں۔ پس اس جلسے کی برکات سے بھرپور فائدہ اُٹھانے اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خواہشات اور دعاؤں کا وارث بننے کے لئے ہر احمدی کو ایک نئے عزم کے ساتھ یہ عہد کرنا چاہئے اور اس کے لئے بھرپور کوشش کرنی چاہئے کہ ہم اپنے معیارِ تقویٰ کو بڑھاتے چلے جانے کی کوشش کرتے چلے جائیں گے۔

تقویٰ کے راستوں کی تلاش کے لئے قرآنِ کریم نے جو ہمیں تعلیم دی ہے اور ایک حقیقی مومن کا جو معیار بیان فرمایا ہے اُس کی تلاش کر کے اور اُس پر عمل کر کے ہی ہم یہ معیار حاصل کر سکتے ہیں جس کی توقع حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ہم سے کی ہے۔ قرآنِ کریم میں تقویٰ پر چلنے کے بارے میں مختلف حوالوں سے، مختلف نہج سے بیشمار جگہ ذکر ہے جن میں سے بعض کا میں یہاں ذکر کروں گا تا کہ ہم میں سے ہر ایک کو اپنے جائزے لینے کی طرف توجہ رہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اَنَّہٗ لَا اِلٰہَ اِلَّا اَنَا فَاتَّقُوْنِ (النحل:3) میرے سوا کوئی معبود نہیں، پس میرا تقویٰ اختیار کرو۔ تقویٰ کا مطلب ہے بچاؤ کے لئے ڈھال کے پیچھے آنا، گناہوں سے بچاؤ کے سامان کرنا، مشکلات سے بچنے کے سامان کرنا۔ پس اللہ تعالیٰ فرماتا ہے میری عبادت اگر اُس کا حق ادا کرتے ہوئے کرو گے تو یہی تقویٰ ہے جو تمہاری ہر طرح سے حفاظت کرے گا، تمہیں گناہوں سے بچائے گا، تمہیں مشکلات سے نکالے گا۔ واضح ہو کہ اللہ تعالیٰ کی عبادت جب اُس کے حق کے ساتھ کی جائے تو یہ وہ مقام ہے جہاں خدا تعالیٰ کا خوف اور خشیت پیدا ہوتی ہے لیکن یہ خوف اُس پیار کی وجہ سے ہے جو ایک حقیقی عابد اور ایک حقیقی مؤمن کو خدا تعالیٰ سے ہے اور اس کو دوسرے لفظوں میں تقویٰ کہتے ہیں۔

پس ان عبادتوں کا حق ادا کرنے کی کوشش ایک حقیقی احمدی کو کرنی چاہئے تا کہ تقویٰ پر چلنے والا اور خدا تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے والا کہلا سکے اور یہی انسانی پیدائش کا بہت بڑا مقصد ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ اِلَّا لِیَعْبُدُوْنِ (الذاریات: 57) اور مَیں نے جنوں اور انسانوں کو صرف اپنی عبادت کے لئے پیدا کیا ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:

''اگرچہ مختلف الطبائع انسان اپنی کوتاہ فہمی یا پست ہمتی سے مختلف طور کے مدّعا اپنی زندگی کے لئے ٹھہراتے ہیں''۔ اور ہم دیکھتے ہیں کہ آجکل بلکہ ہمیشہ سے ہی یہ اصول رہا ہے کہ انسان اپنی زندگی کے مقصد خود بناتا ہے یا سمجھتا ہے کہ میں نے یہ مقصد بنائے ہیں اور یہی میری کامیابی کا راز ہیں۔ اور اُس اصل مقصد کو بھول جاتا ہے جو خدا تعالیٰ نے انسان کی پیدائش کا انسان کو بتایا ہے۔ فرماتے ہیں ''پست ہمتی سے مختلف طور کے مدّعا اپنی زندگی کے لئے ٹھہراتے ہیں۔ اور فقط دنیا کے مقاصد اور آرزوؤں تک چل کر آگے ٹھہر جاتے ہیں۔ مگر وہ مدّعا جو خدائے تعالیٰ اپنے پاک کلام میں بیان فرماتا ہے، یہ ہے۔ وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ اِلَّا لِیَعْبُدُوْنِ (الذاریات:57) یعنی مَیں نے جنّ اور انسان کو اسی لئے پیدا کیا ہے کہ وہ مجھے پہچانیں اور میری پرستش کریں۔ پس اس آیت کی رُو سے اصل مدّعا انسان کی زندگی کا خدا تعالیٰ کی پرستش اور خدا تعالیٰ کی معرفت اور خدا تعالیٰ کے لئے ہو جانا ہے''۔ (اسلامی اصول کی فلاسفی روحانی خزائن جلد 10 صفحہ 414)

یہ تو ظاہر ہے کہ انسان کو تو یہ مرتبہ حاصل نہیں ہے کہ اپنی زندگی کا مدعا اپنے اختیار سے آپ مقرر کرے کیونکہ انسان نہ اپنی مرضی سے آتا ہے اور نہ اپنی مرضی سے واپس جائے گا بلکہ وہ ایک مخلوق ہے اور جس نے پیدا کیا اور تمام حیوانات کی نسبت عمدہ اور اعلیٰ قویٰ اس کو عنایت کئے، اُس نے اس کی زندگی کا ایک مدعا ٹھہرا رکھا ہے، خواہ کوئی انسان اس مدعا کو سمجھے یا نہ سمجھے مگر انسان کی پیدائش کا مدعا بلاشبہ خدا کی پرستش اور خدا تعالیٰ کی معرفت اور خدا تعالیٰ میں فانی ہو جانا ہی ہے۔

پس یہ وہ مقام اور معیار ہے جسے ہر احمدی نے حاصل کرنا ہے اور کرنا چاہئے، اس کے لئے کوشش کرنی چاہئے۔ انسان خود جتنا چاہے اپنا مقصد بنا لے اور اس کے حصول کے لئے کوشش کرے، اُس کی زندگی بے معنی ہے۔ آجکل اپنے سکون کے لئے انہی اغراض کو پورا کرنے کے لئے دنیا میں اور خاص طور پر مغربی ممالک میں تو بیشمار طریقے ایجاد کرنے کی انسان نے کوشش کی جن کا ماحصل صرف بے حیائی ہے۔ انسانی قدریں بھی اس قدر گر گئی ہیں کہ انسان ہر قسم کے ننگ اور بیہودگی کو لوگوں کے سامنے کرتا ہے بلکہ ٹی وی پر دکھانے پر بھی کوئی عار نہیں سمجھا جاتا۔ بلکہ بعض حرکات جانوروں سے بھی بدتر ہیں اور اسی کو فن اور سکون کا نام دیا جاتا ہے۔ انہی کی حالت کا اللہ تعالیٰ نے ایک جگہ یوں نقشہ بھی کھینچا ہے۔ فرمایا وَلَقَدْ ذَرَاْنَا لِجَهَنَّمَ كَثِيْرًا مِّنَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ لَهُمْ قُلُوْبٌ لَّا يَفْقَهُوْنَ بِهَا وَلَهُمْ اَعْيُنٌ لَّا يُبْصِرُوْنَ بِهَا وَلَهُمْ آذَانٌ لَّا يَسْمَعُوْنَ بِهَا اُولٰٓئِكَ كَالْاَنْعَامِ بَلْ هُمْ اَضَلُّ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْغَافِلُوْنَ (الاعراف: 180) اور یقیناً ہم نے جنّوں اور انسانوں میں سے ایک بڑی تعداد کو جہنم کے لئے پیدا کیا ہے، اُن کے دل تو ہیں مگر ان کے ذریعہ سے وہ سمجھتے نہیں، یعنی روحانی باتیں سمجھنے کے قائل ہی نہیں، اُن کی آنکھیں تو ہیں مگر اُن کے ذریعہ سے وہ دیکھتے نہیں، اُن کے کان تو ہیں مگر ان کے ذریعے سے وہ سنتے نہیں، نہ ان کے دلوں میں روحانیت بیٹھتی ہے، نہ اُن کے کان روحانیت کی باتیں، دینی باتیں سننے کے قائل ہیں نہ نیک چیزیں اور وہ چیزیں دیکھنے کی طرف توجہ دیتے ہیں جس کی طرف خدا تعالیٰ نے دیکھنے کا کہا ہے اور نہ اُن سے دیکھنے سے رُکتے ہیں جن سے خدا تعالیٰ نے رکنے کا کہا ہے۔ گویا مکمل طور پر دنیاوی خواہشات نے اُن پر غلبہ حاصل کر لیا ہے۔ فرمایا کہ وہ لوگ چارپایوں کی طرح ہیں بلکہ اُن سے بھی بدتر، اور بھٹکے ہوئے ہیں، یہی لوگ ہیں جو غافل ہیں۔

پھر ایک جگہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اَرَءَیْتَ مَنِ اتَّخَذَ اِلٰـهَهٗ هَوٰهُ (الفرقان:44) کیا تُو نے اُسے دیکھا جس نے اپنی خواہش کو ہی اپنا معبود بنا لیا۔ یہ لوگ صرف اپنی خواہشات کی ہی عبادت کرنے والے ہیں۔

پھر فرماتا ہے۔ اَمْ تَحْسَبُ اَنَّ اَكْثَرَهُمْ يَسْمَعُوْنَ اَوْ يَعْقِلُوْنَ۔ اِنْ هُمْ اِلَّا كَالْاَنْعَامِ بَلْ هُمْ اَضَلُّ سَبِيْلًا (الفرقان:45) کیا تو گمان کرتا ہے کہ ان میں سے اکثر سنتے ہیں یا عقل رکھتے ہیں، ان میں سے اکثر جانوروں کی طرح ہیں بلکہ اُن سے بھی زیادہ بدتر۔

ان آیات میں ان لوگوں کا نقشہ ہے جو اپنے مقصد پیدائش کو نہیں سمجھتے اور اپنی خواہشات کے پیچھے چل پڑے ہیں جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ جس نے پیدا کر کے پھر اُس پیدائش کا مقصد بتایا ہے، اُسے تو بھول گئے ہیں اور اپنے مقاصد خود تلاش کر رہے ہیں۔ پھر ایسے لوگوں کا ٹھکانہ جہنم ہی ہے۔ جانوروں کے تو اعمال کا حساب نہیں ہے، ان بھٹکے ہوؤں کے اعمال کا حساب جو ہے یقیناً انہیں جہنم میں لے جائے گا۔

یہاں یہ بات واضح ہو کہ اللہ تعالیٰ نے جب یہ کہا کہ ہم نے بڑی تعداد کو جہنم کے لئے پیدا کیا ہے تو اس سے غلط فہمی نہ ہو کہ خدانخواستہ اللہ تعالیٰ کے کلام میں اختلاف ہے۔ ایک طرف تو کہہ رہا ہے کہ مَیں نے جنّوں اور انسانوں کو عبادت کے لئے بنایا دوسری طرف فرماتا ہے کہ جہنم کے لئے پیدا کیا۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ باوجود خدا تعالیٰ کی طرف سے ہدایت کے سامانوں کے، باوجود اس کے کہ خدا تعالیٰ کی رحمت وسیع تر ہے اکثریت اس سے فائدہ نہیں اُٹھاتی اور اللہ تعالیٰ کی عبادت کر کے اپنی دنیا و آخرت کے سنوارنے کے سامان نہیں کرتی اور اس کی بجائے اپنی خواہشات کی پیروی کر کے جہنم کے راستوں کی طرف چل رہی ہے۔

اہل لغت اس کی وضاحت اس طرح بھی کرتے ہیں کہ جہنم کے لفظ سے پہلے لام کا اضافہ ہوا ہے ''لِجَهَنَّمَ'' استعمال ہوا ہے۔ یہ اضافہ اُن کے انجام کی طرف اشارہ کرتا ہے نہ کہ مقصد کی طرف۔

(تفسیر البحر المحیط جلد4 صفحہ 425 تفسیر سورۃ الاعراف زیر آیت180 دار الکتب العلمیۃ بیروت 2010ء)

پس اپنے بد انجام کو انسان خدا تعالیٰ سے دوری اختیار کر کے، اُس کی عبادت کا حق ادا نہ کر کے پہنچتا ہے، اُس کے حکموں پر عمل نہ کر کے پہنچتا ہے۔ آجکل جیسا کہ مَیں نے کہا، اپنی بیہودہ خواہشات نے انسان کا یہ انجام بنا دیا ہے کہ انسان جانوروں سے بھی بدتر حرکتیں کرنے لگ گیا ہے اور کھلے عام بیہودہ حرکتیں ہوتی ہیں۔ گندی اور ننگی حرکات دیکھی جاتی ہیں، کی جاتی ہیں۔ پورنوگرافی کی ویڈیو اور فلمیں کھلے عام مہیا ہو جاتی ہیں، اُنہیں دیکھ کر یہ لوگ، ایسی حرکتیں کرنے والے جانوروں سے بھی بدتر ہو گئے ہیں۔ اور مَیں افسوس کے ساتھ کہوں گا، بعض شکایتیں مجھے بھی آ جاتی ہیں کہ ہمارے احمدی نوجوان بلکہ درمیانی عمر کے لوگ بھی اس قسم کی لغو یا اس سے ذرا کم لغو فلمیں دیکھنے کے شوق میں مبتلا ہیں اور اسی وجہ سے بعض گھر بھی ٹوٹ رہے ہیں۔

پس ہر ایک کو خدا کا خوف کرنا چاہئے۔ اللہ تعالیٰ نے واضح فرما دیا ہے کہ ایسے بھٹکے ہوئے لوگوں کا ٹھکانہ جہنم ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بھی واضح فرمایا ہے کہ اگر میرے ساتھ رہنا ہے تو ان لغویات اور ذاتی خواہشات کو چھوڑو ورنہ مجھ سے علیحدہ ہو جاؤ۔ ایسے لوگ عموماً جلسوں پر تو نہیں آتے، جماعت سے بھی بڑے ہٹے ہوئے ہوتے ہیں، دور ہوئے ہوتے ہیں لیکن اگر آئیں یا اُن کے کان میں یہ باتیں پڑ جائیں، یا اُن کے عزیز اُن تک پہنچا دیں تو ایسے لوگوں کو اپنی اصلاح کی کوشش کرنی چاہئے۔ یا پھر اس سے پہلے کہ نظامِ جماعت کوئی قدم اُٹھائے خود ہی جماعت سے علیحدہ ہو جائیں۔ اسی طرح نوجوانوں کو بھی جو نوجوانی میں قدم رکھتے ہیں، اچھے اور برے کی صحیح طرح تمیز نہیں ہوتی۔ گھر والوں نے بھی نہیں بتایا ہوتا۔ جماعت کے نظام سے بھی اتنا زیادہ منسلک نہیں ہوتے، اُن کو بھی میں کہوں گا کہ بیہودہ چیزیں دیکھنا، فلمیں دیکھنا وغیرہ یہ بھی ایک قسم کا ایک نشہ ہے۔ اس لئے اپنی دوستی ایسے لوگوں سے نہ رکھیں جو ان

THOMPSON & CO SOLICITORS
New Office in Morden
Consult us for your legal requirements
such as Immigration & Nationality, Conveyancing, Personal Injury, Family & Ancillary Proceedings, Wills & Probate, Criminal Litigation.
Contact: Anas A.Khan, John Thompson, Naeem Khan, David Brocklesby (Member of Family Law Panel) & David Wilson.
Head Office: 1st floor 48 Tooting High Street London SW17 0RG Tel: 020 8767 5005
Branch Office: 14-16 Mitcham Road, SW17 9NA Tel: 020 8682 4040
Morden Branch: 164 Kenley Road - Morden SW19 3DL Tel: 020 8545 0697
Mobile: 07702896350 -- *24hrs Crime Line: 07533667921*

بیہودگیوں میں مبتلا ہیں کیونکہ یہ آپ پر بھی اثر ڈالیں گی۔ ایک مرتبہ بھی اگر کسی بھی قسم کی غلاظت میں پڑ گئے تو پھر نکلنا مشکل ہو جائے گا۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ان آیات کی وضاحت میں ایک جگہ فرماتے ہیں کہ:

''خدا تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ ہم نے جہنّم کے لئے اکثر انسانوں، جنّوں کو پیدا کیا ہے اور پھر فرمایا کہ وہ جہنّم انہوں نے خود ہی بنالیا ہے''۔ اللہ تعالیٰ نے وہ جہنم نہیں بنا کر دیا بلکہ جہنم انہوں نے خود بنالیا ہے۔ ''ان کو جنت کی طرف بلایا جاتا ہے''۔ فرماتے ہیں: ''اُن کو جنت کی طرف بلایا جاتا ہے۔ پاک دل پاکیزگی سے باتیں سنتا ہے اور ناپاک خیال انسان اپنی کورانہ عقل پر عمل کر لیتا ہے''۔ بلایا جاتا ہے اُن کو جنت کی طرف لیکن وہ سنتے نہیں۔ جو پاک دل ہیں اُن پر تو پاکیزہ باتوں کا اثر ہوتا ہے لیکن جو اپنے آپ کو عقلمند سمجھتے ہیں، یہ کہتے ہیں کہ اس دنیا کی روشنی سے فائدہ اُٹھانا چاہئے وہ اپنی عقل پر انحصار کرتے ہیں۔ اُن کا نتیجہ پھر جہنّم ہوتا ہے۔ فرمایا ایسے لوگوں کے لئے ''پس آخرت کا جہنّم بھی ہوگا اور دنیا کے جہنم سے بھی مخلصی اور رہائی نہ ہوگی کیونکہ دنیا کا جہنّم تو اُس جہنّم کے لئے بطور دلیل اور ثبوت کے ہے''۔

(ملفوظات جلد اول صفحہ 372۔ ایڈیشن 2003ء۔ مطبوعہ ربوہ)

ایسے لوگوں کو پھر بعض بیماریوں کی وجہ سے، بعض اور چیزوں کی وجہ سے اس دنیا میں بھی ایک جہنم نظر آتی ہے۔

پھر دنیاوی جہنّم کا نقشہ کھینچتے ہوئے آپ فرماتے ہیں کہ:

''یہ خیال مت کرو کہ کوئی ظاہر دولت یا حکومت، مال وعزّت، اولاد کی کثرت کسی شخص کے لئے کوئی راحت یا اطمینان، سکینت کا موجب ہو جاتی ہے اور وہ دمِ نقد بہشت ہی ہوتا ہے؟ ہرگز نہیں۔ وہ اطمینان اور وہ تسلّی اور وہ تسکین جو بہشت کے انعامات میں سے ہے ان باتوں سے نہیں ملتی۔ وہ خدا ہی میں زندہ رہنے اور مرنے سے مل سکتی ہے''۔ فرمایا: ''لذّات دنیا تو ایک قسم کی ناپاک حرص پیدا کر کے طلب اور پیاس کو بڑھا دیتی ہیں۔ استسقاء کے مریض کی طرح پیاس نہیں بجھتی''۔ جس کو پانی پینے کا مرض ہوتا ہے اُس مریض کی طرح، اُس کی پیاس نہیں بجھتی۔ ''یہاں تک کہ وہ ہلاک ہو جاتے ہیں۔ پس یہ بے جا آرزوؤں اور حسرتوں کی آگ بھی منجملہ اس جہنم کی آگ کے ہے جو انسان کے دل کو راحت اور قرار نہیں لینے دیتی بلکہ اس کو ایک تذبذب اور اضطراب میں غلطاں و پیچاں رکھتی ہے۔ اس لئے میرے دوستوں کی نظر سے یہ امر ہرگز پوشیدہ نہ رہے''۔ فرمایا: ''اس لئے میرے دوستوں کی نظر سے یہ امر ہرگز پوشیدہ نہ رہے''۔ یعنی ان باتوں کا خیال رکھیں جو آپ فرماتے ہیں۔ ''...... پس یہ آگ جو انسانی دل کو جلا کر کباب کر دیتی ہے اور ایک جلے ہوئے کوئلے سے بھی سیاہ اور تاریک بنا دیتی ہے، یہ وہی غیر اللہ کی محبت ہے''۔

(ملفوظات جلد اول صفحہ 371۔ ایڈیشن 2003ء۔ مطبوعہ ربوہ)

پس ایک حقیقی مومن کو، تقویٰ پر چلنے والے اور تقویٰ کی تلاش کرنے والے کو اپنے ہر عمل کو خالصتاً للہ کرنا ہوگا۔ دل میں سے خواہشات اور نام نہاد تسکین کے دنیاوی بتوں کو نکال کر باہر پھینکنا ہوگا تبھی ایک مومن حقیقی مومن بن سکتا ہے۔ پس ان دنوں میں اللہ تعالیٰ نے اصلاح کا جو موقع میسر فرمایا ہے اس میں ہر ایک کو اپنی اصلاح کی طرف توجہ دینی چاہئے۔ ضروری نہیں ہے کہ انتہائی برائیوں میں ہی انسان مبتلا ہو، چھوٹی چھوٹی برائیوں کو بھی دور کرنے کی کوشش کرنی چاہئے کیونکہ یہ چھوٹی برائیاں ہی بعض دفعہ تقویٰ سے دور لے جاتی ہیں اور برائیوں میں مبتلا کرتی چلی جاتی ہیں۔ ذکرِ الٰہی سے اپنی زبانوں کو تر رکھیں، استغفار اور درود سے اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل کریں۔ اپنے دلوں کو غیر اللہ کی محبت سے پاک کریں۔ اللہ تعالیٰ کے شکرگزار بندے بنیں کہ یہ شکرگزاری پھر خدا تعالیٰ کی محبت کو جذب کرنے کا ذریعہ بنتی ہے۔ اس ملک میں آکر اللہ تعالیٰ کے فضلوں کے دنیاوی لحاظ سے جو دروازے کھلے ہیں اُنہیں اللہ تعالیٰ کے انعامات کے حصول کا ذریعہ بنائیں نہ کہ خدا تعالیٰ کی ناراضگی کا۔ اللہ تعالیٰ نے تو یہ فرمایا ہے کہ تمہارا تقویٰ تمہارے لئے عزت کا مقام ہے۔ یہ نہیں فرمایا کہ تمہارا پیسہ، تمہاری دولت تمہارے لئے عزت کا مقام ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ اِنَّ اَکْرَمَکُمْ عِنْدَاللّٰہِ اَتْقٰکُمْ (الحجرات:14) کہ اللہ کے نزدیک تم میں سے زیادہ معزز وہی ہے جو سب سے زیادہ متقی ہے۔ ہم اکثر سنتے ہیں، اکثر ہماری تقریروں میں ذکر کیا جاتا ہے، مقررین اس کا ذکر کرتے ہیں لیکن جس طرح اُس پر عمل ہونا چاہئے وہ عمل نہیں ہوتا۔ اگر صحیح طرح عمل ہو تو بہت سارے مسائل، بہت ساری جھگڑے جو جماعت کے اندر پیدا ہو جاتے ہیں وہ خود بخود حل ہو جائیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ:

''اِنَّ اَکْرَمَکُمْ عِنْدَاللّٰہِ اَتْقٰکُمْ (الحجرات:14) یعنی جس قدر کوئی تقویٰ کی دقیق راہیں اختیار کرے اُسی قدر خدا تعالیٰ کے نزدیک اُس کا زیادہ مرتبہ ہوتا ہے۔ پس بلاشبہ یہ نہایت اعلیٰ مرتبہ تقویٰ کا ہے کہ قبل از خطرات، خطرات سے محفوظ رہنے کی تدبیر بطورِ حفظ ماتقدم کی جائے''۔

(نور القرآن نمبر 2 روحانی خزائن جلد 9 صفحہ 446)

خطرہ آنے سے پہلے ہی خطرات سے بچنے کا طریقہ کیا جائے۔

پھر فرمایا۔ ''مکرّم و معظّم کوئی دنیاوی اصولوں سے نہیں ہو سکتا۔ خدا کے نزدیک بڑا وہ ہے جو متقی ہے''۔

(تحفۂ سالانہ یا رپورٹ جلسہ سالانہ 1897ء مرتبہ حضرت شیخ یعقوب علی عرفانی صاحبؓ صفحہ 50)

پھر آپ فرماتے ہیں ''دینی غریب بھائیوں کو کبھی حقارت کی نگاہ سے نہ دیکھو۔ مال و دولت یا نسبی بزرگی پر بے جا فخر کر کے دوسروں کو ذلیل اور حقیر نہ سمجھو۔ خدا تعالیٰ کے نزدیک مکرّم وہی ہے جو متّقی ہے''۔

(ملفوظات جلد اول صفحہ 135۔ ایڈیشن 2003ء۔ مطبوعہ ربوہ)

پھر آپ نے فرمایا کہ ''نجات نہ قوم پر منحصر ہے نہ مال پر، بلکہ اللہ تعالیٰ کے فضل پر موقوف ہے'' اور فرماتے ہیں اللہ تعالیٰ کے فضل کے حاصل کرنے کیلئے کیا کرنا ہے ''اور اس کو اعمالِ صالحہ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا کامل اتباع اور دعائیں جذب کرتی ہیں''۔

(ملفوظات جلد چہارم صفحہ 445۔ ایڈیشن 2003ء۔ مطبوعہ ربوہ)

یعنی خدا تعالیٰ کا فضل جو ہے اس کو اعمالِ صالحہ، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی کامل پیروی اور اتباع اور دعائیں جذب کرتی ہیں۔

پھر ایک جگہ آپ نے بڑی سختی سے تنبیہ فرمائی ہے اور الفاظ بڑے سخت ہیں۔ فرمایا:

''اللہ تعالیٰ کے نزدیک وہی معزّز و مکرّم ہے جو متقی ہے۔ اب جو جماعت اتقیاء ہے خدا اُس کو ہی رکھے گا اور دوسری کو ہلاک کرے گا۔ یہ نازک مقام ہے اور اس جگہ پر دو کھڑے نہیں ہو سکتے کہ متقی بھی وہیں رہے اور شریر اور ناپاک بھی وہیں۔ ضرور ہے کہ متقی کھڑا ہو اور خبیث ہلاک کیا جاوے۔ اور چونکہ اس کا علم خدا کو ہے کہ کون اُس کے نزدیک متقی ہے۔ پس یہ بڑے خوف کا مقام ہے۔ خوش قسمت ہے وہ انسان جو متقی ہے اور بدبخت ہے وہ جو لعنت کے نیچے آیا ہے''۔ (ملفوظات جلد دوم صفحہ 177۔ ایڈیشن 2003ء۔ مطبوعہ ربوہ)

پس یہ تمام ارشادات جو مَیں نے پڑھے ہیں ایک حقیقی احمدی کو جھنجھوڑنے کے لئے کافی ہیں۔ آپ نے فرمایا خطرات سے پہلے اُن خطرات سے بچنے کی کوشش کرو اور خطرات سے بچنا یہی ہے کہ اپنے ہر قول و فعل کو خدا تعالیٰ کی رضا کے حصول کا ذریعہ بنایا جائے تا کہ پھر انسان نجات یافتوں کی فہرست میں بھی شامل ہو جائے۔ اس فہرست میں شامل ہونے کے تین طریقے آپ علیہ السلام نے بتائے ہیں۔ ایک یہ کہ نیک اعمال بجالاؤ۔ نیک اعمال کی وضاحت یہی ہے کہ ہر قدم جو ہے وہ نیکیوں کے حصول کے لئے ہو۔ اور پھر ان نیک اعمال کی نشاندہی جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اسوہ حسنہ سے ہو سکتی ہے اُس کو دیکھو، وہاں سے ملے گی۔ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اسوہ حسنہ کے بارے میں حضرت عائشہؓ نے فرمایا تھا کہ آپ کے اخلاق قرآنِ کریم ہے۔

(مسند احمد بن حنبل جلد 8 صفحہ 144 مسند عائشہؓ حدیث 25108 مطبوعہ دار الکتب العلمیۃ بیروت 1998ء)

پس قرآنِ کریم کی طرف توجہ کرنی ہوگی۔

پس حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی کامل پیروی کرو تو پھر حاصل ہوگا۔ پھر اپنے اعمال اور سنتِ نبوی پر چلنے کے عمل کو اللہ تعالیٰ کے حضور جھکتے ہوئے اور دعاؤں سے مزید خوبصورت بناؤ۔ فرمایا یہی جماعت ہے جس کے مقدر میں کامیابی مقدر ہے۔ یہی تقویٰ پر چلنے والے لوگ ہیں جنہوں نے دنیا پر غالب آنا ہے۔

پس خوش قسمت ہیں ہم میں سے وہ جو اس اصل کو سمجھ جائیں، اس بات کو سمجھ جائیں، اس بنیادی چیز کو سمجھ جائیں اور اپنی ترجیحات دنیاوی دولت کو نہ سمجھیں بلکہ خدا تعالیٰ کی رضا کے حصول اور تقویٰ کے لئے کوشش کریں۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے احمدیوں کی ایک بڑی تعداد اس کے لئے کوشش کرتی ہے، اس میں کوئی شک نہیں جس کا اظہار افرادِ جماعت کے رویّوں اور قربانیوں سے ہوتا ہے۔ لیکن ابھی بہت کچھ اس میدان میں آگے بڑھنے کی ضرورت ہے۔ خدا تعالیٰ ہم میں سے ہر ایک کو توفیق عطا فرمائے کہ ہم اس اہم بات کو سمجھنے والے ہوں۔ تقویٰ پر چلتے ہوئے اپنی زندگیوں کو گزارنے والے ہوں۔ اور اللہ تعالیٰ نے ایک متقی سے جو وعدے فرمائے ہیں، اُن سے حصہ پانے والے ہوں۔ اللہ تعالیٰ نے بہت سے وعدوں کے ساتھ متقیوں سے یہ وعدہ بھی فرمایا ہے کہ والعاقبۃ للمتقین کہ انجام متقیوں کا ہی ہے، یعنی کامیابی اور اچھا انجام متقیوں کا ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:

''ہر قسم کے حسد، کینہ، بغض، غیبت اور کبر اور رعونت اور فسق و فجور کی ظاہری اور باطنی راہوں اور کسل اور غفلت سے بچو اور خوب یاد رکھو کہ انجام کار ہمیشہ متقیوں کا ہوتا ہے۔ جیسے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وَالْعَاقِبَۃُ لِلْمُتَّقِیْنَ (الاعراف:129) اس لیے متقی بننے کی فکر کرو''۔

(ملفوظات جلد دوم صفحہ 212۔ ایڈیشن 2003ء۔ مطبوعہ ربوہ)

Earlsfield Properties
We will manage your property at 0% commission
Guaranteed rate schemes for 3 & 5 years
Free management Service
Guaranteed vacant possession
175 Merton Road London SW18 5EF
Tel: 020-8265-6000 or 020 8877 - 0762 Fax: 020 8874 9754

پس یہ ماحول جو جلسے کا ہمیں مل رہا ہے اس سے فائدہ اُٹھاتے ہوئے ہم میں سے ہر ایک کو اپنی برائیوں پر نظر رکھتے ہوئے ہر قسم کی برائیوں سے بچنے کی کوشش کرنی چاہئے اور ہر قسم کی نیکیوں کو اختیار کرنے کی طرف بھرپور توجہ دینی چاہئے تاکہ ہم اُس انجام کو حاصل کرنے والے ہوں جو ہمیں کامیابی سے اللہ تعالیٰ کی رضا کو حاصل کرنے والا بنا دے۔ اور پھر اللہ تعالیٰ نے صرف انفرادی انجام پر ہی بس نہیں کی بلکہ افرادِ جماعت کی جتنی بڑی تعداد ایک کوشش کے ساتھ نیکیوں کو اختیار کرنے اور تقویٰ پر چلنے کی کوشش کرے گی من حیث الجماعت بھی جماعت پر اللہ تعالیٰ کے فضلوں کی بارش میں اضافہ ہوگا۔ اللہ تعالیٰ کے فضل بڑھتے چلے جائیں گے۔ اور وہ وعدے جو خدا تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے فرمائے ہیں اُنہیں اپنی زندگیوں میں ہم پورا ہوتا دیکھیں گے۔ یقیناً یہ خدا تعالیٰ کا وعدہ ہے، حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے بھی یہ وعدہ ہے جیسا کہ اپنی سنت کے مطابق خدا تعالیٰ تمام انبیاء سے وعدہ فرماتا ہے کہ كَتَبَ اللّٰهُ لَاَغْلِبَنَّ اَنَا وَرُسُلِيْ (المجادلہ:22) اللہ تعالیٰ نے یہ فیصلہ کر دیا ہے کہ میں اور میرے رسول غالب آئیں گے۔ پس غلبۂ احمدیت اور غلبۂ اسلام تو ہونا ہی ہے لیکن اگر ہم تقویٰ پر ترقی کرنے والے ہوئے تو ہم اپنی زندگیوں میں انشاء اللہ تعالیٰ ان ترقیات اور غلبہ کو دیکھنے والے ہوں گے۔ یہ انجام جو جماعت کا مقدر ہے اس کی شان انشاء اللہ ہم خود دیکھیں گے۔

پس اس شان کو دیکھنے کے لئے، اس غلبے کو دیکھنے کے لئے اپنے تقویٰ کو، تقویٰ کے معیار کو بلند تر کرتے چلے جانے کی کوشش ہر احمدی کو کرتے رہنا چاہئے۔

جماعتی ترقی اور انجام کے بارے میں اس حوالے سے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ:

''یہ بھی یاد رکھنے کے لائق ہے کہ حکم خواتیم پر ہے''۔ یعنی جو انجام ہے۔ ''خدا تعالیٰ نے بھی یہی فرمایا ہے کہ اَلْعَاقِبَةُ لِلْمُتَّقِيْنَ (الاعراف:129)''۔ فرمایا کہ ''سنت اللہ اسی طور پر جاری ہے کہ صادق لوگ اپنے انجام سے شناخت کئے جاتے ہیں''۔ آپ فرماتے ہیں۔ ''اوائل میں نبیوں پر ایسے سخت زلازل آئے کہ مدّتوں تک کوئی صورت کامیابی کی دکھلائی نہ دی اور پھر انجام کار نسیم نصرتِ الٰہی کا چلنا شروع ہوا''۔ اپنی جماعت کی ترقی کے بارے میں آپ نے اس انجام اور الٰہی بشارتوں کا ذکر اس طرح فرمایا ہے، فرماتے ہیں: ''مواعیدِ صادقہ حضرت احدیت سے بشارتیں پاتا ہوں''۔ یعنی کہ مَیں اللہ تعالیٰ کی طرف سے سچے وعدوں کی خوشخبریاں پا رہا ہوں۔ ''تو میرا غم و درد بالکل دور ہو جاتا ہے اور اس بات پر تازہ ایمان آتا ہے''۔

(مکتوبات احمد جلد دوم صفحہ 63-62 مکتوب بنام حضرت حکیم مولوی نور الدین صاحبؓ شائع کردہ نظارت اشاعت ربوہ)

یعنی جماعت کی ترقی کے انجام پر آپ کو خبریں اللہ تعالیٰ دیتا ہے تو فرماتے ہیں میرا ایمان تازہ ہوتا ہے۔ پھر آپ فرماتے ہیں:

''مجھے تو خوشبو آتی ہے کہ آخر کار فتح ہماری ہے''۔ (انشاء اللہ)

(البدر جلد 1 نمبر 3 مؤرخہ 14 نومبر 1902ء صفحہ 20)

پس یہ ترقی اور فتح تو جماعت احمدیہ کا مقدر ہے۔ ہمیں اس ترقی کا حصہ بننے کے لئے اپنے تقویٰ کے معیار اونچے کرنے کی ضرورت ہے۔ ان جلسے کے دنوں میں اور پھر انشاء اللہ کچھ دنوں بعد رمضان بھی شروع ہو رہا ہے، اس سے بھی بھرپور فائدہ اُٹھاتے ہوئے اپنے تقویٰ کے معیار ہر احمدی کو بلند تر کرتے چلے جانے کی ضرورت ہے۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس کے حصول کی توفیق عطا فرمائے۔ ہر ایک کو جلسے کے ان دنوں سے بھرپور فائدہ اُٹھانے کی توفیق عطا فرمائے۔ وہ تمام برکات ہم میں سے ہر ایک سمیٹنے والا ہو جو اس جلسے سے وابستہ ہیں۔ ہم حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اُن دعاؤں کے وارث بنیں جو آپ نے جلسے میں شامل ہونے والوں کے لئے کی ہیں اور جو آپ نے اپنی جماعت کے افراد کے لئے کیں۔

بعض انتظامی باتیں بھی ہیں۔ جلسے کے تمام پروگراموں کو خاموشی سے تمام لوگوں کو سننا چاہئے اور حاضری بھی صحیح رہنی چاہئے اور جو بھی علمی، روحانی، تربیتی مضامین ہوں، اُنہیں اپنی زندگیوں کا حصہ بنانے کی کوشش کریں۔ اللہ تعالیٰ سب کو اس کی توفیق بھی عطا فرمائے۔

پھر انتظامی لحاظ سے ہی یہ بات بھی کہنا چاہتا ہوں کہ ہر لحاظ سے، ہر شامل ہونے والے کو جو یہاں انتظامیہ ہے، اُس سے تعاون کرنا چاہئے۔ اور انتظامیہ کو بھی، ڈیوٹی دینے والوں کو بھی اپنی مہمان نوازی کا پورا پورا حق ادا کرنے کی کوشش کرنی چاہئے۔

اسی طرح ڈیوٹی دینے والے بھی اور ہر شامل ہونے والا بھی اپنے ماحول پر بھی نظر رکھیں۔ اللہ تعالیٰ ہر ایک کو ہر شر سے محفوظ رکھے اور اللہ تعالیٰ ہر لحاظ سے اس جلسے کو بابرکت فرمائے۔

❁ ❁ ❁ ❁ ❁ ❁ ❁ ❁ ❁ ❁ ❁ ❁

بہت سارے رشتے آج کل اس وجہ سے خراب ہو رہے ہیں اور جماعت میں بھی اس طرف رجحان بڑھ رہا ہے کہ ہمارے مرد بھی اپنے اہل کا خیال نہیں رکھتے اور ہماری لڑکیاں بھی اور عورتیں بھی بے صبری کا مظاہرہ کرتی ہیں۔

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا فرمودہ اعلان نکاح اور خطبۂ نکاح میں اہم نصائح

(مرتبہ: ظہیر احمد خان۔ مربی سلسلہ شعبہ ریکارڈ۔ دفتر پی ایس۔ لندن)

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 10 جولائی 2011ء بروز اتوار مسجد فضل لندن میں درج ذیل دو نکاحوں کا اعلان فرمایا۔ تشہد و تعوذ اور مسنون آیات قرآنیہ کی تلاوت کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:۔

اس وقت مَیں دو نکاحوں کا اعلان کروں گا۔ اللہ تعالیٰ نے ہمیں فرمایا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہر معاملہ میں تمہارے لئے اسوۂ حسنہ ہیں۔ آپ نے ایک نمونہ قائم کیا اور ہر نمونہ کا ایک اعلیٰ ترین معیار قائم کیا۔ اور پھر ہمیں حکم دیا کہ تم لوگ جو اس رسول کے ماننے والے ہو اس کے اُسوہ پر عمل کرو۔ اللہ تعالیٰ نے ہر ایک کی صلاحیتیں اور استعدادیں مختلف بھی رکھی ہوئی ہیں۔ اس لئے یہ نہیں کہا کہ تم نے ان معیاروں کو حاصل کرنا ہے۔ وہ معیار تو بہرحال حاصل نہیں کر سکتے اور نہ ان تک کوئی انسان پہنچ سکتا ہے۔ لیکن ہر ایک کی استعدادوں کے مطابق، ہر ایک کے مرتبہ کے مطابق ان کے حصول کیلئے حکم دیا گیا ہے۔ اور عائلی حالات میں بعض چیزیں ایسی ہیں کہ گو انسان سمجھتا ہے کہ یہ معیار جو آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے قائم فرمائے وہ ہم حاصل نہیں کر سکتے۔ اس لئے جو ہمارے آپس میں رویے ہیں ان میں اگر ہم ان کے مطابق عمل کر رہے ہیں تو ٹھیک ہے۔ اس بارہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بڑا واضح فرمایا کہ اپنے اہل کے ساتھ اچھا سلوک کرو اور سب سے اچھا سلوک کرنے والا مَیں ہوں۔ یہ نہیں فرمایا کہ مَیں نے جو معیار حاصل کر لیا ہے، تم نے ضرور حاصل کرنا ہے۔ لیکن فرمایا کہ کوشش تم نے بہرحال کرنی ہے اور کرتے چلے جانا ہے کہ آپس میں ایک دوسرے کے ساتھ، میاں کا بیوی کے ساتھ اچھا سلوک ہو تاکہ گھر میں ایک خوشی کی اور جنت کی زندگی گزر رہی ہو۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:۔ بہت سارے رشتے آج کل اس وجہ سے خراب ہو رہے ہیں اور جماعت میں بھی اس طرف رجحان بڑھ رہا ہے کہ ہمارے مرد بھی اپنے اہل کا خیال نہیں رکھتے اور ہماری لڑکیاں بھی اور عورتیں بھی بے صبری کا مظاہرہ کرتی ہیں۔ اس لئے اللہ تعالیٰ نے حکم دیا ہے کہ تم لوگ آپس میں پیار اور محبت کا سلوک کرو اور آنحضورؐ نے فرمایا کہ پہل مرد نے کرنی ہے۔ فرمایا کہ مَیں اہل کیلئے تم میں سے سب سے اچھا ہوں۔ اس کے بعد پھر تمہارا عورتوں کے ساتھ، اپنے گھر والوں کے ساتھ یہ سلوک ہوگا۔ تو آگے پھر عورتوں کو بھی حکم دیا کہ اپنے خاوندوں کے گھروں کی نگرانی رکھو۔ ان کے ساتھ اچھا سلوک کرو۔ ایک دوسرے کیلئے دعائیں کرو۔ سچائی کے ایسے معیار حاصل کرو جو قولِ سدید کہلانے والے ہوں۔ صرف سچائی نہیں بلکہ ایسے معیار جن میں ہلکا سا شائبہ بھی کسی قسم کی غلط فہمی کا نہ ہو۔ جو بات ہو سیدھی ہو۔ ایسی باتیں نہ ہوں جن کو بعد میں یہ کہا جائے میرا تو اس سے یہ مطلب تھا۔ اگر ایسا ستھرا اور صاف ماحول پیدا ہو جائے، ایسے صاف تعلقات آپس میں قائم ہو جائیں تو وہ گھر پھر جنت کا نظارہ پیش کرنے والے ہوتے ہیں اور یہی ایک احمدی گھرانے کی خاصیت ہونی چاہئے۔

حضور انور نے فرمایا:۔ پس آج جو رشتے قائم ہو رہے ہیں یہ لڑکا اور لڑکی دونوں اس بات کا خیال رکھیں کہ انہوں نے ایک دوسرے کا خیال رکھنا ہے۔ ایک دوسرے سے تعلقات میں سچائی کو سامنے رکھنا ہے اور پھر اللہ تعالیٰ نے جس طرح فرمایا ہے کہ آپس کے تعلق کو بڑھانے کیلئے ایک دوسرے کے رحمی رشتوں کا بھی خیال رکھنا ہے۔ دونوں طرف سے جب رحمی رشتوں کا خیال رکھا جائے گا تو ان رحمی رشتوں کی وجہ سے پھر تعلقات میں مزید مضبوطی پیدا ہوتی ہے، رشتوں میں مضبوطی پیدا ہوتی ہے۔

حضور انور نے فرمایا:۔ پس ہم احمدیوں کو دنیا کے ماحول کا اثر قبول نہیں کرنا چاہئے بلکہ اپنا اثر ماحول پہ ڈالنا چاہئے۔ دنیا جس طرف جا رہی ہے اس کی اصلاح اسی صورت میں ہو سکتی ہے جب ہم ہر معاملہ میں اس اُسوہ کو اختیار کرنے کی کوشش کریں گے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمارے سامنے پیش فرمایا ہے۔ اللہ کرے کہ یہ قائم ہونے والے رشتے اس اصول پر رہتے ہوئے قائم ہوں کہ ہم نے ایک دوسرے کے جذبات کا، احساسات کا خیال رکھنا ہے اور ان رشتوں کو عارضی رشتے نہیں بلکہ مستقل رشتے بنانا ہے اور جب تک یہ زندگی ہے ان پر قائم رہنا ہے۔

اللہ تعالیٰ ہر دو رشتوں کو اس کی توفیق عطا فرمائے۔

اب اس کے بعد مَیں نکاح کا اعلان کرتا ہوں۔

پہلا نکاح عزیزہ نائلہ طاہر بنت مکرم منیر احمد طاہر صاحب کا ہے جو عزیزم عرفان چوہدری ابن مکرم ڈاکٹر منور چوہدری صاحب کے ساتھ پندرہ ہزار پاؤنڈ حق مہر پر طے پایا ہے۔

دوسرا نکاح عزیزہ رضوانہ لطیف شیخ بنت مکرم رضوان لطیف شیخ صاحب کیلگری کینیڈا کا ہے جو عزیزم ذکی احمد ابن مکرم فضل احمد صاحب کے ساتھ دس ہزار پاؤنڈ حق مہر پر طے پایا ہے۔

نکاحوں کے اعلان کے بعد حضور انور نے دعا کروائی اور فریقین کو مبارکباد دی اور شرف مصافحہ بخشا۔

❁❁❁❁❁❁❁

الفضل انٹرنیشنل میں
اشتہار دے کر
اپنی تجارت کو فروغ دیں۔
(مینیجر)

MOT
CLASS IV: £48
CLASS VII: £56
Servicing, Tyres & Exhausts.
Mechanical Repairs
All Makes & Models
Rutlish Auto Care Centre
Rutlish Road
Wimbledon - London
Tel: 020 8542 3269

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا دورہ جرمنی 2012ء

واقفین نو کی حضور انور ایدہ اللہ کے ساتھ نشست۔ مسجد بیت الاحد (لمبرگ) کا افتتاح

لمبرگ میں احمدیہ مسجد کی تعمیر ہمارے شہر کے لئے بہت بڑا اعزاز ہے۔

——— (لمبرگ شہر کے میئر کا ایڈریس)

ایک مسجد صرف عبادت کے لئے نہیں بنتی بلکہ اسلام کی خوبصورت تعلیم کو اس علاقے میں بتانے اور پھیلانے کے لئے بھی اس مسجد کی تعمیر ہوئی ہے پس اس ذمہ داری کو بھی ہر احمدی کو یہاں سمجھنا ہوگا۔

——— (مسجد بیت الاحد کے افتتاح کے موقع پر حضور انور ایدہ اللہ کا خطاب)

(جرمنی میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی مصروفیات کی مختصر رپورٹ)

(رپورٹ مرتبہ: عبدالماجد طاہر ۔ایڈیشنل وکیل التبشیر ۔لندن)

بقیہ: 27 مئی 2012ء بروز اتوار

حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ اور جرمنی کے دورہ جات

اس کے بعد عزیزم رحمت بشیر جنجوعہ نے حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ کے جرمنی کے دورہ جات اور نصائح کے عنوان سے اپنا مضمون پیش کیا۔

یہ خداتعالیٰ کا بے حد فضل و احسان ہے کہ خلافت رابعہ کے دور میں بھی سرزمین جرمنی کو خلیفۂ وقت کے قدم چومنے کی سعادت ملتی رہی۔ یہ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ کی شفقت ہی تھی کہ انتخاب خلافت کے پہلے ہی سال 1982ء میں حضور جب سپین میں مسجد بشارت کے افتتاح کے لئے یورپ تشریف لائے تو جرمنی میں بھی قیام فرمایا اور احباب جماعت کو ملاقات کی سعادت حاصل ہوئی اور حضور نے دو خطبات جمعہ کے علاوہ بہت سے پروگراموں میں احباب جماعت کو نصائح فرمائیں۔

1984ء میں جب پاکستان میں جماعت احمدیہ کے خلاف انسانیت سوز قوانین بنائے گئے اور خلیفۂ وقت کا وہاں رہنا ناممکن ہوگیا تو حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ سنّت نبوی ﷺ کے مطابق لندن ہجرت کر آئے۔ ہجرت کے ساتھ خداتعالیٰ کے فضلوں اور برکتوں کے جو وعدے ہیں، وہ جہاں پوری جماعت احمدیہ عالمگیر میں نظر آنے لگے وہاں جماعت احمدیہ جرمنی کو بھی اس سے وافر حصہ ملا۔

ایک بہت بڑی سعادت جو جماعت احمدیہ جرمنی کے حصے میں آئی وہ خدا کے پیارے خلیفہ کے بے شمار دورہ جات تھے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ 1984ء سے 2001ء تک تقریباً ہر سال ہی جرمنی تشریف لاتے رہے اور بعض سالوں میں تو جماعت احمدیہ جرمنی کو دو دو بار یہ شفقت سمیٹنے کی سعادت ملی۔ ان دورہ جات میں حضور اقدس نے ازراہ شفقت جلسہ ہائے سالانہ اور ذیلی تنظیموں کے نیشنل اجتماعات میں شرکت فرمائی۔ مجموعی طور پر حضور نے جرمنی کے 29 دورہ جات فرمائے۔

جماعت احمدیہ جرمنی جو Seventies میں ابھی بچے کی طرح تھی خداتعالیٰ کے فضل اور حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ کے بار بار دوروں اور نصائح سے جلد جلد بڑھنے لگی اور اگر یہ بات کہی جائے کہ جماعت احمدیہ جرمنی خلافت احمدیہ کی گود میں پل کر جوان ہوئی ہے تو یہ بات غلط نہ ہوگی۔

حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ جہاں جماعت احمدیہ جرمنی کی حوصلہ افزائی فرماتے رہے وہاں ہمیں ہماری خامیوں اور کمزوریوں کی طرف توجہ بھی دلاتے رہے اور ہمیں ہمارے فرائض سے آگاہ بھی کرتے رہے۔ جیسا کہ آپ نے ایک مرتبہ فرمایا:

''دو باتیں ایسی ہیں جماعت جرمنی کی جن کی وجہ سے خصوصیت سے اس جماعت کے لئے میرے دل میں محبت بھی ہے اور دعائیں بھی نکلتی ہیں۔ ...... جب بھی میں نے کوئی نیک کام کہا اتنی سنجیدگی کے ساتھ، اتنی محنت اور کوشش کے ساتھ ساری جماعت جُت جاتی ہے کہ تناسب کے لحاظ سے مجھے اور کہیں یہ تناسب دکھائی نہیں دیتا''۔

(خطبہ جمعہ 24 مئی 1996ء)

اسی طرح ایک مرتبہ آپ نے فرمایا:

''کبھی ایک دن بھی، ایک رات بھی ایسی نہیں گزری جب میں نے آپ کو، خصوصاً جرمنی کی جماعت کو ان کے ایثار کی وجہ سے اپنی دعا میں یاد نہ رکھا ہو۔ ایک رات بھی ایسی نہیں گزرتی۔ .... مَیں امید رکھتا ہوں کہ یہ ایثار انشاء اللہ جرمنی کے اندر رہنے والے جرمنوں اور غیر قوموں کے دل بدل دیں گے اور احمدیت کے لئے ان کے دلوں کی راہیں صاف ہوجائیں گی''۔ (خطبہ جمعہ 21/اگست 1998ء)

حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ کی شدید خواہش تھی کہ جماعت احمدیہ جرمنی تبلیغ کے میدان میں تیزی سے آگے بڑھے تاکہ جرمنی کے ذریعہ پھر پوری دنیا میں اشاعت اسلام ہوسکے جیسا کہ فرمایا:

''میں پھر اس یقین کا اعادہ کرتا ہوں کہ سارے یورپ، سارے مغرب میں میرے نزدیک اگر کوئی قوم ہے کہ جو اسلام سے وابستہ ہوجائے تو تمام دنیا پر اسلام غالب ہوجائے تو وہ جرمن قوم ہے...... اور خدا کرے کہ وہ دن ہم اپنی آنکھوں سے دیکھیں کہ جب جرمن قوم کو خدا وہ فرقان عطا کرے کہ وہ تمام دنیا پر غالب آجائے جس طرح صنعتکاری میں غالب آئی، جس طرح سائنسوں پر غالب آئی، جس طرح ادنیٰ ادنیٰ ایجادات میں غالب آ گئی۔ اسی طرح اللہ تعالیٰ کے فضل سے روحانی اور نورانی طور پر بھی دنیا پر غالب آجائے''۔ (23/اگست 1998ء)

اسی طرح نوجوانوں کو دعوت الی اللہ کی طرف متوجہ کرتے ہوئے حضور نے فرمایا:

''اے احمدی نوجوانو! اے مستقبل کے محافظو! جو آئندہ دنیا میں اسلام کے فتح مند ہونے کے لئے آج خداتعالیٰ کی طرف سے اس بات کے لئے مقرر کئے گئے ہو۔ آج تم اسلام کو سیکھو تاکہ آئندہ آنے والی نسلوں کو تم اسلام سکھا سکو۔ آج اسلام کے امن کو اپنی سوسائٹیوں میں راسخ کردو تاکہ آئندہ آنے والی سوسائٹیوں کے امن کی ضمانت دے سکو۔...... اگر تم اس مقصد میں کامیاب ہوگئے تو پھر دنیا کا مستقبل یقیناً پُرامن ہوگا''۔

(خطبہ جمعہ 24/اکتوبر 1986ء)

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ اور جرمنی کے دورہ جات

اس کے بعد حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے جرمنی کے مبارک دورہ جات اور آپ کی نصائح کے موضوع پر عزیزم برّاق احمد مشتاق نے اپنا مضمون پیش کرتے ہوئے بتایا کہ یہ خداتعالیٰ کا بے حد فضل و احسان ہے کہ خلافت خامسہ کے دَور میں بھی جماعت احمدیہ جرمنی کو پیارے آقا کی شفقت اور محبت سے وافر حصہ مل رہا ہے۔ یہ پیارے آقا کی شفقت ہی ہے کہ اپریل 2003ء میں خلیفہ منتخب ہونے کے بعد اپنی بے انتہا مصروفیات کے باوجود اگست 2003ء میں پہلے ہی دورے میں سب سے پہلے جرمنی تشریف لائے اور پھر اب تک تقریباً نو سال میں پندرہ مرتبہ سرزمین جرمنی کو خلیفہ وقت کے قدم چومنے کی سعادت ملی۔ ان دورہ جات میں جہاں پیارے آقا نے ہزاروں افراد کو ملاقات کا شرف بخشا۔ وہاں ہماری حوصلہ افزائی کے لئے جلسہ ہائے سالانہ جرمنی میں بھی شرکت فرمائی اور ذیلی تنظیموں کے اجتماعات کو بھی رونق بخشی۔ پھر بہت سی مساجد کا سنگ بنیاد رکھا اور افتتاح بھی فرمایا۔

حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کی برلن میں مسجد بنانے کی خواہش بھی حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے مبارک دَور میں مکمل ہوئی اور صرف یہی نہیں بلکہ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ کی جاری فرمودہ سو مساجد تحریک بھی تیزی کے ساتھ اپنے ٹارگٹ کی طرف بڑھ رہی ہے۔ اس بارہ میں حضور اقدس نے فرمایا:

''انشاء اللہ تعالیٰ جرمنی یورپ کا پہلا ملک ہوگا جہاں کے سو شہروں یا قصبوں میں ہماری مساجد کے روشن مینار نظر آئیں گے اور جس کے ذریعہ سے اللہ کا نام اس علاقے کی فضاؤں میں گونجے گا جو بندے کو اپنے خدا کے قریب لانے والا بنے گا۔ اللہ تعالیٰ آپ کو یہ کام مکمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے''۔ (خطبہ جمعہ 16 جون 2006ء)

بلکہ آپ نے تو جماعت احمدیہ جرمنی کے متعلق اپنی توقعات کا اظہار ان الفاظ میں بھی کیا کہ

''مَیں تو کہتا ہوں کہ ہر مسجد جو بنے اس کے ساتھ ہزاروں بیعتیں آپ پیش کرنے والے ہوں۔...... آپ یہ عہد کریں کہ سو مساجد کیا وہ تو ہم چند سالوں میں بنالیں گے، اگر خداتعالیٰ توفیق دے تو خلافت خامسہ کے اس دَور میں ہم جرمنی کے ہر شہر میں مسجد بنائیں گے۔ انشاء اللہ''

(الفضل انٹرنیشنل 8/اکتوبر 2004ء)

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے جرمنی میں فرمودہ خلافت کے موضوع پر کئی خطبات کے ذریعہ احباب جرمنی کے خلافت سے تعلق کو اور بھی مضبوط کردیا۔ یہ اسی لمبی تربیت کا اثر تھا کہ پیارے آقا نے جماعت احمدیہ جرمنی کے متعلق پیار کا اظہار ان الفاظ میں فرمایا:

''جرمنی میں افراد جماعت میں عمومی طور پر اللہ تعالیٰ کے فضل سے بہت زیادہ اخلاص و وفا کے جذبات ابھرے ہوئے ہیں۔...... اللہ تعالیٰ اس اخلاص و وفا کو ہمیشہ بڑھاتا چلا جائے۔ خاص طور پر نوجوانوں کو میں نے اخلاص میں بڑھا ہوا پایا ہے۔...... پس یہ خوبصورتی ہے جماعت احمدیہ کی جو آج ہمیں کسی اور جگہ نظر نہیں آتی۔ اللہ تعالیٰ اس میں مزید نکھار پیدا کرتا چلا جائے۔ آمین''

(خطبہ جمعہ یکم جولائی 2011ء)

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے جرمن قوم کے متعلق خوشخبری دیتے ہوئے فرمایا:

''انشاء اللہ تعالیٰ اس قوم میں احمدیت پھیلے گی اور جس طرح آج ہم دیکھ رہے ہیں کہ بہت سے جرمن احمدی اپنے ہم قوموں کے اس ظالمانہ رویے سے شرمندہ ہورہے ہیں۔ آئندہ انشاء اللہ لاکھوں کروڑوں احمدی ان لوگوں کے خدا اور انبیاء کے بارہ میں غلط نظریہ رکھنے پر شرمندہ ہوں گے۔ جرمن ایک باعمل قوم ہے اور انشاء اللہ تعالیٰ اگر آج کے احمدی نے اپنے فرائض تبلیغ احسن طور پر انجام دیئے تو اس قوم کے لوگ ایک عظیم انقلاب پیدا کردیں گے''۔

(خطبہ جمعہ 22 دسمبر 2006ء)

نیز فرمایا:

''جرمنوں میں مَیں نے دیکھا ہے خاص طور پر نوجوان لڑکوں اور لڑکیوں میں جو احمدی ہورہے ہیں اسلام

کی پیاری تعلیم کا بہت اثر ہے۔ کوشش کرتے ہیں کہ حتی الوسع ہر حکم کو مانیں اور ہر حکم کی پابندی کریں۔ ...... اس وقت یہاں نومبائعین کی تعداد سینکڑوں میں ہے۔ ...... لیکن انشاء اللہ تعالیٰ وہ وقت بھی دور نہیں ہے جب یہ تعداد ہزاروں اور لاکھوں میں ہونے والی ہے‘‘۔

(خطبہ جمعہ 7 ستمبر 2007ء)

حضور پُرنور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

’’جرمنی جماعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے تبلیغ اور تعلقات کی وسعت میں ایک خاص کوشش کر رہی ہے۔ اب ان کی کوششیں جو ہیں وہ پہلے سے بہت بڑھ کر ہیں اور اس کی وجہ سے اسلام کا پیغام اور جماعت کا تعارف بہت بڑھ کر جرمن قوم میں پہنچ رہا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے میں جرمنی میں نوجوانوں میں کچھ عرصے سے کافی بیداری دیکھ رہا ہوں، ان کے تعلقات وسیع ہو رہے ہیں اور تبلیغ کی طرف بھی رجحان ہے‘‘۔ (خطبہ جمعہ 21 نومبر 2011ء)

نیز فرمایا: ’’یہ کوششیں جو آپ لوگ لیف لیٹس کے ذریعہ سے اور مختلف ذرائع اور وسائل کے ذریعے سے کر رہے ہیں، اللہ تعالیٰ ان میں برکت ڈالے اور لوگوں کے سینے کھولے۔ ایک طرف اگر اسلام کے خلاف شدت پسندی کی لہر ابھر رہی ہے تو دوسری طرف وسیع طور پر توجہ بھی پیدا ہو رہی ہے۔ پس اب افراد جماعت جرمنی کا کام ہے کہ اللہ تعالیٰ کے فضلوں کی شکرگزاری کے طور پر ان رابطوں اور تعلقات کو آگے بڑھائیں اور تبلیغی کاوشوں کو مزید تیز کریں تاکہ جلد ہم اسلام کی خوبصورت تعلیم کے اثرات لوگوں کے دلوں میں پیدا ہوتے دیکھیں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین‘‘ (خطبہ جمعہ یکم جولائی 2011ء)

ان مضامین کے پیش ہونے کے بعد عزیزم آفاق احمد مشتاق نے مکرم محی الدین صادق صاحب مرحوم کی واقفین نو کے بارہ میں ایک نظم خوش الحانی سے پیش کی:

علم کی شمع مرے دل میں فروزاں کر دے
مجھ کو اے میرے خدا صاحب عرفاں کر دے
واقف نو ہوں، بہت دور ہے میری منزل
میری راہوں کو مرے واسطے آساں کر دے

بچوں سے مجلس سوال و جواب

آخر پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت طلباء کو سوالات کرنے کا موقع عطا فرمایا۔

☆...... ایک طالبعلم نے عرض کیا کہ اگلے ماہ مجھے Abitur امتحان کے رزلٹ مل جائیں گے۔ کامیابی کے لئے دعا کریں نیز میرا ارادہ ہے کہ میں سائنس میں جاؤں۔ اس پر حضور انور نے فرمایا امتحان کیسا ہوا تھا؟ خود بھی تو پتہ لگ جاتا ہے کچھ نہ کچھ، ہمیں تو پتہ لگ جاتا تھا کہاں فیل ہونا ہے۔ کہاں پاس ہونا ہے۔ حضور انور نے فرمایا: اچھا اللہ کامیاب کرے۔

☆...... ایک طالبعلم نے عرض کیا کہ جلسہ کے بعد Abitur کے فائنل امتحان ہو رہے ہیں۔ اس پر حضور انور نے فرمایا جلسہ کی تاریخیں بڑی غلط رکھی ہیں۔ بچوں کے امتحان ہو رہے ہیں۔ اس لئے اب جلسہ پر آنے والوں کو اور دعاؤں کے ساتھ ساتھ آپ لوگوں کے لئے بھی دعائیں کرنی چاہئیں۔

☆...... ایک طالبعلم نے عرض کیا کہ میں نے ہستی باری تعالیٰ کے بارہ میں سکول میں ایک پریزنٹیشن دینی ہے۔ میں نے حضرت مرزا بشیر احمد صاحب کی کتاب ہمارا خدا (Our God) پڑھی ہے۔ حضور انور نے فرمایا اس کے Points نوٹ کر لینے تھے۔ نیز حضور انور نے فرمایا خود باقاعدہ نمازیں پڑھتے ہو؟ کبھی اپنی دعا قبول ہوئی ہے؟ طالبعلم نے بتایا قبول ہوئی ہے۔ اس پر حضور انور نے فرمایا وہ بھی بیان کر دینا اس سے بڑا ہستی باری تعالیٰ کا ثبوت کیا ہے؟ ان کو بتاؤ کہ ہستی باری تعالیٰ کا ثبوت یہ ہے کہ جب ہم دعائیں کرتے ہیں تو اللہ تعالیٰ ہمیں ان دعاؤں کی قبولیت کا نشان دکھاتا ہے۔

یاجوج ماجوج

☆...... ایک واقف نو بچے نے عرض کیا کہ **قرآن کریم میں یاجوج اور ماجوج کا ذکر آتا ہے تو اس کا کیا مطلب ہے؟ میں نے پڑھا ہے کہ آج کے زمانہ میں جو کرائسز (Crisis) آ رہے ہیں وہ اس کی وجہ سے ہیں۔**

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اصل چیز اس کی یہی ہے کہ شرک ہے اور دجل ہے۔ اسی لئے آنحضرت ﷺ نے فرمایا تھا کہ آخری زمانہ میں، خاص طور پر جب مسیح موعود کا زمانہ آئے گا تو سورۃ الکھف کی پہلی دس آیتیں اور آخری دس آیتیں پڑھنی چاہئیں۔ ان دس آیات میں اللہ تعالیٰ کی وحدانیت کے اقرار اور شرک سے نفی کا ذکر ہے۔ اب یہ سائنسدان یا ایسی حکومتیں جو دین کو ختم کرنے کے درپے ہیں۔ یہ سب وہ لوگ ہیں جو شرک پرستی کر رہے ہیں۔ بت پرستی اگر نہیں کر رہے تو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو خدا کے مقابلہ پر کھڑا کر کے شرک کرتے ہیں۔ تو یہی لوگ ہیں جو دجال ہیں۔ حدیثوں میں دجال کا ذکر آتا ہے۔ دجل سے، فریب سے، خدا تعالیٰ کی ذات کے مقام کو گرانا ہے۔ یا دین کے خلاف حرکتیں کرنا ہے۔ تو یہ دجل اور فریب اور سائنس اور ترقی یہ سب کچھ اس زمانہ میں زیادہ ہو جائے گا۔ اس زمانہ میں رہتے ہوئے تم لوگوں نے زیادہ سے زیادہ خدا تعالیٰ کے قریب ہو جانا ہے۔ اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل کرنا ہے۔ دین کا علم حاصل کرنا ہے اور پھر دین کی تعلیم کو واضح کرنا ہے۔ خدا تعالیٰ کی وحدانیت کو دنیا پہ قائم کرنا ہے۔

اسلامی بینکنگ

☆...... ایک طالبعلم نے عرض کیا کہ میرا سوال اسلامی بینکنگ (Banking) کے حوالہ سے ہے۔ **کیا آجکل کوئی ایسی انسٹیٹیوشن ہے جو شریعت کے مطابق بینکنگ کا کوئی سسٹم بنائے؟**

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہا جاتا ہے اور Claim کرتے ہیں۔ اسی موجودہ بینکنگ کے نظام کو انہوں نے تھوڑا سا ردوبدل کر کے سعودی عرب میں بھی اور باقی جگہوں پہ بھی کہہ دیا ہے کہ اسلامی بینکنگ ہے حالانکہ یہ مکمل طور پر اسلامی بینکنگ نہیں ہے کیونکہ وہاں بھی مختلف چیزوں پہ کچھ نہ کچھ سود کی ملونی نظر آ جاتی ہے۔ لیکن بینکنگ کا اپنا نظام جو ہے وہ ایسا ہے کہ اس میں غور کرنے کی ضرورت ہے۔ اس لئے ایک موقعہ پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا تھا کہ موجودہ نظام بینکنگ جو ہے اس میں اتنی زیادہ زیروزبر ہوئی ہے تبدیلیاں آ چکی ہیں یا مسائل ہیں کہ اس کے بارہ میں نئے اجتہاد کی ضرورت ہے تو یہ فقہاء کی کوئی ٹیم بیٹھے۔ اس کے لئے میں نے ایک کمیٹی بنائی ہوئی ہے ایسے لوگوں کی جو اس بینکنگ کے نظام کے بارہ میں صحیح رائے قائم کر سکیں جو انٹرسٹ فری نظام ہو۔ یہ کمیٹی بڑی سستی سے کام کر رہی ہے۔ کچھ احمدیوں نے اس پر مضامین بھی لکھے ہیں اور کچھ احمدی اس پر کام کر بھی رہے ہیں۔ ہمارے ڈاکٹر عبدالسلام صاحب کے بیٹے احمد سلام صاحب بھی بینکنگ سے منسلک ہیں وہ بھی کہتے ہیں کہ اسلامی بینکنگ کے اوپر کام کر رہا ہوں۔ لیکن مجھے ابھی تک ان ساروں کی اسلامی بینکنگ سے متعلق جو باتیں ہیں، ان پر تسلی نہیں ہوئی اس لئے یہ کہنا کہ سو فیصد اسلامی بینکنگ کا نظام کہیں چل رہا ہے تو یہ نہیں چل رہا۔

رحمی رشتے

☆...... ایک طالبعلم نے سوال کیا کہ **یہ حکم ہے کہ میاں بیوی اپنے رحمی رشتہ داروں سے بہتر سلوک کریں تو یہ رحمی رشتے کون کون سے ہیں؟**

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا رحمی رشتے وہی ہیں جو تمام سگے رشتے ہیں۔ ماں باپ ہیں، بہن بھائی ہیں، ماموں، چچا، تایا، خالہ وغیرہ۔ پھر ان کو بڑھاتے جاؤ۔ آگے قرابت دار ہیں، پھر ہمسائے ہیں ان سے بھی تو حسن سلوک کا حکم ہے۔

حضور انور نے فرمایا پھر تمام مخلوق سے حسن سلوک کا حکم ہے۔ پھر حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا تمہارے جو ہمسائے ہیں، تمہارے چار گھر والے ہمسائے نہیں بلکہ سو کوس تک تمہارے ہمسائے ہیں تو اس طرح سو کوس تک بڑھاتے رہو تو پوری دنیا سے حسن سلوک کرنا پڑے گا۔

اللہ تعالیٰ نے جہاں حقوق العباد کا حکم دیا ہے اور آنحضرت ﷺ نے بڑا زور دے کر فرمایا ہے۔ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے بھی اس بارہ میں بڑی تلقین فرمائی ہے۔ رحمی رشتہ داروں سے بہتر سلوک تو ایک ابتدا ہے۔ والدین سے حسن سلوک کے بعد قرآن کریم نے اس کو آگے بڑھایا ہے اور مزید وسعت دی ہے اور باقی تعلق داروں اور قریبیوں سے حسن سلوک کا حکم دیا ہے تو اس طرح اپنے اچھے تعلقات کو وسعت دینی چاہئے۔ لیکن جو فوری رشتے ہیں ان کا تو بہرحال لحاظ اور بہت زیادہ خیال کرنا چاہئے۔ اس طرح ایک دفعہ ادب اور احترام پیدا ہو جائے گا، لحاظ پیدا ہو جائے گا تو پھر اس میں مزید وسعت بھی آتی چلی جائے گی۔

مردہ جسم پر تجربات

☆...... ایک طالبعلم نے سوال کیا کہ **لیبارٹری میں ایک مرے ہوئے انسانی جسم کو چیر پھاڑ کر کے جو تجربات کئے جاتے ہیں۔ اس بارہ میں اسلامی تعلیم کیا ہے؟**

اس بارہ میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا اگر کسی جسم کو تم استعمال کر رہے ہو۔ ایک تو تم ابتدا میں Skeleton کے بارہ میں جانتے ہو، ہڈیوں کی طرح تمہارے پاس Skeleton پڑے ہوئے ہیں۔ پھر Anatomy میں بعض دفعہ بعض چیزیں علم بڑھانے کے لئے تمہارے پاس آ جاتی ہیں۔ لاوارث لاشیں آ جاتی ہیں۔ اب ان کا کوئی وارث نہیں ہوتا۔ اب اگر اس پر تجربات کرنے کے بعد ان کو عزت و احترام سے دفنا دیا جائے تو ٹھیک ہے۔ انسانی بہتری کے لئے کام کر رہے ہو۔ جو زندہ لوگ ہیں ان کی بھلائی کے لئے کام کر رہے ہو تو اس مردہ نے ہوسکتا ہے بعض دفعہ خود ہی اپنے آپ کو پیش کر دیا ہو۔ اپنے اعضاء دے دیئے ہوں تو اس میں کوئی حرج نہیں۔

☆...... ایک طالبعلم نے عرض کیا۔ میں نے جامعہ میں داخلہ کے لئے درخواست دی ہے میرے لئے دعا کریں۔ حضور انور نے فرمایا اچھا اللہ تعالیٰ کامیاب کرے۔

وصیت کی عمر

☆...... ایک طالبعلم کے اس سوال پر کہ **کس عمر میں وصیت کرنی چاہئے۔** حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا جب ہوش وحواس کی عمر ہوتی ہے عموماً ہمارے ہاں پندرہ سال کی عمر میں بچے وصیت کر لیتے ہیں۔ پھر ایک تجدید وصیت ہوتی ہے۔ دوبارہ ایک سال بعد تجدید کرواتے ہیں۔ سولہویں، سترہویں سال کی عمر میں تجدید کروالینی چاہئے۔ پرانے زمانے میں تو چودہ سال کی عمر میں لوگوں کی شادیاں ہو جاتی تھیں۔ باپ بن جاتے تھے۔ ہوش وحواس کی ہی عمر تھی جو باپ بن گئے۔ حضور انور نے فرمایا عمر کی کوئی قید تو نہیں ہے۔ لیکن بقائمی ہوش وحواس ہونا چاہئے۔ پتہ ہونا چاہئے کہ تم کیا کام کر رہے ہو۔ کیونکہ ہمارا عموماً اب یہی رواج ہے کہ پندرہ سال کی عمر تک میٹرک کرنے کے بعد انتظامی لحاظ سے ایک معیار مقرر کر دیا ہے۔ پھر اس کے ایک سال بعد تجدید ہو جاتی ہے۔

احمدی جرمنی کا سیاسی نظام

☆...... ایک طالبعلم نے سوال کیا کہ **ایک دن جب جماعت احمدیہ جرمنی پر غلبہ پا جائے گی تو پھر کون سے پولیٹیکل سسٹم کے ساتھ یہ ملک چلے گا۔**

اس پر حضور انور نے فرمایا کہ یہ کہنا چاہئے کہ جب اکثریت جرمن قوم کی احمدی ہو جائے گی۔ غلبہ سے لوگ سمجھیں گے، پتہ نہیں ہم کوئی سلفی بن کر جنگ کرنے لگے ہیں۔

حضور انور نے فرمایا نظام تو جمہوری ہوگا، پولیٹیکل سسٹم تو وہی ہے۔ پولیٹیکل پارٹیاں تو اس وقت بھی ہوں گی۔ خلافت نے تو بہرحال ہر سیاسی نظام سے علیحدہ رہنا ہے۔ نظریات ہوں گے، Manifesto ہوں گے۔ لیکن جب احمدی ہو جائیں گے تو جو بھی سیاسی پارٹیاں ہوں گی ایک ہو یا دو ہوں یہ بھی ہوسکتا ہے اور غالب امکان یہی ہے کہ ایک ہی ہو تو اس حکومتی نظام کی بنیاد تقویٰ پر ہونی چاہئے۔ تقویٰ کو سامنے رکھتے ہوئے اللہ تعالیٰ کے حکم کے مطابق اپنے عہدوں اور امانتوں کا حق ادا کرنے والے ہوں گے۔ تقویٰ پر قائم رہنے والے، ہر قسم کے لوگ ہمارے سامنے ہوں گے۔ جن جن کو لوگ زیادہ جانتے ہوں گے کہ یہ امانت کا حق ادا کرنے والے ہیں ان کے حق میں ووٹ دیں گے تو اس طرح وہ اوپر آ جائیں گے۔ ہوسکتا ہے کہ کوئی پولیٹیکل سسٹم پارٹی نہ ہو۔ مختلف قسم کے لوگوں کی Gathering ہو۔ انفرادی طور پر یا آزاد امیدوار بھی کھڑے ہوتے ہیں۔ ہوسکتا ہے ایک زمانہ آئے، ایسے امیدوار کھڑے ہوں ان کی ایک حکومت بن جائے، جو حکومتی نظام کو چلانے والی ہو۔ اصل چیز تقویٰ ہے، امانت کا حق ادا کرنا، عہدوں کی پابندی کرنا، یہ چیزیں ہیں جن پر حکومت کی بنیاد رکھنی ہوگی۔ عوام کی خدمت کرنا، سیدالقوم خادمھم پہ عمل کرنا، قوم کا جو سردار ہے وہ قوم کا خادم ہے۔ اس پہ چلیں گے تو ٹھیک ہے۔ اللہ کا خوف ہوگا تو ظاہر ہے پھر انصاف قائم کریں گے۔ انصاف قائم کرنے کا نظام اور عدالتی نظام اللہ تعالیٰ نے خود ہی قرآن کریم میں دے دیا ہے کہ اپنے خلاف بھی گواہی دینی پڑے تو دو۔ اپنے عزیزوں کے خلاف، اپنے والدین کے خلاف گواہی دینی پڑتی ہے تو دو۔ اس کا مطلب ہے کہ ایسا انصاف جو تمہیں کسی قوم کی دشمنی کی وجہ سے عدل سے نہ روکے۔ حضور انور نے فرمایا کہ احمدیوں میں تو دشمنی ہوتی نہیں۔ پھر یہ ہے کہ ایک قوم بن کے رہنا ہوگا۔ رُحَمَآءُ بَیْنَھُمْ کے حکم پر عمل کرنا ہوگا۔

☆...... ایک طالبعلم نے عرض کیا کہ میرا اللہ کے فضل سے اس جمعہ کو نکاح ہوا ہے۔ میری درخواست ہے کہ میں ایک دفعہ آپ سے گلے مل سکتا ہوں۔ اس پر حضور انور نے ازراہ شفقت فرمایا نکاح میں نے تو نہیں پڑھایا۔ کسی وقت آ کے ملاقات کر لینا۔

☆...... ایک طالبعلم نے سوال کیا کہ **استخارہ کرنے کا اصل طریقہ کیا ہے؟** اس پر حضور انور نے فرمایا پہلی بات تو یہ ہے کہ استخارہ کو سمجھو۔ جو بھی کام کرنے لگے ہو اللہ تعالیٰ سے خیر مانگو۔ اس کا مطلب ہے کہ اللہ تعالیٰ سے اس کام کی خیر مانگنا کہ اللہ کے نزدیک یہ بہتر ہے تو میرے حق میں ہو جائے۔

دوسرا یہ ہے کہ رات کو سونے سے قبل دو نفل پڑھو۔ زیادہ لمبی دعائیں نہیں بتاتا۔ دو نفل پڑھو اور اس میں اللہ تعالیٰ سے دعا کرو اور استخارہ کر کے سو جاؤ اور کئی دن تک کرو، بعض لوگ چالیس دن بھی رکھتے ہیں۔ بعض کو تو تیسرے، چوتھے دن بعض باتوں کی تسلی ہو جاتی ہے۔ ضروری نہیں ہے کہ اللہ تعالیٰ خبریں پہنچائے۔ خبریں پہنچانے کے لئے استخارہ نہیں ہوتا۔

استخارہ کا مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ سے خیر مانگنا کہ جو کام میں کرنے جا رہا ہوں اس میں اگر میرے لئے خیر ہے تو میرے لئے آسانی کے سامان پیدا فرما۔

☆......ایک طالبعلم نے سوال کیا کہ آجکل میں اکنامکس (Economics) میں M.Sc. کر رہا ہوں۔ سوچا ہے کہ آگے Ph.D. کرلوں۔ اس پر حضور انور نے فرمایا Ph.D. کرنی ہے تو ریسرچ میں چلے جاؤ۔ ریسرچ کریں اور پھر Economics کے اصول کو استعمال کرتے ہوئے Ph.D. کرنی ہے تو اس میں کریں اور اپنا Thesis یہ رکھیں کہ اسلامک بینکنگ۔

دورِ حاضر کے کرائسز

☆......ایک طالبعلم نے سوال کیا کہ حضور انور نے پریذیڈنٹ اوباما کو خط لکھا تھا موجودہ کرائسز اور عالمی جنگ کے خطرات کے بارہ میں۔ اس میں **حضور انور نے فرمایا تھا کہ 1934ء کے جو کرائسز تھے اور آج کے جو کرائسز ہیں ان میں Similarities ہیں۔ تو وہ Similarities کیا ہیں؟**

اس پر حضور انور نے فرمایا کہ Similarities یہی ہیں کہ یوروکرائسز ہو رہا ہے۔ Review of Religions میں وہ خط شائع ہو گیا ہے اور اس میں انہوں نے آپ جیسے لوگوں کو سمجھانے کے لئے ایک عقلمندی کی ہے کہ انہوں نے 1932ء کی جو تصویریں تھیں بینکوں کے سامنے لوگ کھڑے ہیں اور Money Withdraw کر رہے ہیں اور اب جو 2008ء میں، 2010ء میں کرائسز آیا ہے اور جو بینکوں کے سامنے رش ہوا ہے اور لوگ پیسے Withdraw کر رہے ہیں۔ بلکہ اب خبروں میں آنے لگ گیا ہے۔ ٹی وی کی خبریں آپ نے دیکھی ہوں گی کہ بہت زیادہ لوگوں نے بینکوں میں جا کر اپنی رقم Withdraw کرنی شروع کر دی ہے۔ ایک تو یہ Similarity ہے۔ چیزیں آسمان پہ چڑھ گئی ہیں۔ لوگوں کی Purchasing پاور کم ہوگئی ہے۔ Unemploy-ment زیادہ ہوگئی ہے یہ ساری Similarities ہی ہیں۔

واقفین نو کے ساتھ کلاس کا یہ پروگرام دو بجکر دس منٹ تک جاری رہا۔ بعدازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے آئے۔

مسجد بیت الأحد کا افتتاح

آج پروگرام کے مطابق Limburg شہر میں جماعت احمدیہ Limburg کی پہلی مسجد ''مسجد بیت الأحد'' کے افتتاح کا پروگرام تھا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز چار بجکر 45 منٹ پر اپنی رہائشگاہ سے باہر تشریف لائے اور Limburg کے لئے روانگی ہوئی۔ قریباً 35 منٹ کے سفر کے بعد پانچ بجکر 20 منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی مسجد بیت الاحد لمبرگ تشریف آوری ہوئی۔

بیت الأحد میں استقبال

لمبرگ جماعت اور اس کے گردونواح کی جماعتوں سے آئے ہوئے احباب نے بڑی تعداد میں اپنے پیارے آقا کا استقبال کیا۔ احباب جماعت نے نعرے بلند کئے اور بچیوں کے گروپس اور خواتین نے مل کر اَھْلاً وَ سَھْلاً وَ مَرْحَباً کے دعائیہ کلمات کے ساتھ اپنے پیارے آقا کو خوش آمدید کہا۔ بچے اور بچیاں مختلف گروپس میں کھڑے مسلسل خیر مقدمی دعائیہ گیت پیش کر رہے تھے۔ جونہی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز گاڑی سے باہر تشریف لائے تو صدر جماعت لمبرگ طاہر محمود صاحب، مربی سلسلہ طاہر احمد صاحب اور ریجنل امیر نصیر عارف صاحب نے حضور انور کو خوش آمدید کہا اور شرف مصافحہ حاصل کیا۔ اس موقع پر علاقہ کے میئر Martin Richard نے جو اس تقریب میں شرکت کے لئے آئے ہوئے تھے، حضور انور سے مصافحہ کی سعادت پائی نیز ایک پولیس افسر نے بھی شرف مصافحہ پایا۔

بعدازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مسجد کی بیرونی دیوار پر لگی تختی کی نقاب کشائی فرمائی اور دعا کروائی۔ اس کے بعد حضور انور مسجد کے اندر تشریف لے گئے اور نماز ظہر و عصر جمع کر کے پڑھائیں جس کے ساتھ اس مسجد کا باقاعدہ افتتاح عمل میں آیا۔

اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کچھ وقت کے لئے خواتین کی مارکی میں تشریف لے گئے جہاں بچیوں نے دعائیہ نظمیں اور ترانے پیش کئے اور خواتین شرف زیارت سے فیضیاب ہوئیں۔ حضور انور نے ازراہ شفقت بچیوں کو چاکلیٹ عطا فرمائے۔

افتتاحی تقریب

بعدازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مردانہ مارکی میں تشریف لے آئے جہاں ایک افتتاحی تقریب منعقد ہوئی۔

پروگرام کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا۔ بعد میں اس کا اردو اور جرمن زبان میں ترجمہ پیش کیا گیا۔

امیر جرمنی کا ایڈریس

اس کے بعد مکرم عبداللہ واگس ہاؤزر صاحب امیر جماعت جرمنی نے اپنا تعارفی ایڈریس پیش کیا اور لمبرگ شہر اور جماعت کی مختصر تاریخ بیان کرتے ہوئے بتایا کہ Limburg شہر جرمنی کے صوبہ Hessen میں بہنے والے دریا Lahn کے کنارے پر آباد ہے۔ زراعت کے لحاظ سے اس شہر کی زمین بہت زرخیز ہے۔ اس شہر کے گردونواح میں ایک خوبصورت پہاڑی سلسلہ ہے۔ جہاں 800ء میں ایک قلعہ تعمیر کیا گیا۔ تاریخی لحاظ سے اس شہر کا ذکر 910ء میں ملتا ہے جب اس وقت کے شہنشاہ نے اس علاقہ میں ایک گرجا بنانے کا ارادہ کیا۔

Limburg شہر میں جماعت احمدیہ کی بنیاد 1984ء میں پڑی۔ اس وقت صرف پانچ افراد پر مشتمل جماعت تھی اب اللہ تعالیٰ کے فضل سے یہاں کی تجنید دوسو کے قریب ہے۔ یہاں کی جماعت بہت ترقی کر رہی ہے، شعبہ تبلیغ بہت مستعد اور فعال ہے۔ ہر ماہ تبلیغی سٹال لگاتے ہیں۔ انٹر ریلیجیئس ڈائیلاگ باقاعدہ کرتے ہیں۔ یہاں کی سرکاری انتظامیہ سے بڑے اچھے روابط ہیں ان سے ملتے رہتے ہیں۔ ہر سال شہر میں یکم جنوری کو وقار عمل کرتے ہیں اور لوگوں کی مدد کرتے ہیں اور شہر کی جوبلی کی تقریبات میں بھی حصہ لیا۔

فلائرز اور لیف لیٹس کی تقسیم سے یہاں جماعت کا تعارف بڑھا ہے۔ شہر کے لوگ جماعت کو جانتے ہیں۔

اس قطعہ زمین کا رقبہ جہاں مسجد تعمیر ہوئی ہے۔ 1809 مربع میٹر ہے اور یہ پلاٹ 2008ء میں ایک لاکھ اسی ہزار یورو کی لاگت سے خریدا گیا۔

24 ستمبر 2011ء کو حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اس مسجد کا سنگ بنیاد رکھا۔ یکم مارچ 2012ء کو اس مسجد کی تعمیر شروع ہوئی اور تعمیر مکمل ہونے پر آج اس کا افتتاح ہو رہا ہے۔ مسجد کا مسقّف حصہ 207 مربع میٹر ہے۔ مینارہ کی اونچائی نو میٹر ہے اور گنبد کا قطر 3 میٹر ہے۔

یہ جرمنی میں جماعت کی دوسری ایسی مسجد ہے جو ایک Modulare طریق پر تعمیر ہوئی ہے۔ جس میٹریل سے یہ مسجد تعمیر ہوئی ہے اس کے بہت سے فوائد ہیں۔ ایک یہ کہ اس کی تعمیر کا تعلق موسم سے نہیں ہے۔ ہر موسم میں تعمیر ہو سکتی ہے۔ دوسرا اس کی تعمیر کا وقت بھی بہت مختصر ہوتا ہے۔ تیسرا یہ کہ بعد میں اس عمارت میں بآسانی توسیع کر سکتے ہیں اور اس کے ساتھ دوسرے حصے تیار شدہ لگائے جا سکتے ہیں۔

Limburg شہر کے میئر کا ایڈریس

امیر صاحب جرمنی کے ایڈریس کے بعد Limburg شہر کے میئر Martin Richard نے اپنا ایڈریس پیش کرتے ہوئے کہا کہ میں سب سے پہلے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو اور تمام حاضرین کو خوش آمدید کہتا ہوں۔ لمبرگ میں احمدیہ مسجد کی تعمیر ہمارے شہر کے لئے بہت بڑا اعزاز ہے۔

میئر صاحب نے کہا کہ جس طرح آج کا دن یعنی Pentecost کا دن عیسائیت کے آغاز کا دن تھا، اسی طرح آج کا دن آپ کے لئے ایک آغاز ہے۔ کیونکہ آپ کی مسجد کا افتتاح ہو رہا ہے۔ جب انسان کسی نئی جگہ منتقل ہوتا ہے تو وہ پہلے جائزہ لیتا ہے کہ یہ جگہ مناسب ہے یا نہیں۔ جب اسے ایک جگہ پسند آجائے اور وہ سکون محسوس کرے تو وہ اس جگہ پر مستقل رہنے کا ارادہ کر لیتا ہے اور پھر ایک گھر بناتا ہے۔ آج آپ کا یہاں مسجد بنانا واضح کرتا ہے کہ آپ سب Integration کے لئے تیار ہیں اور مستقل ادھر رہنا چاہتے ہیں۔

میئر نے کہا احمدیہ جماعت Limburg میں اچھا کردار ادا کر رہی ہے۔ آپ کے مرد بھی اور آپ کی عورتیں بھی دس سال سے مختلف پروگراموں میں شرکت کر رہے ہیں۔ اب آپ نے مستقل اور ہمیشہ کے لئے ادھر رہنا ہے۔ آپ سب کو بہت مبارک ہو۔

بعدازاں میئر نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں شہر لمبرگ کی تصویر پر مشتمل ایک سوونیئر پیش کیا۔

حضور انور ایدہ اللہ کا خطاب

اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے خطاب فرمایا۔

تشہد، تعوذ اور تسمیہ کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

الحمدللہ کہ آج Limburg جماعت کو بھی ایک مسجد بنانے کی اللہ تعالیٰ نے توفیق دی ہے۔ اس مسجد کے ساتھ ہی جس طرح ہمیشہ کہا کرتا ہوں، ہر احمدی کی جو اس علاقہ میں اور شہر میں رہنے والا ہے اور مسجد میں آنے والا ہے، ذمہ داریاں بڑھ جاتی ہیں۔ پہلے آپ کو بیشک لوگ جانتے تھے لیکن ایک مرکز آپ کے پاس نہ ہونے کی وجہ سے ایک پہچان ایک احمدی کی تھی لیکن اس مرکز کے حوالے سے نہیں تھی۔ اب اللہ تعالیٰ نے آپ کو یہ اللہ تعالیٰ کا گھر بنانے کی توفیق عطا فرمائی ہے جس میں آپ عبادت کے لئے اکٹھے ہو سکتے ہیں، جمع ہو سکتے ہیں۔

اب آپ کی پہچان اس مسجد کے حوالے سے بھی ہوگی اور جب مسجد کے حوالے سے ہوگی تو پھر آپ پر لوگوں کی توقعات بھی مزید بڑھیں گی۔ اس مسجد کی وجہ سے آپ کا تعارف مزید بڑھے گا۔ لوگ یہاں آئیں گے دیکھیں گے یا نہیں بھی آئیں گے تو کم ازکم یہ عمارت ان کو اس طرف توجہ دلا رہی ہوگی کہ مسلمان یہاں رہتے ہیں جنہوں نے اپنی عبادت گاہ بنائی ہے۔ مسجد بنائی ہے جو ایک خدا کی عبادت کرنے والے ہیں۔ پھر ان میں یہ توجہ بھی پیدا ہوگی کہ کیا طریق کار ہے ان کی عبادت کا، اسے دیکھنے کے لئے بھی لوگ آئیں گے اور اکثر جگہوں پہ جہاں مساجد بنتی ہیں عموماً گروپ آتے ہیں۔ پھر آپ کی تعلیمات سے واقفیت حاصل کریں گے۔ گو کہ امیر صاحب کے بقول اس علاقے میں رہنے والے احمدیوں میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے تبلیغ کا ایک خاص جذبہ اور شوق ہے لیکن اس مسجد کے حوالے سے لوگ آپ کو مزید مجبور کریں گے کہ اس جذبۂ شوق میں مزید اضافہ کریں۔ پس ایک نئی ذمہ داری آپ کی اب شروع ہوگی۔

ایک مسجد صرف عبادت کے لئے نہیں بنتی بلکہ اسلام کی خوبصورت تعلیم کو اس علاقے میں بتانے اور پھیلانے کے لئے بھی اس مسجد کی تعمیر ہوئی ہے۔ پس اس ذمہ داری کو بھی ہر احمدی کو یہاں سمجھنا ہوگا۔

مسجد بیت الاحد اس کا نام رکھا ہے۔ ایک خدا کی عبادت کرنے والوں کی مسجد ہے اور ایک خدا کا یہ گھر ہے۔ وہ خدا جو سب طاقتوں کا مالک ہے سب قدرتوں کا مالک ہے۔ ہمیشہ یاد رکھیں کہ جب آپ مسجد میں آئیں تو تمام قسم کے دنیاوی دھندوں سے اپنے دلوں کو صاف کر کے مسجد میں داخل ہوں اور خالصتاً ایک خدا کے حضور جھکتے ہوئے اس کی عبادت کرنے کا دل میں جذبہ لے کر آئیں اور جب ایسی عبادت ہوگی ایسی نمازیں ہوں گی تو اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے والے بھی آپ ہوں گے۔ اور پھر اس علاقے کے لوگوں کو بھی مزید آپ نے یہ بتانا ہوگا کہ ایک خدا کی عبادت کرنے والے مسلمان وہ لوگ ہیں جو آپس میں بھی محبت اور پیار سے رہنے والے لوگ ہیں۔ ہر قسم کی رنجشوں کو ختم کرنے والے اور قانون کو توڑنے سے آزاد لوگ ہیں اور علاقے میں بھی محبت اور پیار کا پیغام پہنچانے والے ہیں۔ پس یہ ذمہ داری آپ کی مزید بڑھ جائے گی جیسا کہ پہلے بھی میں نے کہا کہ تبلیغ کے مزید میدان کھلیں گے، مزید تعارف حاصل ہوگا اور ہر شخص جو اس علاقہ کا ہے اور یہاں رہنے والا ہے آپ کے نمونے دیکھے گا۔

امیر صاحب نے ذکر کیا ہے کہ اس مسجد کے ساتھ ہی پولیس سٹیشن بھی ہے یا پولیس ہیڈ کوارٹر ہے یا جو بھی چیز ہے۔ مجھے یاد ہے جب اس کی بنیاد رکھی گئی تھی تب بھی میں نے کہا تھا کہ بیشک پولیس سٹیشن تو یہاں ہے لیکن اس مسجد کے تعمیر ہونے کے بعد اس علاقے کے لوگوں کو اس سے زیادہ تحفظ کا احساس ہونا چاہئے جتنا کہ ایک علاقے میں پولیس سٹیشن کی وجہ سے ہوتا ہے۔ پولیس نے اس مسجد کی حفاظت جو اُن کا اپنا فریضہ ہے انہوں نے کرنی ہے، لیکن آپ کو یہ تأثر قائم کرنا پڑے گا کہ پولیس صرف اس کی حفاظت نہیں کر رہی بلکہ یہاں آ کر عبادت کرنے والا، خدائے واحد کی عبادت کرنے والا ہر احمدی اس علاقے کی اور اس شہر کی حفاظت کرنے والا ہے اور ہر قانون کے پابند شخص کی ہر طرح مدد کرنے والا ہے۔ اسلام نے ہمیں صرف یہ نہیں سکھایا کہ مسجد کی حفاظت کرو۔ قرآن کریم کہتا ہے کہ چرچ کی بھی حفاظت کرو، Synagogues کی بھی حفاظت کرو اور دوسرے جو عبادت خانے ہیں ان کی بھی حفاظت کرو تا کہ ہر مذہب کا شخص جو خدا کا نام لینے والا ہے خدا کی عبادت کرنے والا ہے جب اپنے عبادت خانوں میں جائے تو اس کو کسی قسم کی فکر نہ ہو۔

پس مسلمان صرف اپنی مساجد کی حفاظت کرنے والے نہیں بلکہ علاقے کے لوگوں کی اور ہر اس عبادت گاہ کی حفاظت کرنے والے ہیں جہاں کوئی بھی شخص اللہ تعالیٰ کا نام بلند کرنے کے لئے آتا ہے۔ پس ہم تو وہ لوگ ہیں جو نہ

صرف پیار اور محبت پھیلانے والے ہیں بلکہ ہر شخص کی حفاظت کے لئے اپنی قربانیاں کرنے والے ہیں اور انشاء اللہ تعالیٰ اس علاقے کے لوگ یہ دیکھیں گے اور آپ لوگوں کو یہ دیکھنا چاہئے کہ آپ نے اس علاقے میں اسلام کی خوبصورت تعلیم پھیلا کے اسلام کے متعلق جتنی غلط فہمیاں قائم ہیں دنیا میں اور اس شہر میں اور یہاں ملک میں ان کو دُور کرنا ہے اور جب لوگ آپ کے نمونے دیکھیں گے تو یہ یہاں کے رہنے والے لوگ اپنے دوستوں کو، اپنے واقف کاروں کو، ساتھ کے شہروں کو، اپنے رشتہ داروں کو دوسرے شہروں میں جا کر بھی یہ بتائیں گے کہ جماعت احمدیہ مسلمہ وہ جماعت ہے جو صرف نام کی اسلام پہ عمل کرنے والی نہیں ہے، نام کی مسلمان نہیں ہے بلکہ اسلام کی حقیقی تعلیم پر عمل کرنے والی ہے اور وہ تعلیم ہے پیار اور محبت اور بھائی چارے کی تعلیم اور وہ تعلیم ہے برداشت کی تعلیم اور وہ تعلیم ہے ہر دوسرے مذہب کے ماننے والے کی عزت کرنے کی تعلیم اور وہ تعلیم ہے ہر اس شخص کی مدد کرنے کی تعلیم جس کو حقوق سے محروم کیا جا رہا ہے۔ پس یہ پیغام ہے جو آپ نے اس علاقے میں جاری کرنا ہے اور اب پہلے سے بڑھ کر جیسا کہ میں نے کہا کہ مسجد کے بعد جاری کرنا ہوگا اور یہ اس وقت تک نہیں ہوسکتا جب تک آپ کے ہر عمل سے اس بات کا اظہار نہ ہو رہا ہو۔ اللہ تعالیٰ آپ کو توفیق دے کہ یہ تمام کام جو آپ کے سپرد اللہ تعالیٰ نے کئے ہیں ان کو احسن رنگ میں بجالانے والے ہوں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا خطاب چھ بجکر پچیس منٹ پر ختم ہوا۔ بعد میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے دعا کروائی۔

اس کے بعد ریفریشمنٹ کا پروگرام تھا۔ بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ نے مسجد سے ملحقہ کمروں، دفاتر وغیرہ کا معائنہ فرمایا۔ اس معائنہ کے بعد جماعت کی لوکل مجلس عاملہ کے ممبران اور اس مسجد کی تعمیر کے سلسلہ میں وقار عمل میں حصہ لینے والے کارکنان نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ تصاویر بنوانے کی سعادت پائی۔

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے جماعت Limburg کے تمام ممبران کو از راہ شفقت شرف مصافحہ سے نوازا اور بچوں کو چاکلیٹ عطا فرمائے۔

یادگاری پودا

اس کے بعد مسجد کے بیرونی احاطہ میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اخروٹ کا پودا لگایا جبکہ Limburg شہر کے میئر Martin Richard نے آلو بخارا کا پودا لگایا۔

اب یہاں سے روانگی کا وقت قریب آ رہا تھا۔ تمام احباب جماعت، مرد و خواتین اور بچے بچیاں مسجد کے بیرونی احاطہ میں جمع تھے۔

بیت السبوح واپسی

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنا ہاتھ بلند کر کے سب کو السلام علیکم کہا اور سات بجے یہاں سے واپس بیت السبوح فرنکفرٹ کے لئے روانگی ہوئی۔ واپسی پر موٹروے کی بجائے متبادل راستہ اختیار کیا گیا جو گھنے جنگلوں اور خوبصورت وادیوں اور ان میں آباد قصبوں کے درمیان سے گزرتا ہوا موٹروے پر جا ملتا ہے۔ یہ سارا علاقہ بہت خوبصورت ہے۔ ان سرسبز و شاداب وادیوں سے گزرتے ہوئے پہاڑ کے اوپر ایک پُرفضا مقام Feldberg پر کچھ دیر رُکے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز گاڑی سے باہر تشریف لائے اور اس پُرفضا مقام پر کچھ دیر کے لئے پیدل سیر کی۔

یہاں سے روانہ ہونے کے بعد آٹھ بجکر پچیس منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بیت السبوح تشریف لے آئے اور اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے گئے۔

تقریب رخصتانہ

آٹھ بجکر چالیس منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز از راہ شفقت مربی سلسلہ جرمنی مکرم طاہر احمد صاحب کی بیٹی مدیحہ طاہر کی تقریب رخصتانہ میں شرکت کے لئے تشریف لائے۔ اس تقریب کا انتظام بیت السبوح کے ہی ایک ہال میں کیا گیا تھا۔ عزیز مدیحہ طاہر کی شادی عزیزم ضیاء الدین واگس ہاؤزر کے ساتھ انجام پائی ہے۔ موصوف امیر صاحب جرمنی عبداللہ واگس ہاؤزر صاحب کے بیٹے ہیں۔ تقریب کے آخر پر حضور انور نے دعا کروائی۔

ساڑھے نو بجے حضور انور نے نماز مغرب و عشاء جمع کر کے پڑھائیں اور بعد ازاں حضور انور اپنی جائے رہائش پر تشریف لے گئے۔

(باقی آئندہ)

بقیہ رپورٹ دورہ امریکہ از صفحہ 2

جمع کر کے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور مسجد سے باہر تشریف لائے اور کچھ وقت کے لئے احباب جماعت کے درمیان رونق افروز رہے۔ اس دوران حضور انور نے ڈاکٹر انوار صاحب کو یاد فرمایا اور شرف مصافحہ سے نوازا اور موصوف سے گفتگو فرمائی۔ ڈاکٹر انوار صاحب ایک عرصہ وقف عارضی کے تحت طاہر ہارٹ انسٹیٹیوٹ ربوہ میں خدمات سرانجام دے چکے ہیں۔

بعد ازاں یہاں سے روانگی ہوئی اور دس بجکر چالیس منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے آئے۔

20 / جون 2012ء بروز بدھ:

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے صبح پانچ بجے تشریف لا کر نماز فجر پڑھائی۔ نماز کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے رہائشی حصہ میں تشریف لے گئے۔

پِٹس برگ کے لئے روانگی

آج پروگرام کے مطابق کولمبس سے Pittsburg اور پھر وہاں سے آگے واشنگٹن کے لئے روانگی تھی۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو الوداع کہنے کے لئے ڈاکٹر ملک عبدالسلام صاحب کے فیملی ممبران، عزیز و اقارب اور بعض دوسری فیملیز اور احباب صبح سے ہی رہائش گاہ کے بیرونی حصہ میں جمع تھے۔ مکرم ڈاکٹر نسیم رحمت اللہ صاحب نائب امیر جماعت یو ایس اے و چیئرمین احمدیہ مرکزی ویب سائٹ کے والد محترم مکرم شیخ رحمت اللہ صاحب سابق امیر جماعت کراچی اپنی کمزوری صحت اور بیماری کے باوجود حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کا دورہ امریکہ کا سُن کر، کراچی (پاکستان) سے امریکہ پہنچے تھے۔ موصوف بھی اس موقع پر موجود تھے۔ ڈاکٹر عبدالسلام صاحب کے والد عبدالسلیم صاحب بھی موجود تھے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز دس بجے اپنی رہائش گاہ سے باہر تشریف لائے اور ان احباب میں رونق افروز ہوئے اور ان سے گفتگو فرمائی۔ قریباً 15 منٹ تک حضور انور تشریف فرما رہے۔ اس دوران ڈاکٹر ملک عبدالسلام صاحب کے فیملی ممبران باری باری حضور انور کے دائیں بائیں اور پیچھے کھڑے ہو کر تصاویر بنواتے رہے۔ دیگر احباب نے بھی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی شفقتوں سے حصہ پایا اور تصاویر بنوائیں۔ آخر پر سبھی احباب نے شرف مصافحہ حاصل کیا۔

سوا دس بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اجتماعی دعا کروائی اور Pittsburg کے لئے روانگی ہوئی۔ Columbus سے Pittsburg کا فاصلہ 160 میل ہے۔

جماعت پِٹس برگ (Pittsburg)

پِٹسبرگ کی جماعت امریکہ کی پرانی جماعتوں میں سے ہے۔ اس شہر میں احمدیت کا نفوذ ڈاکٹر محمد یوسف خان صاحب آنریری مبلغ انچارج امریکہ کے ذریعہ ہوا۔ آپ حضرت مفتی محمد صادق صاحبؓ کی مساعی میں مدد کرتے تھے۔ حضرت مفتی محمد صادق صاحبؓ کی 1923ء کے آخر میں ہندوستان روانگی پر حضرت مولوی محمد دین صاحب مبلغ انچارج امریکہ بنے۔ 1925ء میں ڈاکٹر محمد یوسف خان صاحب کو حضرت مولوی محمد دین صاحب کی واپسی کے بعد امریکن مشنز کا آنریری انچارج بنایا گیا تو آپ نے ایک جگہ کرایہ پر لے کر Pittsburg کا پہلا مشن قائم کیا۔ آپ کے ذریعہ پِٹسبرگ (Pittsburg) اور اس کے گردونواح میں متعدد افراد حلقہ بگوش احمدیت ہوئے۔ ڈاکٹر محمد یوسف خان صاحب مبلغ سلسلہ صوفی مطیع الرحمٰن صاحب کی آمد تک آنریری انچارج کے فرائض سرانجام دیتے رہے۔

Pittsburg جماعت کے پہلے صدر ابوصالح صاحب مقرر ہوئے۔ ان کے بعد بشیر افضل صاحب ایک لمبا عرصہ جماعت کے صدر رہے۔ ان کے دور میں جماعت نے ایک دومنزلہ عمارت بطور مشن ہاؤس و مسجد خریدی۔

1946ء میں مبلغ سلسلہ مکرم مرزا منور احمد صاحب کو پِٹسبرگ کے پہلے مستقل مشنری کے طور پر مقرر کیا گیا۔ تھوڑے ہی عرصہ میں مرزا منور احمد صاحب نے یہاں بہت شہرت اور مقبولیت حاصل کر لی۔ ان کے دور میں پِٹسبرگ حلقے میں کلیولینڈ، ینگز ٹاؤن، ڈیٹن اور ڈیٹرائٹ کی جماعتیں شامل تھیں۔

مرزا منور احمد صاحب کی شہادت

1948ء میں مرزا منور احمد صاحب بیمار ہو گئے مگر تبلیغی مساعی کم ہونے کے باوجود آپ نے اپنے بستر سے تعلیمی کلاسز کو برقرار رکھا۔ بیماری کی شدت پکڑنے پر آپ کو ہسپتال داخل کرنا پڑا۔ اس دوران جماعت احمدیہ، ڈیٹن میں پہلے جلسہ سالانہ یو ایس اے کی تیاریوں میں مصروف تھی۔ آپ نے جماعت کو تلقین کی کہ ان کی بیماری کی وجہ سے تیمارداری کی خاطر کوئی جلسہ سے پیچھے نہ رہ جائے۔

15 ستمبر 1948ء کو مرزا منور احمد صاحب اپنے فرائض کی بجا آوری کے دوران وفات پا گئے اور سرزمین امریکہ کے پہلے شہید کا اعزاز پایا۔ ان کی وفات کے وقت تدفین کے بارہ میں مرکز سے مشورہ کیا گیا۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کی ہدایت موصول ہوئی کہ مرزا منور احمد صاحب کی والدہ کی خواہش کے مطابق ان کی تدفین اُسی ملک میں کی جائے جہاں پر ان کو خدمت پر مامور کیا گیا ہو۔ چنانچہ آپ کی تدفین Pittsburg کے گرین وڈ (Greenwood) قبرستان میں ہوئی۔ اس موقعہ پر امریکہ کی تمام جماعتوں سے نمائندگان نے شرکت کی۔ مکرم خلیل احمد ناصر صاحب مبلغ انچارج امریکہ نے مرحوم کی نماز جنازہ پڑھائی۔

اس موقع پر قبرستان کی شدید ضرورت محسوس ہوئی اور یہ فیصلہ ہوا کہ 20 قبروں کی جگہ گرین وڈ قبرستان میں خریدی جائے۔ اس طرح جماعت احمدیہ امریکہ کا پہلا قبرستان پِٹسبرگ میں قائم ہوا۔

پِٹسبرگ جماعت کے تیسرے مبلغ سیّد جواد علی صاحب 1954ء تا 1960ء مقرر ہوئے۔ چوتھے مبلغ عبدالرحمٰن خان صاحب بنگالی 1963ء میں مقرر ہوئے اور چار سال تک آپ پِٹسبرگ میں رہے۔ آپ کے دَور میں مشن ہاؤس کی مرمت ہوئی اور آپ نے ہی مشن ہاؤس کو ''مسجد نور'' کا نام دیا۔ آپ پِٹسبرگ جماعت کے آخری مستقل مبلغ تھے۔

1973ء میں آگ لگنے کی وجہ سے جماعتی سنٹر مسجد نور کی دوسری منزل منہدم ہوگئی۔ مقامی احباب کی قربانیوں سے بقیہ عمارت کی مرمت کی گئی یہ مسجد 2005ء تک قائم رہی۔ جس کے بعد اب جماعت نے ایک وسیع و عریض چار منزلہ عمارت پِٹسبرگ میں خرید لی ہے جس کا نام ''مسجد نور'' ہی رکھا گیا ہے۔

احمدیہ قبرستان میں آمد

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے Pittsburg کی طرف آتے ہوئے دوران سفر یہ ہدایت فرمائی کہ پہلے قبرستان جائیں گے اور وہاں دعا کرنے کے بعد پھر مشن ہاؤس آئیں گے۔

چنانچہ منتظمین نے پِٹسبرگ شہر میں داخل ہونے سے قبل اپنا روٹ تبدیل کیا اور ایک بجکر تیس منٹ پر Greenwood قبرستان آمد ہوئی۔

مکرم عمر شہید صاحب صدر جماعت پِٹسبرگ چند خدام کے ساتھ پہلے ہی قبرستان پہنچ چکے تھے اور قبرستان کے جماعتی حصہ کے قریب ہی کھڑے تھے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز گاڑی سے باہر تشریف لائے اور مبلغ سلسلہ مکرم مرزا منور احمد صاحب کی قبر پر دعا کی۔ مرحوم، حضرت مریم صدیقہ صاحبہ (چھوٹی آپا) حرم حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کے رشتہ میں ماموں تھے۔ قبر پر جو کتبہ لگا ہوا تھا۔ اس پر یہ درج ہے۔

Mirza Munawwar Ahmad

Ahmadiyya Muslim Missionary

1917-1948

گویا وفات کے وقت آپ کی عمر 32,31 سال کے لگ بھگ تھی۔

مرحوم کی قبر کے ساتھ بعض دیگر احمدی افراد کی قبریں ہیں۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ان باقی قبور پر بھی دعا کی۔

''مسجد نور'' پِٹس برگ

بعد ازاں یہاں سے روانہ ہو کر دو بجکر پانچ منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا جماعت پِٹسبرگ کے سنٹر ''مسجد نور'' میں ورود مسعود ہوا۔ جہاں احباب جماعت مرد و خواتین نے حضور انور کو خوش آمدید کہا اور احباب نے نعرے بلند کئے۔ حضور انور نے اپنا ہاتھ بلند کر کے سب کو السلام علیکم کہا اور خواتین کے پاس تشریف لے گئے جو شرف زیارت سے فیضیاب ہوئیں۔

مکرم عمر شہید صاحب صدر جماعت پٹسبرگ اور مکرم ارشاد احمد ملہی صاحب ریجنل مبلغ سلسلہ نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے مصافحہ کا شرف حاصل کیا۔

بعدازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کچھ دیر کے لئے رہائشی حصہ میں تشریف لے گئے۔

مسجد نور کا تعارف

جماعتی سنٹر کی اس موجودہ عمارت کا تعمیراتی رقبہ 21 ہزار مربع فٹ ہے۔ پہلی منزل پر سات کمرے ہیں جن میں بعض ہال نما بڑے کمرے ہیں اور متعدد باتھ روم کی سہولت موجود ہے۔ دوسری منزل پر پانچ بڑے کمرے ہیں اور ایک بڑا میٹنگ روم ہے مرکزی کچن ہے اور دیگر باتھ رومز کی سہولت اس کے علاوہ موجود ہے۔

تیسری منزل پر ایک بہت بڑا ہال ہے جس میں چارصد سے زائد افراد نماز ادا کر سکتے ہیں اور مختلف دفاتر اس کے علاوہ ہیں۔ یہ عمارت چھ سال قبل 3 لاکھ 6 ہزار ڈالرز میں خریدی گئی تھی اور اس کا نام سابقہ عمارت کے نام پر ''مسجد نور'' ہی رکھا گیا۔ دو بجکر پچیس منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے تشریف لا کر نماز ظہر و عصر جمع کر کے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد لوکل مجلس عاملہ نے تصویر بنوانے کی سعادت پائی۔ بعدازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز رہائشی حصہ میں تشریف لے گئے۔

فیملی ملاقاتیں

قریباً ساڑھے تین بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز دفتر تشریف لائے جہاں پروگرام کے مطابق فیملی ملاقاتیں شروع ہوئیں۔ مجموعی طور پر 16 فیملیز کے 65 افراد نے ملاقات کی سعادت پائی اور حضور انور کے ساتھ تصاویر بنوائیں اور تحائف حاصل کئے۔ حضور انور نے بڑے بچوں کو قلم عطا فرمائے اور چھوٹی عمر کے بچوں اور بچیوں کو چاکلیٹ عطا فرمائیں۔

ملاقاتوں کا یہ پروگرام چار بجکر پچاس منٹ پر ختم ہوا۔ اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کچھ دیر کے لئے خواتین کے ہال میں تشریف لے گئے۔ جہاں خواتین ایک بار پھر شرف زیارت سے فیضیاب ہوئیں۔

پٹس برگ سے واشنگٹن کے لئے روانگی

قریباً سوا پانچ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مشن ہاؤس سے باہر تشریف لائے اور اجتماعی دعا کروائی اور اپنا ہاتھ بلند کر کے احباب جماعت کو السلام علیکم کہا اور قافلہ پٹسبرگ سے واشنگٹن کے لئے روانہ ہوا۔ پٹسبرگ سے واشنگٹن کا فاصلہ 260 میل ہے۔

مسجد بیت الرحمٰن واشنگٹن میں آمد

قریباً آٹھ بجکر پچاس منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا جماعت احمدیہ امریکہ کے مرکزی سنٹر ''مسجد بیت الرحمٰن'' میں ورود مسعود ہوا۔ امریکہ بھر کی جماعتوں سے بڑی تعداد میں آئے ہوئے احمدی احباب نے اپنے پیارے آقا کا فلک شگاف نعروں کے ساتھ والہانہ استقبال کیا۔

مسجد بیت الرحمٰن کے بیرونی احاطہ کو خوبصورت جھنڈیوں اور بینرز سے مزین کیا گیا تھا جبکہ مسجد بیت الرحمٰن اور اس سارے کمپلیکس کو رنگ برنگے قمقموں سے سجایا گیا تھا۔ یہ سارا علاقہ رنگ برنگی روشنیوں سے روشن تھا۔

اپنے پیارے آقا کے استقبال اور پُر تپاک خیر مقدم اور حضور انور کے چہرہ مبارک کی ایک جھلک دیکھنے کے لئے امریکہ کی مختلف جماعتوں سے احباب جماعت دو ہزار سے زائد کی تعداد میں دوپہر سے ہی مسجد بیت الرحمٰن پہنچنا شروع ہو گئے تھے اور مرد و خواتین اور بچوں، جوانوں اور بوڑھوں کا ایک ہجوم تھا جو اپنے محبوب آقا کے پُر نور چہرہ پر ایک نظر ڈالنے کے لئے بیتاب تھا۔

Washington DC کی جماعتوں Laurel اور Silver Spring کے علاوہ Baltimore، Potomac، N.Virginia، سنٹرل ورجینیا اور ساؤتھ ورجینیا، Richmond، نیویارک، نیوجرسی، فلاڈلفیا، Harrisburg، Detroit، شکاگو، Miami، Texas، North Carolina، Ohio، California اور Wisconsin کی جماعتوں سے بڑی تعداد میں احباب اور فیملیز مسجد بیت الرحمٰن پہنچی تھیں اور تھکا دینے والے بڑے لمبے سفر طے کر کے محض اپنے پیارے آقا کے استقبال اور حضور انور کا دیدار کرنے کے لئے پہنچی تھیں۔

ڈیٹرائٹ سے آنے والے 530 میل، شکاگو سے آنے والے 700 میل، میامی اور Wisconsin سے آنے والے ایک ایک ہزار میل، جبکہ ٹیکساس سے آنے والے 1400 میل اور کیلیفورنیا سے آنے والے دو ہزار سات صد میل کا لمبا فاصلہ طے کر کے آئے تھے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بیرونی گیٹ سے داخل ہوتے ہی گاڑی سے باہر تشریف لے آئے۔ مسلسل نعرے بلند کئے جا رہے تھے۔ مکرم نسیم مہدی صاحب نائب امیر و مبلغ انچارج یو ایس اے نے حضور انور کو خوش آمدید کہتے ہوئے شرف مصافحہ حاصل کیا۔ بعدازاں نیشنل عاملہ کے چند ممبران نے مصافحہ کی سعادت پائی۔ ہر طرف سے ہاتھ بلند تھے اور السلام علیکم حضور! کی آوازیں آ رہی تھیں۔ حضور انور اپنا ہاتھ بلند کر کے سلام کا جواب دے رہے تھے۔

مرد احباب ایک طرف تھے۔ پھر کچھ فاصلہ پر دوسری طرف خواتین کا ہجوم تھا اور آخر پر ایک طرف بچیوں کے مختلف گروپس، مختلف رنگوں کے لباس میں ملبوس تھے۔ ان کے لباس کے رنگ ان کو دوسرے گروپ سے جدا کرتے تھے۔

حضور انور مرد احباب کے پاس سے گزرتے ہوئے خواتین کے حصہ کی طرف تشریف لے گئے اور اپنا ہاتھ بلند کر کے سب کو السلام علیکم کہا۔ بعدازاں بچیوں کے مختلف گروپس کے پاس سے گزرے۔ بچیوں کے یہ سارے گروپس یک زبان ہو کر یہ دعائیہ، استقبالیہ نظم پڑھ رہے تھے۔

Almighty Allah has blessed this day
Our Khalifa is here today
Our hearts are filled with joy and cheer
Hazoor is here! Hazoor is near!

یعنی اللہ تعالیٰ نے آج کا دن ہمارے لئے بابرکت کر دیا ہے۔ ہمارا خلیفہ آج ہمارے پاس یہاں ہے ہمارے دل خوشی و مسرت سے معمور ہیں۔ حضور یہاں ہیں! حضور ہمارے قریب ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے قیام کا انتظام بیت الرحمٰن کے احاطہ میں واقع گیسٹ ہاؤس میں کیا گیا تھا۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بعدازاں اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

ساڑھے نو بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بیت الرحمٰن میں تشریف لا کر نماز مغرب و عشاء جمع کر کے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی جائے رہائش پر تشریف لے گئے۔

21/جون 2012ء بروز جمعرات:

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے صبح چار بجکر چالیس منٹ پر مسجد بیت الرحمٰن میں تشریف لا کر نماز فجر پڑھائی۔ نماز کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی جائے رہائش پر تشریف لے آئے۔

صبح حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دفتری ڈاک، خطوط اور رپورٹس ملاحظہ فرمائیں اور مختلف نوعیت کے دفتری امور کی انجام دہی میں مصروف رہے۔

پچھلے پہر بھی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی دفتری امور کی انجام دہی میں مصروفیت رہی۔

ساڑھے پانچ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مسجد بیت الرحمٰن تشریف لا کر نماز ظہر و عصر جمع کر کے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے دفتر تشریف لے آئے جہاں پہلے سے طے شدہ پروگرام کے مطابق فیملی ملاقاتیں شروع ہوئیں۔

فیملی ملاقاتیں

آج Baltimore، Laurel اور Le High Valley جماعتوں سے آنے والی 54 فیملیز کے 310 افراد نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے ملاقات کی سعادت حاصل کی۔

ملاقات کرنے والی تمام فیملیز اور احباب نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ تصویر بنوانے کی سعادت پائی۔ طلباء و طالبات نے اپنے پیارے آقا سے قلم کا تحفہ حاصل کیا جبکہ چھوٹی عمر کے بچوں کو حضور انور نے ازراہ شفقت چاکلیٹ عطا فرمائے۔

ملاقاتوں کا یہ پروگرام سوا نو بجے تک جاری رہا۔ بعدازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مسجد بیت الرحمٰن میں تشریف لا کر نماز مغرب و عشاء جمع کر کے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے گئے۔

مسجد بیت الرحمٰن کا تعارف

جماعت احمدیہ امریکہ کے اس مرکزی سینٹر بیت الرحمٰن کا مجموعی رقبہ قریباً 18/ایکٹر ہے۔ یہاں جماعت احمدیہ امریکہ کی سب سے بڑی مسجد ''مسجد بیت الرحمٰن'' کی تعمیر سال 1994ء میں ہوئی اور اس مسجد کا افتتاح حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ نے اکتوبر 1994ء میں اپنے دورہ امریکہ کے دوران فرمایا۔ اس مسجد میں ڈیڑھ ہزار کے لگ بھگ افراد نماز ادا کر سکتے ہیں۔

جماعت کے اس مرکزی کمپلیکس میں مسجد کے علاوہ جماعتی دفاتر، لائبریری، مشن ہاؤس، ارتھ سٹیشن MTA، گیسٹ ہاؤس اور مختلف رہائشی ڈیپارٹمنٹس ہیں۔

سال 2008ء میں جب حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز امریکہ کے دورہ پر تشریف لائے تھے تو اس وقت مسجد بیت الرحمٰن کی توسیع کا منصوبہ جاری تھا جس کے مطابق مسجد کی تین منازل کے برابر، تین مزید ہال تعمیر کئے جا رہے تھے اور یہ تینوں ہال مسجد کی ہر منزل کے ساتھ ملحق تھے اور قبلہ رخ تھے۔

اب یہ ہال اللہ تعالیٰ کے فضل سے تعمیر ہو چکے ہیں اور یہ توسیعی منصوبہ پایہ تکمیل تک پہنچ چکا ہے۔ ہر ہال کا سائز 60x90 فٹ ہے۔ پہلا ہال جو Basement کی صورت میں ہے وہ مرد حضرات کے لئے استعمال ہوتا ہے۔ اس کے ساتھ ایک وسیع جماعتی کچن بھی بنایا گیا ہے۔

دوسرا ہال جو گراؤنڈ فلور (Ground Floor) پر ہے وہاں جماعتی دفاتر اور کانفرنس روم بنایا گیا ہے اور جو سب سے اوپر والا تیسرا ہال ہے وہ خواتین کے پروگراموں کے لئے مخصوص کیا گیا ہے اور خواتین والے حصہ میں چھوٹے بچوں والی خواتین کے لئے علیحدہ حصہ مخصوص کیا گیا ہے اور ہر قسم کی سہولت مہیا کی گئی ہے۔

اس توسیعی منصوبہ پر سوا پانچ ملین ڈالرز (یعنی 52 لاکھ پچاس ہزار ڈالرز) کے اخراجات ہوئے ہیں۔

قبل ازیں جماعت کے اس مرکزی ہیڈکوارٹر کے لئے مختلف وقتوں میں زمین کی خرید اور مسجد بیت الرحمٰن کی تعمیر پر پانچ ملین ڈالر کے اخراجات آئے تھے۔ اس طرح مجموعی طور پر اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس وسیع و عریض کمپلیکس پر جو کہ سارا کا سارا ایئر کنڈیشنڈ ہے۔ سوا دس ملین ڈالرز کے اخراجات آئے ہیں اور یہ سارے اخراجات جماعت امریکہ نے خود برداشت کئے ہیں۔

اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے اس وقت امریکہ میں جماعت کی پراپرٹیز کی مجموعی تعداد 94 ہے۔ جن میں مشن ہاؤسز، دعوت الی اللہ کے سنٹر، رہائشی مکانات اور قطعات زمین شامل ہیں۔ بعض مساجد اور کمپلیکس غیر معمولی طور پر بہت وسیع ہیں۔ سب سے بڑا قطعہ زمین جو اریزونا (Arizona) میں ہے وہ 525 ایکڑ پر مشتمل ہے۔

اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ امریکہ غیر معمولی طور پر ترقیات اور کامیابیوں کے نئے دور میں داخل ہوئی ہے اور ہر میدان میں وسعت پکڑتی جا رہی ہے۔ دل اللہ تعالیٰ کے حضور شکرگزار اور سجدہ ریز ہیں! کیونکہ ع

سب کچھ تری عطا ہے گھر سے تو کچھ نہ لائے

(باقی آئندہ)

......☆......☆......☆......☆......☆......☆......

RASHID & RASHID
Solicitors , Advocates
Immigration Specialists
Commissioners of Oaths
Rashid A. Khan
Solicitor (Principal)
•Asylum & Immigration
•New Point Based System
•Settlement Applications (ILR)
•Post Study Work Visa
•Nationality & Travel Documents
•Human Rights Applications
•High Court of Appeals
قانونی مشاورت برائے اسائلم
• Switching Visas
• Over Stayers
• Legacy Cases
• Work Permits
• Visa Extensions
• Judicial Reviews
• Tribunal Appeals
HEAD OFFICE
21-23 Tooting High Street , Tooting , London SW17 0SN
(1 minute from Tooting Broadway tube station)
Tel: 02086 720 666 02086 721 738
24 Hours Emergency No:
07878 33 5000 / 0777 4222 062
Same Day Visa Service
Email: law786@live.com
RASHID & RASHID LAW FIRM (SOLICITORS)
SOW THE SEEDS OF LOVE

بینن میں نومبائعین کی تعلیم وتربیت کے لئے خصوصی جلسوں کا انعقاد

(رپورٹ: میاں قمر احمد۔مبلغ سلسلہ Porto-Novo ریجن)

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ کی خصوصی ہدایت پر بینن میں نومبائعین کی تربیت کے لئے جلسوں کا خصوصی طور پر انعقاد کیا گیا۔ ذیل میں مختصر رپورٹ دعا کی درخواست کے ساتھ ہدیہ قارئین ہے۔

جلسہ نومبائعین بمقام Hounssa پورتو نو وریجن

15 نومبر 2011 بروز منگل Porto-Nov ریجن کے ایک نو مبائع گاؤں HOUNSSA میں نومبائعین کے جلسے کا انعقاد ہوا جس میں 473 نومبائعین نے شرکت کی۔ یہ سرسبز گاؤں پورتو نو وشہر سے 18 کلومیٹر دور جنگل میں واقع ہے جہاں پر لوگوں کی اکثریت لکڑی اور گھاس اور مٹی سے بنے ہوئے گھروں میں بودو باش رکھتی ہے اور مذہبی اعتبار سے یہاں مشرکوں کی اکثریت ہے۔ خدا تعالیٰ کے فضل سے جون 2011ئمیں اس گاؤں کے لوگوں کو احمدیت قبول کرکے اسلام کی آغوش میں آنے کی سعادت ملی۔

نماز عصر کے وقت مرکزی وفد جب یہاں پہنچا تو اس کا نعرہ تکبیر سے والہانہ استقبال کیا گیا۔ ادائیگی نماز کے بعد پروگرام کا آغاز تلاوت قرآن مجید سے ہوا۔ بعد ازاں پورتو نو وشہر کے صدر جماعت مکرم OUGOUNDARE RAFIOU صاحب نے قرآن مجید اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت کے حوالے سے شرک سے بچنے اور اسلامی شعار کو اپنانے کے موضوع پر فوں زبان میں تقریر کی۔ اس کے بعد خاکسار نے قرآن وسنت کی روشنی میں انفاق فی سبیل اللہ کے موضوع پر تقریر کی جس کا ترجمہ مقامی فوں زبان میں کیا گیا۔ اس کے بعد مجلس سوال و جواب شروع ہوئی جس میں ان کے سوالوں کے جواب دیئے گئے۔ یہاں کے معززین نے اس تربیتی جلسے کے انعقاد پر جماعت کا شکریہ ادا کیا اور اس قسم کے پروگراموں کو جاری رکھنے کی درخواست کی تا کہ آنے والی نسل کی تربیت ہوسکے۔ اس جلسہ میں چار جماعتوں کے 531 افراد نے شرکت کی۔

جلسہ ہائے نومبائعین Porto-novo ریجن

پورتو نو وریجن میں تین مختلف مقامات پر جلسے منعقد ہوئے جن میں سے پہلا دو روزہ جلسہ ریجن کے ایک نو مبائع گاؤں Zounta Aga میں ہوا جس میں 172 نومبائعین نے شرکت کی۔ یہ گاؤں شہر سے 14 کلومیٹر دور جنگل میں واقع ہے۔ بجلی پانی اور علاج معالجہ کی سہولیات نہ ہونے کی وجہ سے نہایت ہی پسماندہ ہے۔ یہاں کی اکثریت مشرک اور مظاہر پرست ہیں اور جادوں ٹونوں پر یقین رکھنے والے لوگ ہیں۔ جون 2011ء میں یہاں کے کچھ خاندانوں کو احمدیت قبول کرکے اسلام کی آغوش میں آنے کی سعادت ملی۔

15/ اکتوبر 2011ء صبح سے ہی جلسہ کی تیاریاں شروع ہوگئیں اور پنڈال بنایا گیا۔ یہ لوگ نماز ظہر کے بعد ہی جلسہ گاہ میں اکھٹے ہونے شروع ہوگئے جس سے فائدہ اُٹھاتے ہوئے ہمارے مقامی معلمین نے جماعت احمدیہ کا تعارف، حضرت امام مہدیؑ کی بعثت کا مقصد بیان کیا۔

نماز مغرب کی ادائیگی کے بعد پروگرام کا آغاز تلاوت قرآن مجید سے ہوا۔ اس کے بعد ایک احمدی بچے نے قصیدہ پیش کیا۔ قصیدہ کے بعد مرکزی مبلغ نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت کی روشنی میں خدائے واحد کی پرستش، پاکیزگی اور مالی قربانی کی طرف توجہ دلائی۔ چونکہ یہ لوگ مشرکوں سے مسلمان ہوئے ہیں اس لئے ان نئے احمدی احباب کو مجلس سوال وجواب کے بعد بنیادی اسلامی ارکان، پیدائش کے وقت کان میں اذان دینے کا طریقہ، وضو اور نماز کا طریق سکھایا گیا۔ اسی طرح حضور انور کی زندگی پر MTA پر دکھائی گئی فلم کی ریکارڈنگ بھی دوبارہ دکھائی گئی جو تمام لوگوں نے بڑی دلچسپی سے دیکھی۔

16/ اکتوبر 2011ء کو جلسہ کا آغاز نماز تہجد سے ہوا۔ فجر کی نماز کی ادائیگی کے بعد یہاں کے مقامی معلم محترم رحیم زکریا صاحب نے انفاق فی سبیل اللہ کے موضوع پر درس دیا۔ اس کے بعد یہاں کے رواج کے مطابق مرکزی وفد کے ارکان گاؤں کے تمام احمدی گھروں میں گئے اور ان کی حوصلہ افزائی کی اور وہاں کے چیف سے بھی ملاقات کی۔

دوسرا جلسہ مورخہ 18/ اکتوبر 2011ء کو ریجن کے ایک نو مبائع گاؤں DJEREBE میں ہوا جس میں 38 افراد نے شرکت کی۔ پروگرام کے مطابق چار بجے نماز عصر کی ادائیگی کے بعد جلسہ کا آغاز تلاوت قرآن مجید سے ہوا۔ بعد میں آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت کے حوالے سے تربیت اولاد کے موضوع پر تقریر ہوئی۔ دوسری تقاریر میں حضرت امام مہدی کی بعثت کا مقصد بیان کیا گیا اور ساتھ ہی ساتھ انفاق فی سبیل اللہ اور چندہ کی اہمیت بیان کی گئی۔ اس کے بعد مجلس سوال و جواب ہوئی جس میں ان نئے احمدی بھائیوں کے سوالوں کے جواب دیئے گئے۔ اور بعض بنیادی مسائل سے آگاہ کیا گیا۔ نماز مغرب کی ادائیگی کے بعد کھانا تقسیم کیا گیا۔

تیسرا جلسہ مورخہ 25 اکتوبر 2011ء کو ریجن کے ایک نو مبائع گاؤں ODJA میں ہوا جس میں 42 افراد نے شرکت کی۔ یہ گاؤں پورتو نو وشہر سے 25 کلومیٹر دور جنگل میں واقع ہے اور نائجیریا کے بارڈر سے قریب ہے۔ مئی 2011 میں یہاں کے امام MTA کی برکت سے اپنے خاندان اور مسجد کے ساتھ احمدی ہوئے اور اس واقعہ کو حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اپنے خطبہ جمعہ میں بھی بیان فرمایا۔ یہ لوگ بہت مہمان نواز ہیں اور مسلمان ہونے کے ناطے سے اسلام کی محبت بہت زیادہ ہے۔

نماز عصر کی ادائیگی کے بعد تلاوت قرآن مجید سے جلسے کا آغاز ہوا۔ اس کے بعد مرکزی مبلغ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت کی روشنی میں انفاق فی سبیل اللہ محبت انسانیت اخوت اور بھائی چارہ پر روشنی ڈالی جس کا ترجمہ فرنچ سے فوں زبان میں کیا گیا۔ اس جلسے کو دلچسپ بنانے کیلئے بنیادی دینی معلومات کا مقابلہ ہوا جس میں تمام بڑوں بچوں نے بڑی دلچسپی سے حصہ لیا۔

اس کے بعد احباب جماعت کو پیدائش کے وقت کان میں اذان دینے کا طریق، میّت کو غسل دینے کا طریق سکھایا گیا۔ اس کلاس میں جماعتی نظام کا تعارف بھی کروایا۔

اس جلسے میں احمدیوں کے ساتھ ساتھ غیر احمدی بھی مدعو تھے۔ آئے ہوئے ایک غیر احمدی امام نے کہا اس جلسے میں شرکت کرکے میرے کافی شکوک وشبہات احمدیت کے متعلق دور ہوگئے ہیں احمدیت ایک سچی جماعت ہے۔ مَیں اس جلسے میں شامل ہوکر اپنے آپ کو خوش قسمت سمجھتا ہوں کہ نہ صرف احمدیت کی جھوٹی مخالفت میرے دل سے جاتی رہی بلکہ میرے علم میں اضافہ بھی ہوا ہے۔

قارئین کی خدمت میں ان نیک مساعی میں برکت اور شاملین تمام احباب کرام کیلئے بھی دعا کی درخواست ہے۔

✡✡✡✡✡✡

جماعت احمدیہ بیلجیئم کے بیسویں جلسہ سالانہ کا کامیاب انعقاد

(رپورٹ: حافظ احسان سکندر۔ مبلغ سلسلہ بیلجیئم)

جماعت احمدیہ بیلجیئم کو امسال اپنا بیسواں جلسہ سالانہ مورخہ 6 جولائی تا 8 جولائی 2012ء برسلز مشن ہاؤس میں منعقد کرنے کی توفیق ملی۔

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت مکرم عبدالمومن طاہر صاحب انچارج عربک ڈیسک لندن کو خاص طور پر عرب نو مبائعین کے لئے بھجوایا اور ہماری درخواست پر مکرم شاہد محمود کاہلوں صاحب مبلغ سلسلہ ناروے کو اس جلسہ میں مقرر کی حیثیت سے شرکت کی اجازت مرحمت فرمائی۔ جلسہ کے موقع پر مختلف سٹالز بھی لگائے گئے جس میں بک سٹال، اشیائے خورونوش کا سٹال شامل ہے۔ اسی طرح تصویری نمائش کا بھی انعقاد کیا گیا۔

معائنہ جلسہ: جلسہ کے پہلے روز جمعہ سے قبل 12 بجے دوپہر مکرم حامد محمود شاہ صاحب، امیر جماعت بیلجیئم نے جلسہ انتظامیہ کے ہمراہ جلسہ سالانہ کی مختلف ڈیوٹیوں کا معائنہ کیا۔ بعد دوپہر مکرم امیر صاحب نے برکات خلافت کے موضوع پر تقریر کی۔ جس میں آپ نے خلافت کی اہمیت اور اس سے حاصل ہونے والی برکات کا بڑے احسن انداز میں ذکر فرمایا۔ بعد ازاں مکرم منور احمد بھٹی صاحب صدر مجلس انصار اللہ بیلجیئم نے ”توحید باری تعالیٰ (مختلف مذاہب کا تصور)“ کے موضوع پر تقریر کی۔ اس کے بعد سیشن کی آخری تقریر ذکر حبیب کے موضوع پر تھی جو کہ مکرم میاں اعجاز احمد صاحب جنرل سیکرٹری جماعت بیلجیئم نے کی۔ اپنی تقریر میں انہوں نے سیرت حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مختلف خوبصورت پہلو بیان کئے اور اپنوں اور غیروں سے حسن سلوک کے ایمان افروز واقعات بیان کئے۔ اس کے بعد اُردو میں سوال وجواب کی مجلس ہوئی۔ اِس مجلس میں متعدد غیر از جماعت احباب بھی شامل تھے۔

جلسہ سالانہ کے دوسرے دن کا آغاز حسب روایت صبح نماز تہجد سے ہوا۔ پھر نماز فجر ادا کی گئی اور نماز فجر کے بعد درس قرآن کریم ہوا جو کہ مکرم شاہد محمود کاہلوں صاحب نے دیا۔

دوسرے دن کے پہلے اجلاس کی کارروائی مکرم شاہد محمود کاہلوں صاحب مربی سلسلہ ناروے کی صدارت میں ہوئی۔ تلاوت قرآن کریم اور نظم کے بعد مکرم انور حسین صاحب نے صحابہ حضرت مسیح موعودؑ کا جذبہ تبلیغ کے موضوع پر تقریر کی۔ مکرم چوہدری طاہر احمد گِل صاحب نے تحریکات خلفاء احمدیت اور ان کے ثمرات کے موضوع پر تقریر کی۔ آپ نے خلفاء احمدیت کی مختلف انقلاب انگیز تحریکات کا ذکر کیا اور بعض ایمان افروز واقعات بیان کئے۔ بعد ازاں وقفہ کے بعد دوسرے اجلاس کی کارروائی مکرم عبدالمومن طاہر صاحب کی صدارت میں ہوئی۔ جس میں تلاوت قرآن کریم کے بعد مکرم ڈاکٹر ادریس احمد صاحب نے تربیت اولاد اور والدین کی ذمہ داریاں کے موضوع پر تقریر کی۔ آپ نے یورپ کے ماحول میں پروان چڑھنے والے بچوں کی تربیت پر زور دیا اور مختلف تربیتی مسائل اور ان کے حل کے لئے مختلف طریقے بتائے۔

اس کے بعد ایک احمدی نومبائع عرب دوست مکرم ولی صاحب نے حضرت مسیح موعود کا نعتیہ قصیدہ پڑھا اور پھر خاکسار حافظ احسان سکندر مبلغ سلسلہ بیلجیئم نے جماعت احمدیہ کا مغربی معاشرہ میں کردار کے موضوع پر تقریر کی جو کہ اردو اور فرنچ زبان میں تھی۔ بعد ازاں ایک تبلیغی نشست غیر از جماعت بیلجئن احباب کے ساتھ ہوئی جس میں ہمارے نومبائعین اور دوسرے غیر از جماعت احباب بھی شامل تھے اور ہمارے مبلغینِ کرام نے اُن کے سوالوں کے جوابات دیئے جن کا رواں ترجمہ تین لوکل زبانوں میں پیش کیا گیا۔

جلسہ سالانہ کے تیسرے دن کا آغاز حسب روایت صبح نماز تہجد سے ہوا۔ پھر نماز فجر ادا کی گئی اور نماز فجر کے بعد مکرم محمد حمید کوثر صاحب پرنسپل جامعہ قادیان نے درس قرآن دیا۔ بعد ازاں پہلے اجلاس کی کارروائی مکرم محمد حمید کوثر صاحب پرنسپل جامعہ احمدیہ قادیان کی صدارت میں ہوئی۔ تلاوت قرآن کریم اور نظم کے بعد مکرم منیر احمد بھٹی صاحب نے جماعت احمدیہ میں نومبائعین کے قبولیت اسلام واحمدیت کے ایمان افروز واقعات کے موضوع پر تقریر کی۔ اس کے بعد مکرم عبدالمومن طاہر صاحب نے تقریر کی جس کا موضوع سیرت حضرت مسیح موعود علیہ السلام دعوت اِلی اللہ کے آئینہ میں تھا اور جو اردو اور عربی زبان میں کی گئی۔

خصوصی تبلیغی اجلاس

ساڑھے بارہ بجے غیر از جماعت عرب مہمانوں اور نومبائعین عرب دوستوں کے ساتھ تبلیغی نشست مکرم عبدالمومن طاہر صاحب مکرم محمد حمید کوثر صاحب پرنسپل جامعہ قادیان اور مکرم احمد عودہ صاحب آف ہالینڈ کے ساتھ ہوئی۔ عرب دوستوں کے علاوہ احباب جماعت بھی کثیر تعداد میں شامل ہوئے۔ سب مہمان اور نومبائعین جوابات سے بہت متأثر ہوئے۔

اختتامی اجلاس

اختتامی اجلاس میں تلاوت ونظم کے بعد ہمارے معزز مہمان مئیر دلبیک نے خطاب کیا جس میں آپ نے اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ جب بھی مَیں یہاں آتا ہوں مجھے بہت خوشی ہوتی ہے۔ مَیں ہمیشہ آپ کو امن پسند جماعت کے طور پر دیکھتا ہوں اور مَیں ہر لحہ اِس جماعت کی خدمت کرنے کو تیار رہتا ہوں۔ اُس کے بعد محمد اسماعیل فاروق صاحب صدر خدام الاحمدیہ نے فلامش زبان میں تقریر کی۔ مکرم شاہد محمود کاہلوں صاحب مربی سلسلہ ناروے نے مسجد کی اہمیت اور انفاق فی سبیل اللہ کے موضوع پر تقریر کی۔ آپ نے مسجد کی اہمیت اور مالی قربانی کے واقعات بیان کرکے افراد جماعت کی توجہ اس طرف مبذول کروائی۔ جس کے بعد عرب نومبائعین نے گروپ کی صورت میں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کا قصیدہ پڑھا۔ جسے احباب نے بہت سراہا۔

اختتامی تقریر میں مکرم امیر صاحب بیلجیئم نے مسجد کے لئے مالی قربانیوں کی تلقین کی اور احباب جماعت کو صحابہ اور دوسرے بزرگوں کی مثالوں دے کر قربانیوں کے لئے تیار رہنے کا کہا۔ آخر پر آپ نے دعا کروائی جس کے ساتھ یہ جلسہ اپنے اختتام کو پہنچا۔

الحمد للہ اس جلسہ میں تقریباً 1251 افراد نے شرکت کی جس میں 50 کے قریب نومبائعین تھے اور سات ممالک کی نمائندگی تھی۔ ✡✡✡✡✡✡✡✡

✡......حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا رمضان کا نام اس لئے رکھا گیا ہے کیونکہ یہ گناہوں کو جلا کر مٹا دیتا ہے۔

(کنز العمال۔ کتاب الصوم)

ماہ رمضان کے بابرکت ایّام

اللہ تعالیٰ کے فضل اور رحمت کے نزول کے دن

انتخاب از ارشادات حضرت مسیح موعود علیہ السلام

یہ ماہ تنویرِ قلب کے لئے عمدہ مہینہ ہے

”شَھْرُ رَمَضَانَ الَّذِیْ اُنْزِلَ فِیْهِ الْقُرْاٰن (البقرۃ:186) سے ماہِ رمضان کی عظمت معلوم ہوتی ہے۔ صوفیاء نے لکھا ہے کہ یہ ماہ تنویرِ قلب کے لئے عمدہ مہینہ ہے۔ کثرت سے اس میں مکاشفات ہوتے ہیں۔ صلوٰۃ تزکیہ نفس کرتی ہے اور صوم تجلی قلب کرتا ہے۔ تزکیہ نفس سے مراد یہ ہے کہ نفس امّارہ کی شہوات سے بُعد حاصل ہو جاوے۔ اور تجلّی قلب سے مراد یہ ہے کہ کشف کا دروازہ اس پر کھلے کہ خدا کو دیکھ لے“۔

(ملفوظات جلد دوم صفحہ 561-562۔ ایڈیشن 2003ء۔ مطبوعہ ربوہ)

......☆☆☆......

روحانی رمضان سے مراد روحانی ذوق وشوق اور حرارت دینی ہوتی ہے

”رَمَض سورج کی تپش کو کہتے ہیں۔ رمضان میں چونکہ انسان اکل وشرب اور تمام جسمانی لذتوں پر صبر کرتا ہے۔ دوسرے اللہ تعالیٰ کے احکام کے لئے ایک حرارت اور جوش پیدا کرتا ہے۔ روحانی اور جسمانی حرارت اور تپش مل کر رمضان ہوا۔...... روحانی رَمَض سے مراد روحانی ذوق وشوق اور حرارت دینی ہوتی ہے“۔

(ملفوظات جلد اول صفحہ 136۔ ایڈیشن 2003ء مطبوعہ ربوہ)

......☆☆☆......

یہ مبارک دن ہیں

”یہ مبارک دن ہیں اور اللہ تعالیٰ کے فضل ورحمت کے نزول کے دن ہیں“۔

(الحکم جلد 5 نمبر 3۔ صفحہ 5 مورخہ 24 جنوری 1901ء)

......☆☆☆......

روزے کا زور جسم پر ہے اور نماز کا روح پر ہے

”روزہ اور نماز ہر دو عبادتیں ہیں۔ روزے کا زور جسم پر ہے اور نماز کا زور روح پر ہے۔ نماز سے ایک سوز وگداز پیدا ہوتا ہے اس واسطے وہ افضل ہے۔ روزے سے کشوف پیدا ہوتے ہیں مگر یہ کیفیت بعض دفعہ جوگیوں میں بھی پیدا ہو سکتی ہے۔ لیکن روحانی گدازش جو دعاؤں سے پیدا ہوتی ہے اس میں کوئی شامل نہیں“۔ (ملفوظات جلد چہارم صفحہ 292-293۔ ایڈیشن 2003ء۔ مطبوعہ ربوہ)

......☆☆☆......

ایک غذا کو کم کرو اور دوسری کو بڑھاؤ

”روزہ کی حقیقت سے بھی لوگ ناواقف ہیں۔ اصل یہ ہے کہ جس ملک میں انسان جاتا نہیں اور جس عالَم سے واقف نہیں اس کے حالات کیا بیان کرے۔ روزہ اتنا ہی نہیں کہ اس میں انسان بھوکا پیاسا رہتا ہے بلکہ اس کی ایک حقیقت اور اس کا اثر ہے جو تجربہ سے معلوم ہوتا ہے۔ انسانی فطرت میں ہے کہ جس قدر کم کھاتا ہے اُسی قدر تزکیۂ نفس ہوتا ہے اور کشفی قوتیں بڑھتی ہیں۔ خدا تعالیٰ کا منشاء اس سے یہ ہے کہ ایک غذا کو کم کرو اور دوسری کو بڑھاؤ۔ ہمیشہ روزہ دار کو یہ مدّ نظر رکھنا چاہئے کہ اس سے اتنا ہی مطلب نہیں ہے کہ بھوکا رہے بلکہ اسے چاہئے کہ اللہ تعالیٰ کے ذکر میں مصروف رہے تاکہ تبتّل اور انقطاع حاصل ہو۔

پس روزے سے یہی مطلب ہے کہ انسان ایک روٹی کو چھوڑ کر جو صرف جسم کی پرورش کرتی ہے دوسری روٹی کو حاصل کرے جو روح کی تسلّی اور سیری کا باعث ہے۔ اور جو لوگ محض خدا کے لئے روزے رکھتے ہیں اور نرے رسم کے طور پر نہیں رکھتے، انہیں چاہئے کہ اللہ تعالیٰ کی حمد اور تسبیح اور تہلیل میں لگے رہیں جس سے دوسری غذا انہیں مل جاوے“۔

(ملفوظات جلد پنجم صفحہ 102۔ ایڈیشن 2003ء۔ مطبوعہ ربوہ)

......☆☆☆......

بیمار اور مسافر روزہ نہ رکھے

”جو شخص مریض اور مسافر ہونے کی حالت میں ماہ رمضان میں روزہ رکھتا ہے وہ خدا تعالیٰ کے صریح حکم کی نافرمانی کرتا ہے۔ خدا تعالیٰ نے صاف فرما دیا ہے کہ بیمار اور مسافر روزہ نہ رکھے۔ مرض سے صحت پانے اور سفر کے ختم ہونے کے بعد روزے رکھے۔ خدا تعالیٰ کے اس حکم پر عمل کرنا چاہئے کیونکہ نجات فضل سے ہے، نہ کہ اعمال کا زور دکھا کر کوئی نجات حاصل کر سکتا ہے۔ خدا تعالیٰ نے یہ نہیں فرمایا کہ مرض تھوڑی ہو یا بہت اور سفر چھوٹا ہو یا لمبا ہو۔ بلکہ حکم عام ہے اور اس پر عمل کرنا چاہئے۔ مریض اور مسافر اگر روزہ رکھیں گے تو ان پر حکم عدولی کا فتویٰ لازم آئے گا“۔

(ملفوظات جلد پنجم صفحہ 321۔ ایڈیشن 2003ء۔ مطبوعہ ربوہ)

......☆☆☆......

فدیہ روزہ کی توفیق کے واسطے ہے

وَعَلَی الَّذِیْنَ یُطِیْقُوْنَهٗ فِدْیَةٌ طَعَامُ مِسْکِیْنٍ۔

”ایک دفعہ میرے دل میں خیال آیا کہ فدیہ کس لئے مقرر کیا گیا ہے تو معلوم ہوا کہ توفیق کے واسطے ہے تاکہ روزہ کی توفیق اس سے حاصل ہو۔ خدا تعالیٰ ہی کی ذات ہے جو توفیق عطا کرتی ہے اور ہر شئے خدا تعالیٰ ہی سے طلب کرنی چاہئے۔ خدا تعالیٰ تو قادر مطلق ہے۔ وہ اگر چاہے تو ایک مدقوق کو بھی روزہ کی طاقت عطا کر سکتا ہے۔ تو فدیہ سے یہی مقصود ہے کہ وہ طاقت حاصل ہو جائے اور یہ خدا تعالیٰ کے فضل سے ہوتا ہے۔

پس میرے نزدیک خوب ہے کہ (انسان) دعا کرے کہ الٰہی یہ تیرا ایک مبارک مہینہ ہے اور مَیں اس سے محروم رہا جاتا ہوں اور کیا معلوم کہ آئندہ سال زندہ رہوں یا نہ۔ یا ان فوت شدہ روزوں کو ادا کر سکوں یا نہ۔ اور اس سے توفیق طلب کرے تو مجھے یقین ہے کہ ایسے دل کو خدا تعالیٰ طاقت بخش دے گا۔

اگر خدا تعالیٰ چاہتا تو دوسری اُمّتوں کی طرح اس اُمّت میں کوئی قید نہ رکھتا مگر اس نے قیدیں بھلائی کے واسطے رکھی ہیں۔ میرے نزدیک اصل یہی ہے کہ جب انسان صدق اور کمال اخلاص سے باری تعالیٰ میں عرض کرتا ہے کہ اس مہینہ میں مجھے محروم نہ رکھ تو خدا تعالیٰ اسے محروم نہیں رکھتا۔ اور ایسی حالت میں اگر انسان ماہ رمضان میں بیمار ہو جائے تو یہ بیماری اس کے حق میں رحمت ہوتی ہے کیونکہ ہر ایک عمل کا مدار نیت پر ہے۔ مومن کو چاہئے کہ وہ اپنے وجود سے اپنے آپ کو خدا تعالیٰ کی راہ میں دلاور ثابت کر دے۔ جو شخص کہ روزے سے محروم رہتا ہے مگر اس کے دل میں یہ نیت دردِ دل سے تھی کہ کاش مَیں تندرست ہوتا اور روزہ رکھتا اور اس کا دل اس بات کے لئے گریاں ہے تو فرشتے اس کے لئے روزے رکھیں گے۔ بشرطیکہ وہ بہانہ جُو نہ ہو تو خدا تعالیٰ اسے ہرگز ثواب سے محروم نہ رکھے گا۔ یہ ایک باریک امر ہے کہ اگر کسی شخص پر (اپنے نفس کے کسل کی وجہ سے) روزہ گراں ہے اور وہ اپنے خیال میں گمان کرتا ہے کہ مَیں بیمار ہوں اور میری صحت ایسی ہے کہ اگر ایک وقت نہ کھاؤں تو فلاں فلاں عوارض لاحق ہوں گے اور یہ ہوگا اور وہ ہوگا تو ایسا شخص جو خدا تعالیٰ کی نعمت کو خود اپنے اوپر گراں گمان کرتا ہے کب اُس ثواب کا مستحق ہوگا۔ ہاں وہ شخص جس کا دل اس بات سے خوش ہے کہ رمضان آ گیا اور مَیں اس کا منتظر تھا کہ آوے اور روزہ رکھوں اور پھر وہ بوجہ بیماری کے روزہ نہیں رکھ سکا تو وہ آسمان پر روزے سے محروم نہیں ہے۔ اس دنیا میں بہت لوگ بہانہ جُو ہیں اور وہ خیال کرتے ہیں کہ ہم جس طرح اہل دنیا کو دھوکہ دے لیتے ہیں ویسے ہی خدا کو فریب دیتے ہیں۔ بہانہ جُو اپنے وجود سے آپ مسئلہ تراش کرتے ہیں اور تکلفات شامل کر کے ان مسائل کو صحیح گردانتے ہیں۔ لیکن خدا تعالیٰ کے نزدیک وہ صحیح نہیں۔ تکلّفات کا باب بہت وسیع ہے۔ اگر انسان چاہے تو اس (تکلّف) کی رُو سے ساری عمر بیٹھ کر نماز پڑھتا رہے اور رمضان کے روزے بالکل نہ رکھے۔ مگر خدا اس کی نیت اور ارادہ کو جانتا ہے۔ جو صدق اور اخلاص سے رکھتا ہے خدا تعالیٰ جانتا ہے کہ اس کے دل میں درد ہے اور خدا تعالیٰ اُسے ثواب سے زیادہ بھی دیتا ہے کیونکہ درد ایک قابل قدر شئے ہے۔ حیلہ جُو انسان تاویلوں پر تکیہ کرتے ہیں لیکن خدا تعالیٰ کے نزدیک یہ تکیہ کوئی شئے نہیں“۔

(ملفوظات جلد دوم صفحہ 563-564۔ ایڈیشن 2003ء۔ مطبوعہ ربوہ)

❁❁❁❁❁❁

سالانہ اجتماع لجنہ اماء اللہ و ناصرات الاحمدیہ سویڈن کا کامیاب انعقاد

(رپورٹ: قرۃ العین خان جنرل سیکریٹری لجنہ اماء اللہ سویڈن)

اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے لجنہ اماء اللہ و ناصرات الاحمدیہ سویڈن نے 7 اور 8 اپریل 2012ء کو اپنا 30 واں سالانہ اجتماع منعقد کیا۔ اجتماع سے ایک روز قبل سے مہمانوں کی آمد شروع ہو گئی جن کی رہائش اور کھانے کا انتظام عمدہ طور پر کیا گیا۔ ہفتہ کی صبح اللہ تعالیٰ کے بابرکت نام سے اجتماع کا آغاز ہوا تلاوت قرآن کریم وترجمہ، عہد اور نظم کے بعد محترمہ صدر صاحبہ نے لجنہ و ناصرات سے افتتاحی خطاب کیا جس میں لجنہ کی تنظیم کی غرض وغایت بیان کی اور مختلف احادیث اور خلفاء کرام کے خطبات کی روشنی میں لجنہ کو اپنی ذمہ داریاں احسن رنگ میں ادا کرنے کی جانب توجہ دلائی۔ بعد ازاں تلقین عمل کے تحت مقامی مجالس کی صدران نے مختلف عنوانات کے تحت لجنہ و ناصرات کو نصائح کیں۔

ناصرات ولجنہ کے مختلف علمی مقابلہ جات نماز ظہر سے پہلے بہت دلچسپ ماحول میں ہوئے۔ ان مقابلہ جات میں لجنہ و ناصرات نے بہت ذوق وشوق سے حصہ لیا اور اجتماع کو کامیاب بنانے میں بھرپور تعاون کیا۔

نماز ظہر وطعام کے بعد لجنہ اماء اللہ سویڈن کی مختلف مجالس نے کھانے پینے کی مختلف اشیاء اور صنعت ودستکاری کی اشیاء کے اسٹالز لگا کر ان سے حاصل ہونے والی رقوم مالمو کی مسجد کی تعمیر کی مد میں پیش کیں۔ وقفہ کے بعد لجنہ معیار دوم کی مختلف مجالس سے آئی ہوئی 14 بچیوں کے درمیان تاریخ اسلام پر مبنی ایک دلچسپ کوئز کا انعقاد ہوا۔ اس مقابلے کے لئے مجالس نے دوران سال کلاسز کا انتظام کر کے بچیوں کی بھرپور تیاری کروائی۔ حصہ لینے والی بچیوں نے ڈیڑھ گھنٹہ تک خوب مقابلہ کیا۔

بعد ازاں لجنہ و ناصرات کے سویڈش زبان میں تقاریر کے مقابلہ جات ہوئے اور اس دن کے اختتام پر ناصرات و لجنہ کی تفریح کی خاطر مختلف گیمز کروائی گئیں۔

دوسرے دن اتوار کے روز بھی اجتماع میں شامل لجنہ و ناصرات نے دلجمعی سے پروگرام میں حصہ لیا اور مقابلہ جات کی کاروائی کو پورے نظم وضبط اور غور سے سنا۔

مقابلہ جات کے اختتام پر صدر صاحبہ نے دوران سال بہترین کارکردگی پیش کرنے والی مجالس کا جائزہ پیش کیا جس کے مطابق اس سال بھی مجلس گوتھن برگ نے مجموعی طور پر شعبہ جات میں نمایاں کارکردگی کا مظاہرہ کر کے بہترین مجلس ہونے کے اعزاز کو برقرار رکھا۔

اجتماع کے اختتام پر صدر صاحبہ لجنہ، بیگم مکرم امیر صاحب اور بیگم مکرم مربی صاحب نے مختلف پوزیشن حاصل کرنے والی لجنہ و ناصرات میں انعامات تقسیم کئے اور صدر صاحبہ نے اپنے اختتامی خطاب میں تمام حصہ لینے والوں، مختلف ڈیوٹیز ادا کرنے والوں کا شکریہ ادا کیا۔ اور یوں اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس کامیاب اجتماع کا اختتام ہوا۔

اجتماع کے موقع پر حاضری یوں رہی۔ بروز ہفتہ 109 لجنہ 19 ناصرات اور بروز اتوار 92 لجنہ اور 19 ناصرات اجتماع میں شامل رہیں۔ فالحمد للہ۔

❁❁❁❁❁❁

الفضل خود بھی پڑھئے اور اپنے زیر تبلیغ دوستوں کو بھی پڑھنے کے لئے دیجئے۔ یہ بھی دعوت الی اللہ کا ایک مفید ذریعہ ہے۔
(مینجر)

آپ جماعت کا وہ حصہ ہیں جن کے والدین نے خدا تعالیٰ سے ایک عہد باندھا ہے کہ آپ کی زندگیاں اسلام اور جماعت کی خدمت کے لئے وقف ہیں۔ اس لئے ہمیشہ اپنی اہمیت کو پہچانیں اور سمجھیں اور کبھی بھی اُس عہد کو نہ توڑیں جو آپ کے والدین نے باندھا تھا۔

اپنے GCSEs کے امتحانات کے فوراً بعد آپ کو جماعت سے رہنمائی لینی چاہئے کہ مستقبل میں کونسے مضامین یا راستہ آپ کو اپنانا چاہئے۔

وہ جو وقف نو کی تحریک میں شامل رہنا چاہتے ہیں انہیں ہمیشہ یاد رکھنا چاہئے کہ ان پر لازم ہے کہ وہ ایک حقیقی واقف زندگی کی روح کے مالک ہوں۔

اگر آپ یہ سمجھتے ہیں کہ آپ اس روح کو قائم نہیں رکھ سکتے تو ایسوں کے لئے بہت بہتر ہوگا کہ آپ وقف نو کی تحریک سے علیحدہ ہو جائیں۔

بے شک یہ ضروری ہے کہ آپ دنیاوی علم اور تعلیم حاصل کریں لیکن آپ کو یہ ہمیشہ یاد رکھنا چاہئے کہ ایسے علم کی تحصیل کا مقصد صرف یہ ہے کہ وہ آپ کو خدمت اسلام کرنے میں مدد دے سکے۔

اپنی دنیاوی تعلیم کے ساتھ ساتھ یہ نہایت ضروری ہے کہ آپ دینی علم کے حصول کی کوشش بھی کریں۔ اپنی نماز کی حفاظت ایک وقف نو کی اوّلین ترجیح ہونی چاہئے۔

(جماعت احمدیہ برطانیہ کے واقفین نَو کے سالانہ اجتماع سے سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا خطاب۔ واقفین نَو اور ان کے والدین اور منتظمین کے لئے اہم ہدایات)

(رپورٹ مرتبہ: عطاء النصیر۔ متعلم درجہ شاھد۔ جامعہ احمدیہ یوکے)

(طاہر ہال بیت الفتوح لندن۔ 6 مئی) آج جماعت احمدیہ کے زیر اہتمام برطانیہ کے واقفین نَو کا سالانہ اجتماع طاہر ہال بیت الفتوح لندن میں منعقد ہوا جس کے اختتامی اجلاس میں ازراہ شفقت سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے شمولیت فرمائی اور اختتامی خطاب میں واقفینِ نَو کو اہم نصائح فرمائیں۔

حضور انور ایدہ اللہ کی تشریف آوری پر اختتامی اجلاس کی کارروائی تلاوت قرآن کریم سے شروع ہوئی جو عزیزم مبارز امینی صاحب نے کی۔ اردو ترجمہ سید عدیل شاہ نے پڑھ کر سنایا۔ عزیزم سید نعیم شاہ نے حضرت مصلح موعودؓ کے منظوم کلام 'نونہالان جماعت مجھے کچھ کہنا ہے' سے چند اشعار خوش الحانی سے پڑھ کر سنائے۔ اس کے بعد مکرم مسرور احمد چودھری صاحب سیکرٹری وقف نو یوکے نے اپنی رپورٹ میں بتایا کہ یہ اجتماع سات سال سے اوپر کے واقفین نو کے لئے منعقد کیا گیا۔ ہمارے ریکارڈ کے مطابق اس گروپ میں کُل 1006 واقفین نو ہیں جن میں سے 702 اس اجتماع میں شامل ہوئے۔ گزشتہ سال اجتماع میں شامل ہونے والے واقفین نو کی تعداد 521 تھی۔ انہوں نے اجتماع کے مختلف پروگراموں کی تفصیل بھی بیان کی جس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ نے واقفین نو سے انگریزی زبان میں خطاب فرمایا۔ ذیل میں اس خطاب کا خلاصہ اپنی ذمہ داری پر ہدیۂ قارئین ہے۔

تشہد وتعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور ایدہ اللہ نے فرمایا: الحمدللہ کہ آج آپ اپنا واقفینِ نَو کا سالانہ اجتماع منعقد کر رہے ہیں۔ اس سال کا اجتماع اس لئے بھی زیادہ اہمیت کا حامل ہے کہ پورے پچیس سال پہلے یہ تحریک حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ نے جاری فرمائی تھی۔ یہ سال اس تحریک کی سلور جوبلی کا سال ہے۔ اللہ تعالیٰ اس اجتماع کو آپ سب کے لئے ڈھیروں برکتوں کا موجب بنائے۔ (آمین)

حضور انور نے فرمایا کہ آپ کو ہمیشہ یاد رکھنا چاہئے کہ آپ جماعت کا وہ حصہ ہیں جن کے والدین نے خداتعالیٰ سے ایک عہد باندھا ہے کہ آپ کی زندگیاں اسلام اور جماعت کی خدمت کے لئے وقف ہیں۔ اس لئے ہمیشہ اپنی اہمیت کو پہچانیں اور سمجھیں اور کبھی بھی اُس عہد کو نہ توڑیں جو آپ کے والدین نے باندھا تھا۔ دوسرے الفاظ میں آپ کے والدین نے حضرت مریم کی والدہ Hannah کی مثال کی پیروی کی۔ وہ حقیقی قربانی جو انہوں نے دی اور جو مثال انہوں نے قائم کی اس کا ذکر سورۃ آل عمران آیت 36 میں کیا گیا ہے جہاں بیان ہے: إِذْ قَالَتِ امْرَأَةُ عِمْرَانَ رَبِّ إِنِّي نَذَرْتُ لَكَ مَا فِي بَطْنِي مُحَرَّراً فَتَقَبَّلْ مِنِّي إِنَّكَ أَنتَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ یعنی یاد کرو جب عمران کی عورت نے یہ کہا کہ اے میرے ربّ مَیں نے اسے تیری نذر کیا جو بھی میرے پیٹ میں ہے کہ وہ تیری خدمت کے لئے وقف ہو۔ پس مجھ سے قبول فرما۔ بے شک تُو ہی بہت سننے والا اور صاحب علم ہے۔

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ آپ میں سے بہت سارے یا تو 15 سال کے ہیں یا اس سے بڑے۔ آپ نے اس عہد کی تجدید کرنے اور خود کو جماعت کی خدمت کے لئے وقف کرنے کا عہد کیا ہے۔ پس اس عہد کو پورا کرنے کے لئے جو کہ دراصل آپ کے والدین نے کیا تھا، ایک بار جب آپ اپنی تعلیم مکمل کر لیں تو آپ پر لازم ہے کہ آپ خود کو باضابطہ طور پر جماعت کی خدمت کے لئے پیش کر دیں۔

حضور انور نے فرمایا کہ پہلے ہی آپ میں سے ایک حصے نے جامعہ احمدیہ میں داخلہ لے لیا ہے اور اس طرح اسلام کی خدمت کا وعدہ کرنے کے بعد خود کو اس عظیم مقصد کے لئے تیار کر رہے ہیں۔ انشاء اللہ اس سال مبلغین کا پہلا گروپ یوکے جامعہ سے فارغ التحصیل ہوگا اور اس طرح اپنے اس عہد کو پورا کرنے کی کوشش کریں گے جو دراصل اُن کے والدین نے کیا تھا اور جس کی تجدید بعد میں انہوں نے خود کی۔ پس مَیں دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ ان سب کو ایسا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ (آمین)

حضور انور نے فرمایا کہ بہرحال جامعہ میں پڑھنے والوں کے علاوہ بہت سارے ایسے واقفین نو بھی ہیں جو دوسرے علوم حاصل کر رہے ہیں۔ اس لئے آپ کو ہمیشہ یاد رکھنا چاہئے کہ آپ صرف اس وقت خود کو حقیقی طور پر واقفین میں شمار کر سکیں گے جب آپ اپنی پڑھائی مکمل کر کے خود کو جماعت کی خدمت میں پیش کر دیں گے۔

حضور انور نے فرمایا کہ مجھے یہ سن کر بہت افسوس ہوا ہے کہ آج بہت سارے ایسے واقفین نو جن کی عمر 15 سال سے زیادہ ہے وہ اس اجتماع میں شامل ہونے کے لئے نہیں آئے۔ وقف نو کی انتظامیہ، سیکرٹری صاحب وقف نو اُن سے رابطہ کریں اور اگر وہ دلچسپی نہیں رکھتے یا ان کو اب دلچسپی نہیں رہی تو اُن کا نام واقفین نو کی فہرست سے نکال دیا جائے۔ یا مَیں یہ کہوں گا کہ وہ لازمی طور پر معذرت نامہ لکھ کر پیش کریں ورنہ ان سے کوئی عذر تسلیم نہیں کیا جائے گا۔

حضور انور نے فرمایا کہ اپنے GCSEs کے امتحانات کے فوراً بعد آپ کو جماعت سے رہنمائی لینی چاہئے کہ مستقبل میں کونسے مضامین یا راستہ آپ کو اپنانا چاہئے۔ جب آپ یہ کریں گے تو خلیفۃ المسیح کی رہنمائی کے مطابق وقف نو کا ڈیپارٹمنٹ اس بات کو مدنظر رکھتے ہوئے کہ جماعت کے لئے کیا فائدہ مند ہے آپ کو بتائے گا کہ کونسی مزید تعلیم آپ کو حاصل کرنی چاہئے۔

حضور انور نے فرمایا: بعض وقفِ نَو بچوں سے جب یہ پوچھا جاتا ہے کہ وہ کیا کر رہے ہیں؟ وہ یہ جواب دیتے ہیں کہ وہ کسی ہوٹل یا ریسٹورنٹ میں مینیجر ہیں یا کام کر رہے ہیں۔ یا بعض یہ کہتے ہیں کہ ان کی کسی خاص شعبہ یا کام میں دلچسپی ہے جو کہ اگر ہم دیکھیں تو جماعت کے لئے کسی طرح بھی فائدہ مند نہیں ہوتا۔ اگر ایسے واقفین نو بچے انہی شعبوں میں کام کرنا چاہتے ہیں تو انہیں وقفِ نَو کی تحریک سے علیحدہ ہونے کی اجازت لے لینی چاہئے۔ پھر ان کا نام فعّال واقفین کے رجسٹر سے نکالا جا سکتا ہے۔ ایسی صورت میں یہ بہتر ہوگا کہ ایسا واقفِ نَو بذات خود اجازت لے اور پھر اس پڑھائی کو جاری رکھے جسے وہ جاری رکھنا چاہتا ہے یا اگر وہ چاہتا ہے تو ہوٹل میں کام کرنا شروع کر دے۔ اس کے لئے بہت بہتر ہوگا کہ وہ خود ہی چھوڑ دے بجائے اس کے کہ وہ خاموشی سے کسی آئل فرم میں کام کرنا شروع کر دے یا خاندانی بزنس میں نوکری شروع کر دے اور دوسری طرف جماعت یہ سمجھتی رہے کہ وہ ایک واقف زندگی ہے جو کہ اپنی تعلیم مکمل کرنے کے بعد خود کو جماعت کی خدمت میں پیش کر دے گا۔

پس وہ جو وقف نو کی تحریک میں شامل رہنا چاہتے ہیں انہیں ہمیشہ یاد رکھنا چاہئے کہ ان پر لازم ہے کہ وہ ایک حقیقی واقف زندگی کی روح کے مالک ہوں جس کا لفظی مطلب یہ ہے کہ ایک زندگی وقف کرنے والا۔ اپنی زندگی وقف کرنے کی یہ روح آپ کے لئے لازمی ہے تاکہ آپ اپنے والدین کا کیا ہوا عہد پورا کر سکیں جو انہوں نے حضرت مریمؑ کی مثال کی پیروی کرتے ہوئے باندھا اور جس کی آپ نے خود تجدید کی ہے۔ اس روح کو حاصل کرنے کے لئے یہ لازمی ہے کہ آپ اپنی زندگی میں جو بھی کریں وہ مکمل طور پر خدا تعالیٰ کے لئے ہو۔ اس لئے مَیں آپ سب پر یہ بالکل واضح کر دینا چاہتا ہوں کہ اگر آپ یہ سمجھتے ہیں کہ آپ اس روح کو قائم نہیں رکھ سکتے تو ایسوں کے لئے بہت بہتر ہوگا کہ خود ہی وقفِ نَو کی تحریک سے علیحدہ ہو جائیں۔ یہ بہت بہتر ہے اس سے کہ آپ خود کو اور اپنے والدین کو اور جماعت کو دھوکہ میں مبتلا رکھیں۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ جو عہد آپ نے اور آپ کے والدین نے باندھا ہے وہ کہیں زیادہ اہمیت کا حامل ہے اس عہد سے جو آل عمران کی عورت نے باندھا تھا جس کے متعلق مَیں نے شروع میں کہا تھا کہ وہ حضرت مریمؑ کی والدہ کی طرف اشارہ کرتا ہے۔ ایسا اس لئے ہے کہ آپ نے اور آپ کے والدین نے آپ کی زندگیوں کو زمانہ کے مسیح کی خدمت میں قربان ہونے کے لئے پیش کر دیا ہے جو کہ ہمارے پیارے نبی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی غلامی میں آئے تھے۔ یقیناً مَیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بات کر رہا ہوں۔ ان کا مقام مسیح موسوی سے یعنی حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے بڑھ کر ہے جو کہ آل عمران کی عورت سے پیدا ہوئے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام صرف بنی اسرائیل کے گمشدہ قبائل کی طرف رہنما کے طور پر مبعوث کئے گئے تھے تاکہ وہ اُن کی سیدھے راستے کی طرف رہنمائی کر سکیں۔ انہوں نے ان کی اخلاقی تربیت کا خیال رکھا اور آپ صرف اپنی والدہ اور دادی کی دعاؤں کے وارث تھے جن کے ذریعہ انہوں نے بنی اسرائیل کی اصلاح کرنی تھی۔

حضور انور نے فرمایا کہ آپ سب جو وقفِ نَو ہیں

آپ پر حضرت مسیح موعودؑ کے مشن کے پھیلانے کی ذمہ داری ہے جو کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے مسیح کے طور پر مبعوث ہوئے۔ پس یہ آپ کی ذمہ داری ہے کہ آپ تمام دنیا کی رہنمائی کریں اور تمام لوگوں کو خدا تعالیٰ کی طرف لے کر آئیں۔ جیسا کہ مَیں نے کہا آپ اُس مسیح کے پیروکار ہیں جو آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پیارے غلام کے طور پر مبعوث ہوئے اور آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق اللہ تعالیٰ نے سورۃ الاعراف آیت 159 میں فرمایا ہے کہ: قُلْ يَـا أَيُّهَا النَّاسُ إِنِّيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ إِلَيْكُمْ جَمِيْعاً الَّذِيْ لَهُ مُلْكُ السَّمَـاوَاتِ وَالْأَرْضِ لَا إِلَـهَ إِلاَّ هُوَ يُحْيِـيْ وَيُـمِيْـتُ فَـآمِـنُـوا بِـاللّٰهِ وَرَسُوْلِهِ النَّبِيِّ الْأُمِّيِّ الَّذِيْ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَكَلِمَاتِهِ وَاتَّبِعُوْهُ لَعَلَّكُمْ تَهْتَدُوْنَ

ترجمہ: تُو کہہ دے کہ اے لوگو! مَیں تم تمام لوگوں کی طرف اللہ کی طرف سے رسول بنا کر بھیجا گیا ہوں جس کے لئے آسمانوں اور زمین کی بادشاہت ہے۔ کوئی معبود نہیں سوائے اس کے۔ وہ زندگی دیتا ہے اور موت وارد کرتا ہے۔ اس لئے اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لاؤ جو کہ اُمّی نبی ہے جو اللہ اور اس کے کلمات پر ایمان رکھتا ہے اور اس کی پیروی کرو تا کہ تم ہدایت پا جاؤ۔

پس جس طرح ہمارے آقا صلی اللہ علیہ وسلم تمام دنیا کی رہنمائی کے لئے مبعوث کئے گئے تھے اسی طرح مسیح موعود و امام مہدی علیہ السلام کو اسی مقصد کے ساتھ اور آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی کامل فرمانبرداری میں مبعوث کیا گیا ہے۔

اسی طرح وہ لوگ جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو قبول کرنے کا شرف رکھتے ہیں اور انہوں نے اللہ تعالیٰ کی راہ میں اپنی زندگیاں وقف کی ہیں ان کا کام بھی کسی ایک سے مخصوص نہیں بلکہ پوری دنیا پر محیط ہے۔ بے شک یہ حقیقت ہے کہ ہر احمدی یہ عہد کرتا ہے کہ وہ دین کو دنیاوی امور پر ترجیح دے گا۔ بہرحال ایک واقفِ نَو کو یہ یاد رکھنا چاہئے کہ جب وہ یہ عہد کرے تو اسے اس پر عمل بھی دوسروں سے کہیں زیادہ کرنا چاہئے۔ جب یہ روح حقیقت میں آپ میں ظاہر ہو جائے گی تو آپ یہ سمجھ سکیں گے کہ آپ کی زندگی کا مقصد خدا تعالیٰ کے دین کی خدمت کرنا ہے، نہ کہ اپنی کسی ذاتی یا دنیاوی خواہش کی تکمیل۔

حضور انور نے فرمایا کہ بے شک یہ ضروری ہے کہ آپ دنیاوی علم اور تعلیم حاصل کریں لیکن آپ کو یہ ہمیشہ یاد رکھنا چاہئے کہ ایسے علم کی تحصیل کا مقصد صرف یہ ہے کہ وہ آپ کو خدمت اسلام کرنے میں مدد دے سکے۔ جو تعلیم آپ حاصل کریں وہ مزید دنیاوی مقاصد کے حصول کے لئے استعمال نہیں کرنی چاہئے جب تک کہ خلیفۂ وقت نے آپ کو جماعت سے باہر ایک مخصوص وقت کے لئے کام کرنے کی اجازت نہ دی ہو۔ اور آپ کو یہ بھی یاد رکھنا چاہئے کہ اپنی دنیاوی تعلیم کے ساتھ ساتھ یہ نہایت ضروری ہے کہ آپ دینی علم کے حصول کی کوشش بھی کریں۔ اپنی نماز کی حفاظت ایک وقفِ نَو کی اوّلین ترجیح ہونی چاہئے۔ اور اس کے لئے ضروری ہے کہ آپ اپنی پنجوقتہ نمازوں کو پوری توجہ اور اہتمام سے ادا کریں۔ آپ کو جتنا زیادہ سے زیادہ ممکن ہو نوافل کے ادا کرنے کی طرف بھی توجہ کرنی چاہئے۔ آپ کو قرآن مجید کی روزانہ تلاوت کرنی چاہئے اور اس کا ترجمہ اور گہرے مطالب سیکھنے چاہئیں۔ صرف قرآن کریم پڑھ لینا کافی نہیں بلکہ آپ کو اسے جو قرآن سکھاتا ہے عملی طور پر اختیار بھی کرنا چاہئے۔ یہ تمام امور سب واقفین کے لئے ضروری ہیں۔ جب آپ یہ بنیادی باتیں پوری کررہے ہوں گے تب ہی آپ اپنی اخلاقی تربیت ہونے دے رہے ہوں گے۔ اور تب ہی آپ ایسا وجود سمجھے جائیں گے جس کا ہر عمل خدا تعالیٰ کی رضا کے حصول کی خاطر ہوگا۔ پھر آپ ایسا وجود بن جائیں گے جو خدا تعالیٰ سے حقیقی تعلق پیدا کرے اور آپ وہ ہوں گے جو حقیقی طور پر اس کی محبت کے حصول کے لئے کوشاں ہوں گے۔ جب آپ اس مقام پر پہنچ جائیں گے تب آپ زمین کے کناروں تک حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے پیغام کی اشاعت کی تکمیل اور اس کی امداد کا ذریعہ بن جائیں گے جو کہ وہ عظیم مقصد تھا جس کے ساتھ اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو اس زمانہ میں مبعوث فرمایا۔ پس آپ کو اپنی ذمہ داریوں کو سمجھنا چاہئے جو کہ کوئی معمولی ذمہ داری نہیں ہے۔

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ ہماری جماعت میں تبلیغ کا کام صرف مبلغین کی ذمہ داری نہیں ہے بلکہ یہ جماعت احمدیہ کے ہر فرد کی ذمہ داری ہے اور خاص طور پر وقفِ نَو کے ہر رکن کی۔ پس آپ کو چاہئے کہ آپ اپنی زندگیوں میں ایک مثبت تبدیلی اور انقلاب لے کر آئیں تا کہ لوگ فطری طور پر آپ کی طرف مائل ہو جائیں اور آپ کی باتوں کو شوق سے سنیں۔ اگر یہ ہوگا تو ایسے لوگ اسلام کی خوبصورت تعلیمات کی طرف مائل ہو جائیں گے۔ اور پھر وہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی امّت میں شامل ہو جائیں گے۔ اس لئے خلیفۃ المسیح کی اجازت سے چاہے جو بھی شعبہ آپ نے اختیار کیا ہو یا آپ نوکری کر رہے ہوں، آپ کو پھر بھی اس بات کا خیال رکھنا چاہئے کہ آپ کے تقویٰ اور نیکی کے معیار ایسے ہوں کہ آپ کا وجود ایک مقناطیس کی طرح بن جائے جو دوسروں کو اپنی طرف متوجہ کر رہا ہو۔ اس لئے یہ ضروری ہے کہ آپ بے فائدہ اور وقت ضائع کرنے والے کاموں سے دُور رہیں اور ان سے متأثر نہ ہوں۔ اسی طرح آپ کو جدید فیشن اور رواجوں سے کوئی لگاؤ نہیں ہونا چاہئے۔ ہمیشہ آپ اپنا وقف نو کا عہد یاد رکھیں اور یاد رکھیں کہ یہ عہد خدا تعالیٰ سے باندھا گیا ہے جو کہ غیب کا علم رکھنے والا ہے۔ اس سے کچھ بھی چھپا ہوا نہیں ہے۔ اور وہ آپ کے ہر عمل کو دیکھ رہا ہے۔ اس میں کچھ شک نہیں کہ آپ اللہ تعالیٰ کی طرف سے پوچھے جائیں گے اور جو وعدہ آپ نے کیا ہے اس کے متعلق پوچھے جائیں گے۔ اس لئے یہ ایک بہت بڑی ذمہ داری ہے جو کہ واقفین نو پر ڈالی گئی ہے۔ اس لئے اس عہد کو پورا کرنے کے لئے آپ کو اس کی اہمیت اور اصل مطلب سمجھنا چاہئے۔ آپ میں سے بہت سارے جلد ہی عملی زندگی میں قدم رکھیں گے یا رکھ چکے ہیں اور جماعت کے لئے کام کرنا شروع کریں گے یا پہلے سے ہی شروع کر چکے ہیں۔ اس لئے آپ پر یہ لازم ہے کہ آپ روزانہ اپنا جائزہ لیں اور یہ دیکھیں کہ آیا آپ حقیقت میں اپنا عہد پورا کر رہے ہیں؟ کیا آپ اللہ تعالیٰ کے نزدیک ہو رہے ہیں؟ اور تقویٰ کی راہوں کو اختیار کر رہے ہیں؟ اگر ان سوالوں کا جواب ’نہیں‘ میں ہے تو پھر جماعت کو آپ کے وقفِ نَو ہونے سے کوئی فائدہ نہیں ہے۔

حضور انور نے فرمایا کہ اب میں چھوٹی عمر کے واقفین نو سے کہتا ہوں جو بارہ سال سے یا دس سال سے چھوٹی عمر کے ہیں، جو کہ آج یہاں موجود ہیں۔ مَیں آپ سب کو یہ یاددہانی کروانا چاہتا ہوں کہ جب آپ دس سال کی عمر کو پہنچتے ہیں تو نماز آپ پر فرض ہو جاتی ہے۔ اس لئے آپ کو چاہئے کہ آپ اپنی تمام نمازیں ٹھیک وقت پر ادا کریں۔ جب آپ سکول میں ہوتے ہیں تو آپ کو چاہئے کہ اپنی نماز ادا کریں چاہے وہ بریک کے دوران کریں یا پھر چاہے آپ کو اپنے ٹیچر سے اجازت لے کر جانا پڑے۔ اگر نہایت مجبوری ہو تو آپ ظہر اور عصر کی نمازوں کو جمع کر سکتے ہیں مگر یہ ضروری ہے کہ آپ نماز کو اس کے ٹھیک وقت پر ادا کریں۔ ایک بات جو یاد رکھنی چاہئے وہ یہ ہے کہ جب سورج غروب ہونے لگے تو نماز پڑھنا منع ہے۔ آجکل دن لمبے ہیں اس لئے ایک لمبا وقت ہوتا ہے جس میں نماز ادا کی جا سکتی ہے۔ اس لئے وقت آرام سے مل جاتا ہے لیکن خاص طور پر موسم سرما میں آپ کو اپنی نمازوں کی حفاظت کا بہت خیال رکھنا چاہئے۔ اپنی نمازوں کی حفاظت کرنے کا مطلب یہ ہے کہ انہیں وقت پر ادا کیا جائے اور ٹھیک طریقے سے ادا کیا جائے۔

حضور انور نے فرمایا: اسی طرح یہ بھی نہایت ضروری ہے کہ ہر واقف نو قرآن مجید کی روزانہ تلاوت کرے۔ آپ کو اس کا ترجمہ بھی پڑھنا شروع کر دینا چاہئے۔ یاد رکھیں کہ اس عمر میں آپ جو بھی سیکھیں گے وہ آپ کو آپ کی آئندہ زندگی میں فائدہ پہنچائے گا اور آپ کے ساتھ رہے گا۔

ایک اور ضروری بات یہ ہے کہ آپ لازماً اپنے والدین کی اطاعت کریں اور یہ خوبی واقفین نَو بچوں میں دوسرے بچوں سے کہیں زیادہ نمایاں ہونی چاہئے۔ آپ کو اپنے بہن بھائیوں سے پیار سے پیش آنا چاہئے اور اُن سے کسی قسم کی لڑائی اور جھگڑے سے بچنا چاہئے۔ آپ کو اپنے دوستوں سے اچھا سلوک کرنا چاہئے۔ آپ کو ہمیشہ بری زبان اور گالیوں سے بچنا چاہئے اور اس کی جگہ اچھی زبان کا استعمال آپ کے کردار کا نمایاں حصہ ہونا چاہئے۔ سکول کی پڑھائی میں آپ کو دوسرے بچوں سے بہتر ہونا چاہئے۔ اس بات کا خیال رکھیں کہ آپ اپنا کام اپنی پوری صلاحیتوں کے مطابق کریں اور کلاس میں ہر وقت توجہ سے بیٹھیں۔ آپ کا رویہ اتنا اچھا ہونا چاہئے کہ آپ کے ٹیچر آپ میں اور دوسرے بچوں میں فرق محسوس کر سکیں۔ اگر ایسا ہوگا تو آپ چھوٹی عمر میں ہی خاموشی کے ساتھ مگر بہت ہی مؤثر طریق سے ایک طرح کی تبلیغ کر رہے ہوں گے۔

حضور انور نے فرمایا کہ مَیں واقفینِ نَو کے والدین کو بھی اپنے واقفینِ نَو بچوں کی تربیت کے متعلق نصیحت کرنا چاہوں گا۔ انہیں اپنے تمام بچوں کی اخلاقی تربیت کی نگرانی کرنی چاہئے اور صرف اُن کی نہیں جو وقفِ نَو کی تحریک کا حصہ ہیں۔ یہ اس لئے ہے کہ اگر وہ صرف اپنے وقفِ نَو بچوں کی تربیت پر توجہ دیں گے اور اپنے دوسرے بچوں کو فراموش کر دیں گے تو اس میں کچھ شک نہیں کہ اس کا ان کے واقفینِ نَو بچوں پر بھی برا اثر پڑے گا اور نتیجۃً واقفِ نَو اس معیار کو حاصل نہیں کر سکے گا جو اُن سے توقع کیا جاتا ہے۔ اس لئے اپنے واقفینِ نَو بچوں کی اعلیٰ اخلاقی تربیت کے لئے یہ لازمی ہے کہ آپ اپنے تمام بچوں کی اچھی طرح تربیت کریں۔ اسی طرح آپ کو یہ بھی یاد رکھنا چاہئے کہ اگر آپ کا سب سے بڑا بچہ واقفِ نَو ہے تو اگر آپ اس کی اخلاقی تربیت اچھے طور پر کریں گے تو وہ حقیقت میں اپنے چھوٹے بہن بھائیوں کے لئے اچھا نمونہ بن جائے گا۔ اس طرح وہ فطری طور پر اس کے اچھے اخلاق سے سیکھنے لگ جائیں گے۔ ہم سب یہ جانتے ہیں کہ نیک مخلص اور سچے بچے اپنے والدین کے لئے انمول خزانہ ہوتے ہیں۔ پس آپ کو متواتر اس خزانہ کی حفاظت اور رہنمائی میں مشغول رہنا چاہئے جو اللہ تعالیٰ نے آپ کو عطا کیا ہے۔

آخر پر حضور انور نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ تمام بڑے اور چھوٹے بچوں کو توفیق دے کہ جو کچھ مَیں نے ان سے کہا ہے وہ اسے سمجھیں اور نہ صرف سمجھیں بلکہ اس پر عمل بھی کریں۔ اور تمام واقفینِ نَو کے والدین بھی اپنی ذمہ داریاں پوری کرنے والے ہوں۔ اب ہم دعا کریں گے۔ آپ سب میرے ساتھ دعا میں شامل ہو جائیں۔

❁❁❁❁❁❁❁

مجلس خدام الاحمدیہ پورتونوو ریجن کے ریجنل اجتماع کا کامیاب انعقاد

(رپورٹ: میاں قمر احمد مبلغ سلسلہ بینن)

اللہ تعالیٰ کے فضل سے مورخہ 17,18 مارچ 2012ء بروز ہفتہ، اتوار Porto-Novo ریجن کی مجلس خدام الاحمدیہ کا ریجنل اجتماع ایک نواحی گاؤں DAMAE-WAGON میں منعقد ہوا۔ یہ گاؤں پورتونوو شہر سے 70 کلومیٹر کے فاصلے پر جنگل میں واقع ہے۔ یہاں کی جماعت خدا تعالیٰ کے فضل سے ایک پرانی جماعت ہے۔ اور یہاں احمدیہ مسجد بھی موجود ہے۔

اجتماع کے لئے مقامی جماعت نے گاؤں کے ہائی سکول کا انتخاب کیا، جس میں خدام اطفال کے ساتھ ساتھ ناصرات اور لجنات نے بھی مل کر وقارِ عمل کر کے اجتماع کے لئے جگہ تیار کی۔

مورخہ 17/ مارچ 2012ء کو خدام، اطفال پیدل، سائیکلوں، موٹر سائیکلوں اور ویگنوں پر یہاں پہنچتے رہے۔ نماز عصر کے قریب جب مرکزی وفد ایک طویل سفر کر کے یہاں پہنچا تو نعرۂ تکبیر سے استقبال کیا گیا۔

نمازِ عصر کی ادائیگی کے بعد اجلاس کی کارروائی کا آغاز صدر صاحب خدام الاحمدیہ بینن کی صدارت میں شروع ہوا۔ تلاوت قران کریم اور عہد کے بعد عربی قصیدہ پڑھا گیا جس کے بعد مکرم صدر صاحب نے افتتاحی تقریر میں قرآن حدیث اور خلفاء کی تحریرات کی روشنی میں خدام الاحمدیہ کی ذمہ داریاں اور کردار اور دوسروں کے لئے نمونہ ہونے کے لئے نصائح فرمائیں اور دعا سے اس افتتاحی تقریب کو ختم کیا۔

افتتاحی تقریر کے بعد تیراکی کا ورزشی مقابلہ گاؤں کے قریب واقع ندی میں ہوا جس میں خدام اطفال نے شرکت کی۔ اس مقابلہ کو دیکھنے کے لئے مرد و زن کیا احمدی کیا غیر احمدی، اردگرد کے بہت سے لوگ بھی جمع ہوئے اور لوگوں نے بہت دلچسپی کا اظہار کیا۔ رات گئے تک خدام اطفال کے علمی مقابلہ جات ہوتے رہے جن میں تلاوت قران کریم، قرات، دینی معلومات اور دیگر علمی مقابلہ جات ہوئے جس میں انہوں نے بڑے ذوق وشوق کے ساتھ حصہ لیا۔

اگلے دن کا آغاز نماز تہجد سے ہوا۔ نماز فجر کی ادائیگی کے بعد درس کا اہتمام ہوا جس میں نظام چندہ و مالی قربانی کی اہمیت کے موضوع پر درس دیا گیا۔ صبح 7-00 بجے ورزشی مقابلہ جات شروع ہوئے جن میں اطفال نے دوڑ، رسہ کشی اور دیگر انفرادی مقابلہ جات میں حصہ لیا جبکہ خدام الاحمدیہ کی چار بلاکس کی ٹیموں میں فٹبال کا بڑا دلچسپ مقابلہ ہوا جو آخر Dame-wagon کی ٹیم نے جیت لیا۔

11-00 بجے آخری سیشن کا آغاز ہوا تلاوت قران کریم کے بعد تقریب تقسیم انعامات ہوئی جس میں صدر صاحب مجلس خدام الاحمدیہ بینن نے نمایاں پوزیشن حاصل کرنے والے خدام اطفال میں انعامات تقسیم کیے اور آخر میں خدام کو نصائح کرتے ہوئے بتایا کہ آپ سب سے پہلے حضور ﷺ اور پھر حضرت مسیح موعودؑ کے جوان ہیں آپ کا نمونہ ایک صحیح احمدی کا ہونا چاہئے۔ دعا کے ساتھ اس اجتماع کا اختتام ہوا۔

اس اجتماع میں 17 جماعتوں کے 38 خدام اطفال نے شرکت کی جن میں ایک بڑی تعداد نومبائعین کی تھی نیز 36 غیر احمدیوں نے بھی شرکت کی، جبکہ کل تعداد 197 تھی۔

قارئین سے درخواست دعا ہے اللہ تعالیٰ یہ اجتماع جماعت کے لئے بہت بابرکت کرے۔ آمین

❁❁❁❁❁❁

الفضل ڈائجسٹ

(مرتبہ : محمود احمد ملک)

اس کالم میں ان اخبارات و رسائل سے اہم ودلچسپ مضامین کا خلاصہ پیش کیا جاتا ہے جو دنیا کے کسی بھی حصہ میں جماعت احمدیہ یا ذیلی تنظیموں کے زیرانتظام شائع کئے جاتے ہیں۔

حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ عنہ

روزنامہ ’’الفضل‘‘ ربوہ 5/اکتوبر 2009ء میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الاوّلؓ کے بعض واقعات اور فرمودات کا انتخاب حضورؓ کی سوانح عمری ’’مرقات الیقین‘‘ کے حصہ ’’عطر مجموعہ‘‘ سے ہدیۂ قارئین کیا گیا ہے۔ (مرسلہ: مکرم راجا نصراللہ خان صاحب)

حضور رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

☆ بچوں کو مارنا اچھا نہیں۔ اَکْرِمُوْا اَوْلَادَکُمْ بھی آیا ہے۔ جب شریعت نے ان کو مکلّف نہیں کیا تو ہم کون جو مکلّف کریں۔ اولاد کے نیک بنانے کے لئے دعائیں کرو۔ میری اور میرے بھائی بہنوں کی تربیت زدوکوب کے ذریعہ سے نہیں ہوئی۔ میرے والدین ہم سب پر اور بالخصوص مجھ پر بہت ہی زیادہ شفقت فرماتے تھے۔ ہماری تعلیم کے لئے وہ کبھی بڑے سے بڑے خرچ کی بھی پروا نہ کرتے تھے۔ مَیں نے اپنے والد یا والدہ سے بھی کوئی گالی نہیں سنی۔ والدہ صاحبہ جن سے ہزاروں لڑکیوں اور لڑکوں نے قرآن شریف پڑھا ہے، وہ اگر کسی کو گالی دیتی تھیں تو یہ گالی دیتی تھیں: ’’محروم نہ جاویں‘‘۔

☆ میری ماں نے تیرہ برس کی عمر سے قرآن شریف پڑھانا شروع کیا تھا۔ چنانچہ یہ ان کا اثر ہے کہ ہم سب بھائیوں کو قرآن شریف سے بہت ہی شوق رہا ہے۔

☆ مَیں نے دنیا کی جملہ مذاہب کی کتابیں پڑھیں اور سنی ہیں۔ ژند، پاژند، سفرنگ، دساتیر، بائبل، وید گیتا وغیرہ کتابوں پر بہت بہت غور کیا ہے۔ دنیا کی تمام کتابوں کی اچھی باتوں کا خلاصہ اور بہتر سے بہتر خلاصہ قرآن کریم ہے۔

☆ مَیں اپنے ماں باپ کے لئے دعا مانگنے سے تھکتا نہیں۔ مَیں نے اب تک کوئی جنازہ ایسا نہیں پڑھا جس میں اُن کے لئے دعا نہ مانگی ہو۔

☆ ہم مکتب میں پڑھا کرتے تھے۔ ایک دفعہ ہمارے استاد نے ہم کو مسجد میں نماز پڑھنے کے لئے بھیجا۔ ہم میں سے ایک لڑکے نے وضو کر لینے کے بعد سب کو مخاطب کرکے کہا کہ یارو کیسی نماز؟ کون نماز پڑھتا ہے۔ یہ کہہ کر اس نے اپنی پیشانی ایک کچی دیوار سے رگڑی۔ مٹی کا نشان ماتھے پر نظر آنے لگا جس سے یہ معلوم ہوتا تھا کہ یہ مسجد میں نماز پڑھ کر آیا ہے۔ اس نے ہم سب کو نماز نہ پڑھنے اور جھوٹ بولنے کی اٹکل سکھائی۔ پھر اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ وہ بڑا نامی گرامی چور ہوا۔ ایک مرتبہ وہ ایک قلعہ کی دیوار سے کودا اور اس کو قید کی سخت تکلیف اٹھانی پڑی۔ میری اس نصیحت کو یاد رکھو کہ نماز دل سے پڑھو۔

☆ مَیں نے دیکھا ہے کہ خدا تعالیٰ سے دعائیں مانگنے والے مباحثات میں کبھی عاجز نہیں ہوتے۔

☆ میری بیوی کو جب میرے لڑکے محمود احمد کا حمل ہوا تو مَیں نے اس سے کہا کہ تم لکھا بہت کرو۔ مدعا اس سے یہ تھا کہ تجربہ کروں کہ یہ بچہ لکھنے کا شوقین ہوگا یا نہیں۔ چنانچہ جس وقت محمود احمد کے انتقال کا زمانہ قریب تھا، مَیں نے ایک قلم لیا اور ایک روپیہ لیا۔ دونوں اس کے سامنے کئے۔ اُس نے ہر مرتبہ قلم ہی کی طرف ہاتھ بڑھایا۔

☆ مَیں نے جب سے شادیاں کی ہیں آج تک اپنی کسی بیوی کا کوئی صندوق کبھی ایک مرتبہ بھی کھول کر نہیں دیکھا۔

☆ میرے بچے جب مرے تو میرے دل میں یہی ڈالا گیا کہ اگر تم مرتے تب بھی یہ تم سے جدا ہو جاتے۔

☆ مَیں نے حج میں دو مرتبہ سات سات دفعہ طواف کرکے دو دو رکعتیں پڑھیں۔ یہ خدا تعالیٰ کا فضل ہے ورنہ یہ موقع کسی کو بڑی ہی مشکل سے مل سکتا ہے بلکہ نہیں ملتا۔ مطاف میں دن رات خدا تعالیٰ کا نام لیا جاتا ہے۔ دنیا میں کوئی جگہ نہیں جہاں اس کثرت سے ہر وقت خدا تعالیٰ کا ذکر ہوتا ہو۔ پس نزول رحمت جس قدر وہاں ہوتا ہے دوسری جگہ ہو ہی نہیں سکتا۔

☆ مَیں نے بہت روپیہ، محنت، وقت خرچ کرکے احادیث کو پڑھا ہے اور اس قدر پڑھا ہے کہ اگر بیان کروں تو تم کو حیرت ہو۔ ابھی میرے سامنے کوئی کلمے حدیث کا، ایک قرآن کریم کا، ایک کسی اور شخص کا پیش کرو مَیں بتا دوں گا کہ یہ قرآن کا ہے یہ حدیث کا اور یہ کسی معمولی انسان کا۔

☆ مَیں نے بڑی تحقیقات کی ہے۔ رسول اللہﷺ کے اصحاب میں سے کوئی ایک بھی بہرا نہ تھا۔ یہ بڑا ہی معرفت کا نکتہ ہے۔

☆ مَیں نے اپنے ایک دوست کو دیکھا کہ ان کا کام نہیں چلتا۔ مَیں نے ان کو تجارت کی ترغیب دی اور تین ہزار روپے اپنے پاس سے ان کو دیئے۔ انہوں نے وہ تین ہزار روپے لے کر کہا کہ بھلا ان میں کیا ہوسکتا ہے؟ کچھ بھی نہ ہوگا۔ مَیں نے کہا کہ تم کو شکر ادا کرنا چاہئے تھا لیکن چونکہ تم نے شکر ادا نہیں کیا لہٰذا تم کو ہرگز نفع نہ ہوگا اور واقعی کچھ نہ ہوگا۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا۔

☆ مَیں نے اس وقت تک ہزارہا روپیہ لوگوں کو قرض دیا لیکن سوائے ایک شخص کے کہ اُس نے نو روپیہ قرض لئے تھے اور جس آنکھ سے لئے تھے اُسی آنکھ سے ادا کئے تھے اور کسی نے اسی آنکھ سے ادا نہیں کئے۔

☆ بھیرہ میں میرے ایک دوست تھے مَیں نے ان سے ایک کتاب چند مرتبہ مستعار مانگی۔ انہوں نے دینے کا وعدہ کیا۔ پھر ایک روز مَیں نے ان سے بازار میں کہا تو انہوں نے صاف انکار کر دیا۔ ان کی زبان سے جواب سن کر مَیں نے بلند آواز سے اِنَّا لِلّٰہ پڑھا۔ چند ہی روز کے بعد پشاور سے ایک بڑا پلندہ بذریعہ ڈاک آیا جس میں بھیجنے والے کا نام نہ تھا۔ اس میں وہی کتاب، اُس کتاب کی شرح اور اس فن کی اَور کتابیں بھی تھیں۔ مَیں نے اس قسم کے سب آدمیوں سے اس کا تذکرہ کیا لیکن کچھ پتہ نہ چلا کہ یہ کتابیں کس نے بھجوائیں اور کیوں بھجوائیں۔ مَیں نے ایک مرتبہ ایک امیر آدمی کے سامنے بھی تذکرہ کیا۔ وہ میرا ہم خیال نہ تھا۔ اس نے کہا گو مَیں آپ کا ہم خیال نہیں ہوں لیکن آپ کی وہ اِنَّا لِلّٰہ مجھ کو کھا گئی۔ اس کتاب کے پشاور ہونے کا مجھ کو علم تھا۔ مَیں نے اپنے آدمی کو لکھا کہ خرید کر آپ کے نام روانہ کر دے۔

☆ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم لڑائیوں میں اپنی بیوی عائشہ صدیقہؓ اور اپنی بیٹی فاطمہؓ کو بھی لے جاتے تھے۔ کسی تاریخ میں نہیں لکھا کہ یہ دونوں پکڑی گئی ہوں۔ مَیں قسم کھا کر کہتا ہوں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی شکست نہیں کھائی۔ مَیں کسی رسول کے قتل کا قائل نہیں۔ خدا تعالیٰ خود فرماتا ہے: اِنَّا لَنَنْصُرُ رُسُلَنَا غرض کہ میرا اعتقاد نہیں کہ کسی رسول کو شکست ہوئی ہو۔ چونکہ مجھ کو رسولوں سے بہت محبت ہے اس لئے مَیں نے اپنی عمر میں کبھی شکست نہیں کھائی۔ بہت آدمیوں نے میرے قتل کے منصوبے کئے مگر ہمیشہ ناکام رہے۔

☆ ایک رؤیا میں مَیں نے پنڈ دادنخاں میں دیکھا۔ وہاں ایک سررشتہ دار تھا جو اپنی فضولیوں میں بڑا مشہور تھا۔ مَیں نے اس کو دیکھا کہ وہ بہشت میں ایک بڑی اونچی اٹاری پر ہے۔ جب مَیں نے اس کو اور اُس نے مجھ کو دیکھا تو مَیں نے اس سے کہا کہ تم بڑے سیہ کار تھے تم کو بہشت میں اور پھر عرفات میں کیونکر موقع ملا۔ اُس نے جواب میں کہا کہ ’’میری غریب الوطنی پر جناب الٰہی نے رحم فرمایا‘‘۔ مَیں نے بیداری کے بعد بڑی جستجو کی مگر کہیں پتہ نہ لگا یہی معلوم ہوا کہ ایک عرصہ سے مفقودالخبر ہے۔ دو برس کے بعد ایک رشتہ دار نے مجھ کو بتایا کہ فلاں آدمی بمبئی کے قریب ایک مقام کلیانی میں مر گیا ہے، وہ مکہ معظّمہ کو پیادہ پا جاتا تھا۔

☆ میرے ایک محسن مولوی عبدالرشید تھے۔ وہ مرادآباد میں ایک مسجد کے حجرہ میں رہتے تھے۔ ایک مرتبہ ایک مہمان عشاء کے بعد آ گیا۔ حیران ہوئے کہ اب اس مہمان کا کیا بندوبست کروں۔ انہوں نے مہمان سے کہا کہ آپ کھانا پکنے تک آرام کریں۔ وہ مہمان لیٹ گیا اور سو گیا۔ انہوں نے وضو کرکے قبلہ رُخ بیٹھ کر یہ دعا پڑھنی شروع کی اُفَوِّضُ اَمْرِیْ اِلَی اللّٰہِ اِنَّ اللّٰہَ بَصِیْرٌ بِالْعِبَاد۔ جب اتنی دیر گزری کہ جتنی دیر میں کھانا پک سکتا ہے اور یہ برابر دعا پڑھنے میں مصروف تھے۔ کہ ایک آدمی نے باہر سے آواز دی کہ حضرت میرا ہاتھ جلتا ہے جلدی آؤ۔ یہ اٹھے ایک شخص تانبے کی رکابی میں گرم گرم پلاؤ لئے ہوئے آیا۔ انہوں نے لیا اور مہمان کو اٹھا کر کھلایا۔ بعد میں اس رکابی کا کوئی مالک نہ ملا۔

☆ مَیں کشمیر میں دربار کو جا رہا تھا۔ یار محمد خاں ایک شخص میری اردلی میں تھا۔ اس نے راستہ میں مجھ سے کہا کہ آپ کے پاس جو یہ پشمینہ کی چادر ہے یہ ایسی ہے کہ مَیں اس کو اوڑھ کر آپ کی اردلی میں بھی نہیں چل سکتا۔ مَیں نے اس سے کہا کہ تجھ کو اگر بُری معلوم ہوتی ہے تو میرے خدا کو تجھ سے بھی زیادہ میرا خیال ہے۔ جب مَیں دربار میں گیا تو مہاراجہ نے کہا کہ آپ نے ہیضہ کی وبا میں بڑی کوشش کی ہے آپ کو تو خلعت ملنا چاہئے۔ چنانچہ ایک قیمتی خلعت دیا۔ اس میں جو چادر تھی وہ نہایت ہی قیمتی تھی۔ مَیں نے یار محمد خاں سے کہا کہ دیکھو ہمارے خدا کو ہمارا کیسا خیال ہے۔

☆ ریاست کشمیر کے دربار میں بعض طبیب مجھ سے اوّل بیٹھنے کی کوشش کرتے اور مَیں ان کو آگے بیٹھنے دیتا اور بہت خوش ہوتا۔ وہاں ایک بوڑھے آدمی تھے۔ انہوں نے بہت سے علوم وفنون کی ابتدائی تعریفیں یاد کر رکھی تھیں۔ بڑے بڑے عالموں سے کسی علم کی تعریف دریافت کرتے اور وہ جو کچھ بیان کرتے یہ اس میں کوئی نہ کوئی نقص نکال دیتے۔ اس طرح ہر شخص پر اپنا رعب بٹھانے کی کوشش کرتے۔ ایک دن سرِ دربار مجھ سے دریافت کیا کہ مولوی صاحب! حکمت کس کو کہتے ہیں؟ مَیں نے کہا کہ شرک سے لے کر عام بداخلاقی تک سے بچنے کا نام حکمت ہے۔ وہ حیرت سے دریافت کرنے لگے کہ یہ تعریف حکمت کی کس نے لکھی ہے؟ مَیں نے دہلی کے ایک حکیم سے جو حافظ بھی تھے اور میرے پاس بیٹھے تھے کہا کہ ’حکیم صاحب! ان کو سورۃ بنی اسرائیل کے چوتھے رکوع کا ترجمہ سنا دو‘۔

☆ مولوی عبدالکریم صاحب جب پہلے پہل مجھ سے ملے تو اُن کی بہت چھوٹی عمر تھی۔ پتلے دبلے اور بہت صاف دل تھے۔ مَیں نے ان سے جموں میں کہا کہ تم میرے پاس آیا کرو۔ مولوی عبدالکریم چار زبانیں جانتے تھے انگریزی، عربی، فارسی، اردو۔ مَیں نے تو اس وقت تک اپنی جماعت میں کوئی شخص دیکھا نہیں جو ان کی طرح چار زبانیں اچھی طرح جانتا ہو۔

عزیزم احمد فواد چودھری

ماہنامہ ’’احمدیہ گزٹ‘‘ کینیڈا نومبر و دسمبر 2009ء میں شامل اشاعت ایک مضمون میں مکرمہ ثمینہ آرائیں ملک صاحبہ نے جھیل اونٹاریو میں ڈوب کر شہادت پانے والے سترہ سالہ نوجوان عزیزم احمد فواد چودھری ابن مکرم اشرف علی چودھری صاحب کا تفصیلی ذکرِ خیر کیا ہے۔

عزیزم احمد فواد 25 اگست 2009ء کی صبح اپنے کچھ کلاس فیلوز اور ان کی فیملی کے ساتھ پکنک کے لئے انٹاریو جھیل پر گیا۔ جھیل کے کنارے چلتے ہوئے جب کچھ بچے پھسل کر گہرے پانی میں گر گئے تو احمد جو ایک اچھا تیراک تھا اور اس نے غوطہ خوری کا لائسنس بھی لیا ہوا تھا، کپڑوں سمیت ہی پانی میں کود گیا۔ ایک بچے کو بچانے میں کامیاب ہوگیا لیکن دوسرے تک پہنچتے ہی ایک تیز لہر اُنہیں گہرے پانی میں لے گئی اور دونوں بچے ڈوب گئے۔ احمد فواد کی اس بہادرانہ خدمت کی یاد میں اونٹاریو پولیس نے اپنے "Commissionars Citation of Bravery Award" کے لئے اُس کا نام منتخب کیا ہے۔

احمد نے اپنی چھوٹی عمر کے باوجود اپنے خاندان اور سکول میں اپنی غیرمعمولی صلاحیتوں کے نتیجہ میں ایک نمایاں مقام حاصل کرلیا تھا۔ بہت حسّاس تھا اور ہر ایک کی مدد کے لئے ہمیشہ تیار رہتا۔ سکول میں پڑھائی میں نمایاں ہونے کے علاوہ فٹ بال کی ٹیم کا کوچ بھی تھا۔

روزنامہ ’’الفضل‘‘ ربوہ 7/ستمبر 2009ء میں شامل اشاعت مکرمہ ڈاکٹر فہمیدہ منیر صاحبہ کے کلام سے انتخاب ملاحظہ فرمائیں:

جھولی میں لے کے برکتیں رمضان آ گیا
اک ماہ میں لوٹ جائے گا مہمان آ گیا
ہوتا ہے آسماں سے فرشتوں کا پھر نزول
دروازے کھول دیجئے ذیشان آ گیا
اپنی عبادتوں کو سنوارو خدا ملے
ہستی کو اپنی خوب نکھارو خدا ملے
میں تیری رحمتوں کے خزینے سمیٹ لوں
اَن دیکھی برکتوں کے دفینے سمیٹ لوں
مل جائے اب کی بار مجھے لَیْلَۃُ الْقَدر
میں اعلیٰ زندگی کے قرینے سمیٹ لوں

Muslim Television Ahmadiyya
Weekly Programme Guide

3rd August 2012 – 9th August 2012

Please note that programme and timings may change without prior notice. All times are given in Greenwich Mean Time.
For more information please phone on +44 20 8877 5529 or +44 20 8877 5530

Friday 3rd August 2012

00:00	MTA World News
00:20	Seerat-un-Nabi
01:00	Dars-ul-Qur'an
03:05	Tilawat: recitation of the Holy Qur'an by Hani Tahir
03:55	Calling all Cooks: cooking competition programme
04:15	Kehkashaan: a discussion programme on the importance of Darood
04:55	Liqa Ma'al Arab: a sitting of Arabic speaking friends and Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra). Recorded on 30th October 1997
06:00	Tilawat & Dars-e-Hadith
07:05	Yassarnal Qur'an
07:40	Rah-e-Huda
09:15	Indonesian Service
10:15	Darsul Qur'an
12:00	Live Friday Sermon
13:15	Seerat-un-Nabi (saw)
13:45	Tilawat
13:55	Yassarnal Qur'an [R]
14:30	Bengali Service
15:30	Al-Maa'idah: culinary programme
16:20	Friday Sermon [R]
17:40	MTA World News
18:00	Beacon of Truth
19:00	Tilawat: recitation of the Holy Qur'an by Hani Tahir
20:10	Fiq'ahi Masa'il
21:00	Friday Sermon [R]
22:15	Darsul Qur'an [R]
23:45	Tilawat: recitation of the Holy Qur'an by Qari Muhammad Aashiq

Saturday 4th August 2012

00:40	MTA World News
01:00	Al-Maa'idah: culinary programme
01:30	Darsul Qur'an
03:05	Friday Sermon: rec. on 3rd August 2012
04:15	Tilawat: recitation of the Holy Qur'an by Hani Tahir
05:05	Beacon of Truth
06:00	Tilawat & Dars-e-Hadith
07:00	International Jama'at News
07:35	Al-Tarteel
08:05	Friday Sermon [R]
09:20	Story Time
09:45	Indonesian Service
10:45	As-Sayyam
11:15	Darsul Qur'an
12:55	Tilawat
13:05	Story Time: Islamic stories for children
13:30	Al-Tarteel
14:00	Bengali Service
15:10	As-Sayyam [R]
15:40	Dars-e-Hadith
16:00	Live Rah-e-Huda
17:30	Al-Tarteel [R]
18:00	MTA World News
18:20	Calling All Cooks
18:50	Tilawat: recitation of the Holy Qur'an by Hani Tahir
20:00	International Jama'at News
20:35	Story Time [R]
21:05	Darsul Qur'an [R]
22:35	Friday Sermon [R]

Sunday 5th August 2012

00:00	Tilawat: recitation of the Holy Qur'an by Qari Muhammad Aashiq
00:55	As-Sayyam
01:25	Darsul Qur'an
03:10	Tilawat: recitation of the Holy Qur'an by Hani Tahir
04:00	Friday Sermon: rec. on 3rd August 2012
05:15	Seerat-un-Nabi
06:05	Tilawat & Dars-e-Malfoozat
07:15	Yassarnal Qur'an
07:40	Gulshan Waqfe Nau Atfal class with Huzoor recorded on 25th January 2009
08:45	Faith Matters
10:00	Indonesian Service
11:00	Dars-ul-Qur'an
12:50	Tilawat
13:00	Friday Sermon
14:10	Bengali Reply to Allegations
15:10	Gulshan Waqfe Nau Atfal class [R]
16:35	Seerat-un-Nabi
17:25	Kids Time
18:00	MTA World News
18:25	Al-Maa'idah: culinary programme
19:00	Tilawat: recitation of the Holy Qur'an by Hani Tahir
20:15	Al Muslima'at: the role of women in the Western world
20:50	Dars-ul-Qur'an
22:30	Friday Sermon [R]
23:35	Tilawat: recitation of the Holy Qur'an by Qari Muhammad Aashiq

Monday 6th August 2012

00:35	MTA World News
01:00	Dars-ul-Qur'an
03:00	Tilawat: recitation of the Holy Qur'an by Hani Tahir
04:00	Friday Sermon: rec. on 3rd August 2012
05:15	Seerat-un-Nabi
06:00	Tilawat
06:50	Seerat-un-Nabi
07:15	International Jama'at News
07:45	Al-Tarteel
08:25	Muslim Scientists
09:00	Al-Maa'idah: culinary programme
09:45	Friday Sermon
11:00	Dars-ul-Qur'an
13:00	Tilawat
13:10	Dars-e-Hadith
13:30	Al Tarteel [R]
14:00	Bangla Shomprochar
15:00	Seerat-un-Nabi
15:45	Rah-e-Huda
17:25	Benefits of Ramadhan
18:00	MTA World News
18:25	Al-Maa'idah [R]
19:05	Muslim Scientists [R]
19:30	Benefits of Ramadhan [R]
20:05	Tilawat: recitation of the Holy Qur'an by Hani Tahir
21:00	Dars-ul-Qur'an [R]
22:30	Benefits of Ramadhan [R]
23:15	Tilawat: recitation of the Holy Qur'an by Qari Muhammad Aashiq

Tuesday 7th August 2012

00:10	Dars-e-Hadith
00:30	Seerat-un-Nabi
01:10	Blessings of Ramadhan
01:55	Al-Tarteel
02:20	Dars-ul-Qur'an
04:20	Seerat-un-Nabi [R]
04:55	Liqa Ma'al Arab
06:00	Tilawat & Dars-e-Hadith
07:20	Insight
07:30	Yassarnal Qur'an
08:15	Calling all Cooks: cooking competition programme
08:30	Prophecies about the Holy Prophet (saw)
09:15	Learning French
09:45	Indonesian Service
11:00	Dars-ul-Qur'an
13:00	Tilawat
13:10	Dars-e-Hadith
13:30	Yassarnal Qur'an
14:00	Bangla Shomprochar
15:00	Hamdiyya Majlis
16:05	Prophecies about the Holy Prophet (saw) [R]
16:45	Learning French [R]
17:10	Seerat-un-Nabi
17:50	MTA World News
18:15	Arabic Service: Arabic translation of Friday sermon recorded 3rd August 2012
19:10	Tilawat: recitation of the Holy Qur'an by Hani Tahir
19:55	Insight
20:30	Calling All Cooks [R]
20:55	Dars-ul-Qur'an
22:30	Hamdiyya Majlis
23:25	Tilawat: recitation of the Holy Qur'an by Qari Muhammad Aashiq

Wednesday 8th August 2012

00:20	MTA World News
00:35	Seerat-un-Nabi (saw)
01:20	Dars-ul-Qur'an
03:00	Tilawat: recitation of the Holy Qur'an by Hani Tahir
04:00	Dars-e-Hadith
04:10	Hamdiya Majlis
05:00	Real Talk
06:00	Tilawat & Dars-e-Malfoozat
07:10	Al-Maa'idah: culinary programme
07:45	Al-Tarteel
08:10	Hamdiya Majlis
09:10	Indonesian Service
10:15	Dars-ul-Qur'an
11:45	Swahili Service
12:05	Tilawat
12:25	Al-Tarteel
13:00	Bangla Shomprochar
14:05	Seerat-un-Nabi
14:35	Dars-e-Malfoozat [R]
14:50	Friday Sermon
15:45	Dua-e-Mustaja'ab
16:20	Fiq'ahi Masa'il
16:55	Dars-e-Malfoozat [R]
17:15	MTA World News
17:35	Al-Maa'idah: culinary programme
18:10	Tilawat: recitation of the Holy Qur'an by Hani Tahir
19:10	Real Talk
20:20	Hamdiya Majlis [R]
21:20	Dars-ul-Qur'an [R]
22:50	Tilawat: recitation of the Holy Qur'an by Qari Muhammad Aashiq
23:55	MTA World News

Thursday 9th August 2012

00:15	Seerat-un-Nabi
00:40	Al-Tarteel
01:05	Dars-ul-Qur'an
02:45	Tilawat: recitation of the Holy Qur'an by Hani Tahir
03:45	Liqa Ma'al Arab: recorded on 18th November 1997
05:05	Friday Sermon
06:00	Tilawat & Dars-e-Hadith
07:20	Yassarnal Qur'an
08:10	Beacon of Truth: an English discussion programme exploring various matters relating to Islam
09:00	Kehkashaan: a discussion programme on the importance of Darood
09:45	Indonesian Service: a variety of programmes in Indonesian
11:00	Dars-ul-Qur'an
13:00	Tilawat
13:20	Yassarnal Qur'an
14:00	Friday Sermon delivered by Hadhrat Mirza Masroor Ahmad on 3rd August 2012
15:05	Seerat-un-Nabi (saw)
15:55	Calling all Cooks: cooking competition programme
16:25	Beacon of Truth
17:15	Yassarnal Qur'an
18:00	MTA World News
18:20	Calling all Cooks [R]
18:55	Tilawat: recitation of the Holy Qur'an by Qari Muhammad Aashiq
20:00	Faith Matters
21:00	Dars-ul-Qur'an [R]
23:00	Tilawat: recitation of the Holy Qur'an by Qari Muhammad Aashiq

***Please note MTA2 will be showing French service & German service at 16:00 & 17:00 (GMT).**

Translations for Huzoor's programmes are available.

Prepared by the MTA Scheduling Department.

Al Fazl International Weekly, London

TAHIR HOUSE - 22 DEER PARK ROAD, LONDON SW19 3TL (U.K.)

ISSN: 1352 9587
Tel: (020) 8544 7603
Fax: (020) 8544 7611
Email:alfazlint@alislam.org

Vol 19 | Friday 27 July, 2012 | Issue No. 30

اسلامی جمہوریہ پاکستان میں
احمدیوں پر ہونے والے دردناک مظالم کی الم انگیز داستان

{ماہ اپریل 2012ء میں سامنے آنے والے چند تکلیف دہ واقعات}

(طارق حیات۔مربی سلسلہ احمدیہ)

(دوسری قسط)

حضرت سید احمد نور صاحب کابلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ لکھتے ہیں:

''صاحبزادہ عبداللطیف صاحب شہید مرحوم بڑے عالم انسان اور ذی عزت شخص تھے یہاں تک کہ آپ کو امیر کی طرف سے گیارہ سو روپے ملتے تھے اور ویسے آپ بڑی جائیداد رکھتے تھے اور اپنے علاقہ میں رئیس اعظم تھے۔لیکن آپ نے حق کو نہ چھوڑا اور یکلخت تمام کی تمام عزت، جاہ وجلال اور دولت وحشمت اور مال ومنال سب کچھ مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پر خدا کی راہ میں قربان کر دیا۔یہاں تک کہ جان بھی جو بہت عزیز تھی وہ بھی قربان کر دی۔آپ کی سنگساری کا واقعہ یوں گزرا...................... راستہ میں بہت جلد جلد اور خوش خوش جا رہے تھے۔ہاتھوں میں ہتھکڑیاں لگی ہوئی تھیں۔راستہ میں ایک مولوی نے پوچھا۔آپ اتنے خوش کیوں ہیں اور کیوں ایسی جلدی کر رہے ہیں۔ہاتھوں میں ہتھکڑیاں اور پاؤں میں بیڑیاں ہیں اور ابھی آپ سنگسار ہونے کو ہیں۔آپ نے فرمایا یہ ہتھکڑیاں نہیں ہیں بلکہ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے دین کا زیور ہے۔اگرچہ سنگسار ہونے کی جگہ دیکھ رہا ہوں لیکن ساتھ ہی مجھے یہ خوشی ہے کہ میں جلد اپنے پیارے مولیٰ سے مل جاؤں گا۔جس وقت کچھ پتھر مارے گئے حاکم نے کہا اب بھی توبہ کر لو میں چھوڑ دونگا۔آپ نے فرمایا کہ تم شیطان ہو جو مجھے خدا کے راستہ اور حق سے روکتے ہو۔پس پھر وہاں مولویوں نے پتھر مار مار کر سنگسار کر دیا۔''

(شہید مرحوم حضرت صاجزادہ عبداللطیفؓ، چشم دید واقعات۔مولف سید احمد نور کابلی صفحہ:25-26)

ذیل میں نظارت امور عامہ پاکستان سے موصول ہونے والی ماہانہ Persecution Report بابت ماہ اپریل 2012ء سے ماخوذ چند المناک واقعات درج کئے جاتے ہیں۔

سرگودھا یونیورسٹی اور تحریک ختم نبوت

سرگودھا: 5اپریل کو سرگودھا میں ختم نبوت کانفرنس کا انعقاد کیا گیا جس کی حاضری محدود تھی لیکن منتظمین کے عزائم واضح تھے اور اشارے مل رہے تھے کہ اب کی بار ہدف احمدی طلباء ہیں۔اور چند دن میں ہی بلّی تھیلے سے باہر آ گئی اور مولوی کا کام فساد فی سبیل اللہ شروع ہو گیا۔

8اپریل کو ایک غیر احمدی طالب علم نے احمدی طلباء وطالبات کو Message کیا کہ ''چونکہ تم لوگ مسلمان نہیں ہو اس لئے ہم ہوسٹل میں ساتھ نہیں رہیں گے۔وغیرہ وغیرہ''۔

9اپریل کو شعبہ فارمیسی کے تمام غیر احمدی طلباء نے احمدی کلاس فیلوز کا بائیکاٹ کیا اور کلاس روم کے بلیک بورڈ زپر احمدیت مخالف نوٹس اور سٹیکرز چسپاں کر دیئے۔اس بہتی گنگا میں پاکستانی قوم کے معمار اساتذہ بھی ہاتھ دھونے لگے اور مولوی ٹائپ طلباء کو سب کے سامنے جماعت احمدیہ کے خلاف تقاریر کرنے کی اجازت دی۔ان نیم مُلّاں خطرۂ ایمان لوگوں نے اپنے اندرونی خبث کی وجہ سے بانی جماعت احمدیہ اور خلفاء کے خلاف دل آزار تقریریں کیں اور احمدیوں کو کافر اور کاذب قرار دیا۔وغیرہ وغیرہ۔

11اپریل کو غیر احمدی طلباء وطالبات نے شام کے وقت ایک اجلاس کیا۔اسی رات نصف شب کے قریب یہ طالبات ہوسٹل کے ایک ایک کمرے میں گئیں اور احمدی طالبات کو مميّز کر کے کہا کہ ''یہ واجب القتل ہیں اور ہم انہیں معاف نہیں کریں گی''۔

یقیناً اس رات کی باقی ماندہ ایک ایک گھڑی بھاری تھی اور ان احمدی طالبات نے رات آنکھوں میں کاٹی۔

گزشتہ شام کے اہم اجلاس کا اگلا کڑوا پھل یہ ملا کہ دوسرے دن صبح شعبہ شماریات میں زیر تعلیم احمدی طلباء کا بھی سماجی مقاطعہ شروع ہو گیا اور احمدیت مخالف جھوٹ سے بھرا اشتعال انگیز مواد طلباء اور اساتذہ میں تقسیم ہونے لگا۔

اس خطرناک صورتحال میں جماعت احمدیہ کے نمائندگان نے یونیورسٹی انتظامیہ سے رابطہ کر کے معلومات حاصل کیں تو پتہ چلا کہ یہ بدامنی پھیلانے والے چند شر پسند تو یونیورسٹی کے طالب علم بھی نہیں ہیں اور یونیورسٹی انتظامیہ ملوث نہ ہے۔لیکن کسی بھی ضابطہ کار کے مطابق دیکھا جائے تو احمدی طلباء کے ساتھ اس قدر ناروا سلوک اور مسلسل جان کا خطرہ اس انتظامیہ کی مکمل نااہلی کا منہ بولتا ثبوت ہے۔

کیا ''مذہب کا خانہ'' صرف پاکستان میں ہی ضروری ہے؟

فہیم یونس نے ایکسپریس ٹریبون میں 14اپریل کو بلاگ میں لکھا کہ:

''اہم اور بنیادی سوال یہ ہے کہ پاکستان میں سرکاری قانونی کاغذات میں ''مذہب کا خانہ'' ناگزیر کیوں ہے؟ لیکن اس سوال کے جواب کی تلاش کہیں پنڈورا بکس ہی نہ کھول دے۔جبکہ پاکستان 97فیصد مسلمان اکثریت والی پاک سرزمین ہے ایسے میں ایک دوسرے کا مذہب پوچھ کر معلومات میں کیسا اضافہ مقصود ہے؟ اور ایک دوسرے کے مذہب کی اس کھوج کا اس کے سوا کوئی مثبت اور مفید نتیجہ نہیں نکل سکتا کہ ہم ملک کی 3فیصد ہندو، احمدی، عیسائی اور دیگر اقلیتوں پر دھونس جمانے، انہیں ہراساں کرنے اور دیوار سے لگانے کی سعی لاحاصل میں مصروف ہیں۔حالانکہ یہ سب لوگ پاکستان کی تخلیق اور حفاظت میں اگر باقیوں سے بڑھ کر نہیں تو برابر کے شریک ضرور ہیں۔

لیکن لگتا ہے کہ یہاں مذہب کا کھیل کھیلنے والوں کے عزائم ہی کچھ اور ہیں۔میں یورپ اور امریکہ کی مثال نہیں دیتا آپ صرف کثیر مسلم آبادی والے بعض ممالک مثلاً انڈونیشیا، بھارت، بنگلہ دیش، مصر، نائیجیریا، ایران اور ترکی کے پاسپورٹ، قومی شناختی کارڈ اور دیگر ضروری درخواست فارم پر ایک نظر دوڑائیں اور پھر چاہے عمیق مطالعہ کریں آپ کو ''مذہب کا خانہ'' نہیں ملے گا۔حتی کہ سعودی عرب اور متحدہ عرب امارات والے بھی اس دلدل میں نہیں اترے۔کتنے خوش ہیں ہم ''مذہب کے خانہ'' شامل کروا کر!!!

چھپے دشمن

معروف لکھاری آئی اے رحمٰن نے 19اپریل کے روزنامہ ڈان میں لکھا کہ:

چھپے دشمن ہر جگہ موجود ہیں۔کراچی میں یہی گروہ پڑھے لکھے شیعوں پر چن چن کر حملے کر رہا ہے۔حال ہی میں اس گروہ نے چناب نگر، ربوہ میں ایک بڑا بھاری کام دکھایا اب کی باری ان لوگوں نے پولیس کی وردیاں پہن رکھی تھیں۔ان سفّاکوں نے ایک معصوم بے گناہ سکول ٹیچر پر اس حد تک بہیمانہ تشدد کیا کہ وہ زندگی کی بازی ہار گیا۔

پولیس کا زیر حراست شہریوں کو تشدد کر کے قتل کرنا تو پاکستان میں آئے روز سامنے آتا رہتا ہے۔لیکن اب کی دفعہ یہ معصوم شکار ایک بے گناہ احمدی شہری تھا اور اس پر تشدد کرتے ہوئے ان درندوں نے انسانیت سوزی کی تمام حدیں پھلانگیں میں ذرہ بھی عار نہ سمجھی۔

اب آخری راستہ......ہجرت ہے

ماتلی، ضلع بدین، مارچ: مکرم شکیل احمد صاحب نے تین سال قبل بیعت کی تھی اور ایک سال بعد آپ کی اہلیہ بھی جماعت احمدیہ میں داخل ہو گئیں۔

آپ کی اہلیہ کا ایک بھائی ''سپاہ صحابہ'' کے نام پر دہشتگردی کرنے والے گروہ کا مقامی سرغنہ ہے۔اس شخص کو اپنی بہن کے ایمان پر بہت طیش تھا۔2مارچ کو یہ شخص تقریباً ایک سو آدمی لے کر مکرم شکیل صاحب کے گھر پہنچا۔اس نے مکرم شکیل صاحب کو باہر بلایا اور زبردستی الگ لے گیا۔ان لوگوں نے آپ سے توبہ کرنے اور احمدیت چھوڑنے کا مطالبہ کیا اور انکار سن کر زدوکوب کرنے لگے۔لیکن چند دوسرے لوگوں نے بیچ میں آ کر مکرم شکیل صاحب کو کاری ضربوں سے بچا لیا۔بعد ازاں جماعت احمدیہ کا وفد مکرم شکیل صاحب سے ملنے گیا اور ساری صورتحال سن کر ماتلی سے نقل مکانی کر جانے کا مشورہ دیا ہے۔

(باقی آئندہ)

۞......آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اِنَّ لِلصَّائِمِ عِنْدَ فِطْرِہٖ لَدَعْوَۃٌ مَّا تُرَدُّ (ابن ماجہ) کہ روزہ دار کے لئے اس کی افطاری کے وقت کی دعا ایسی ہے جو ردّ نہیں کی جاتی۔

۞......آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو روزے کی حالت میں جھوٹ بولنے اور جھوٹے کام کرنے سے پرہیز نہیں کرتا تو اللہ تعالیٰ کو ہرگز اس بات کی پرواہ نہیں کہ وہ کھانا اور پینا چھوڑ دے۔ (بخاری کتاب الصوم)

۞...... آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جس نے رمضان میں جان بوجھ کر کوئی گناہ کیا یا کسی مومن پر بہتان باندھا یا کسی نشہ آور چیز کا استعمال کیا تو اللہ تعالیٰ اس کے سارے اعمال ضائع کر دے گا۔پس تم رمضان کے بارہ میں تقویٰ اختیار کرو۔یہ اللہ کا مہینہ ہے''۔ (کنزالعمال)

۞......حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ''رمضان المبارک سے پورا پورا فائدہ اٹھانے کی کوشش کرو۔اس میں دعائیں بہت قبول ہوتی ہیں۔اسلام کی ترقی اور اس کی اشاعت کے لئے خوب دعائیں کرو''۔ (الفضل 4/دسمبر 1968ء)